صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 23 اپریل 2003ء بمطابق 20 صفر المظفر 1424 ہجری صبح دس بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِینَ ءَامَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِکُمْ لَا یَأْلُونَکُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ أَفْوٰھِھِمْ وَمَا تُخْفِی صُدُورُھُمْ أَکْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْأٰیٰتِ إِن کُنتُمْ تَعْقِلُونَ O ھٰٓأَنتُمْ أُولَآءِ تُحِبُّونَھُمْ وَلَا یُحِبُّونَکُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْکِتٰبِ کُلِّهِۦ وَإِذَا لَقُوکُمْ قَالُوٓا ءَامَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَیْکُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ قُلْ مُوتُوا بِغَیْظِکُمْ إِنَّ اللّٰہَ عَلِیمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔

(ترجمہ): مومنو! کسی غیر (مذہب کے آدمی) کو اپنا رازداں نہ بنانا یہ لوگ تمہاری خرابی اور (فتنہ انگیزی کرنے) میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ (جس طرح ہو) تمہیں تکلیف پہنچے ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے اور جو (کینے) ان کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سنا دی ہیں۔ دیکھو تم ایسے (صاف دل) لوگ ہو کہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہو حالانکہ وہ تم سے دوستی نہیں رکھتے اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (اور وہ تمہاری کتاب کو نہیں مانتے) اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے سبب انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں (ان سے) کہہ دو کہ (بدبختو) غصے میں مر جاؤ خدا تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: آئٹم نمبر2،سوال نمبر14 جناب زرگل خان ۔

محترمہ سلمیٰ بابر: معزز سپیکر صاحب، آپ سے استدعا ہے کہ اگر اجلاس بر وقت شروع کیا جائے تو ہم لوگوں کا اتنا ٹائم Waste نہیں ہوگا، ہم لوگ یہاں پر دو گھنٹے سے آئے ہوئے ہوتے ہیں اور اجلاس ٹائم پہ شروع نہیں ہوتا، تھینک یو۔

جناب سپیکر: آپ بالکل بجافرمارہی ہیں اور مجھے آپ کی بات سے سو فیصد اتفاق ہے، میں تمام معزز اراکین صوبائی اسمبلی سے استدعا کروں گا کہ آئندہ کیلئے وقت کی پابندی کریں اور اجلاس ساڑھے نو بجے شروع ہونا چاہئیے، مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ کل سے ضرور وہ اس ایوان میں ٹھیک ساڑھے نو بجے موجود ہوں گے، ورنہ اگر وہ نہیں آتے تو میں ان شاءاللہ کرسی پہ ہوں گا۔

سید محمد علی شاہ: پوائنٹ آف آرڈر سر، یو پینځه منټه ما له را کوی-----

جناب سپیکر: باچا صاحب گوره کوئسچن آور دے ، زه خبره کوم کنه ، بیا به روستو ټائم تا له درکوم۔

جناب سپیکر: سوال نمبر14۔

جناب زرگل خان: مہربانی، سرجی-----

جناب سپیکر: د دې سره ته وایه کنه الف ، ب ، ج ، د کوئسچن نمبر۔

جناب زرگل خان: سر دا وایمه خو پرون ما ته د ایجوکیشن متعلق کاپی ملاؤ شوې ده او تاسو لوکل گورنمنټ شروع کړۀ نو دا خو مظفر سید صاحب سره یا د نورو سره چه کیږی دا خو د هر چا سره کیږی خو دا زما سره چې کیږی دا د هیچ چا سره نه کیږی جی، نو دے باره کښې هغه ټول غلط سوالونه جوابونه راکړی دی او د دې اسمبلئ استحقاق مجروح شوې دے جی، هغې باره کښې زه دا استدعا کوم۔

جناب سپیکر: هغه خو Lapse شوې دے ، قاعده دا ده چه ته به بیا نوټس ورکوے ، اوس په دې کښې وقت کم دے ، دا ډیر اهم سوالونه دی۔

جناب زرگل خان: سر هغے کبنې خو زما ځه ګناه نه ده جی چې اوس پرونئ ما له کاپی راکړه او تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړی هغه د چا له هم نه ده ورکړے جی، دا ما له پرون راکړے دے جی، ایجوکیشن متعلق نو زه ځه اوکړمه Late hours کبنې راګرځو، دا خو زیادتے دے۔

جناب سپیکر: بیا به نه ورکوی، بیا به په ټائم باندې ورکوی۔

جناب زرگل خان: نو آخر د دې به ځه لاره وی جی چې دا د دې ټول غلط جوابونه ئے راکړی دی جی۔

جناب سپیکر: اوس ایجنډه باندې راشه کنه، په دې ایجنډه باندې راشه۔

* 14 _ جناب زرگل خان: کیاوزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع حکومت مانسہرہ کتنی یونین کونسلوں پر مشتمل ہے;

(ب) ضلع حکومت مانسہرہ کو سال 2001-2000 اور 2002-2001 میں خوشحال پاکستان کے تحت کتنی رقم مہیا کی گئی ہے، نیز ہر یونین کونسل کو خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت کتنی رقم فراہم کی گئی;

(ج) آیا دربند روڈ ٹاؤن شپ کو سال 2001-2000 میں مذکورہ پروگرام کے تحت رقم فراہم کی گئی ہے;

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو کتنی رقم فراہم کی گئی، تفصیل فراہم کی جائیں;

(ہ) آیا مذکورہ رقم متعلقہ محکمہ بلدیات کی ضلعی حکومت کے مروجہ قوانین کے مطابق متعلقہ یونین کونسل کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے دی گئی ہے;

(و) اگر (د) کا جواب نفی میں ہو تو وجوہات بتائی جائیں؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): (الف) ضلع حکومت مانسہرہ کی 58 یونین کونسلز ہیں۔

(ب) ضلع حکومت مانسہرہ کو سال 2002-2001 میں خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت 104.818 ملین روپے مہیا کئے گئے تھے، نیز ہر یونین کونسل کو جو رقم مہیا کی گئی ہے وہ (A) Annexure میں دی گئی ہے، جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ج) جی ہاں۔

(د) چھ لاکھ، بتیس ہزار روپے (6,32,000) فراہم کئے گئے ہیں، جس کی تفصیل Annexure(B) میں دی گئی ہے۔

(ہ) ضلعی حکومت نے ہر یونین کونسل کی سکیموں کی منظوری ضلع کونسل سے حاصل کی تھی۔

(و) کوئی نہیں۔

جناب زرگل خان: سرا دے کښې زما ضمنی سوال دے جی، په دې جز (ه) کښې ضمنی دے جی، دا یونین کونسلو، دا تحصیل اوګئ، کښې د ګیاره یونین کونسلو دوئ تفصیل ورکړے دے جی، نو دا عجیبه خبره ده جی چه په یو یونین کونسل کښې اکیس (21) لاکه روپئ ورکړلے شوې دی، په بل کښې تیئیس (23) او یو کښې چه لاکه ورکړے شوې دی، نو دا څنګه Devolution of Power دے ؟ دا خو زیادتے دے جی که یوه ضلع کښې زیادتے کیږی نو دا به مونږ د وفاق نه څه ګله کوؤ چه هغه د پنجاب سره زیاتے نه کوی، زمونږ سره کوی؟ دلته زمونږ په ضلعو کښې داسې سخت زیاتے شروع دے جی، زه د دې نه او د دې Devolution نه هډو مطمئن نه یمه چه دا څنګه Gross root level ته رسی جی؟

Mr. Speaker: Minister for Local Government.

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ میرے دوست نے فرمایا ہے تو یہ بات درست ہے کہ سب کو Equally طور پر وہاں پہ Distribute نہیں کئے گئے اور یہ نہ صرف مانسہرہ کا مسئلہ ہے، بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ تمام ڈسٹرکٹ کے اندر، جو چیز حقیقت ہے، اس کو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں اور جس کی لاٹھی، اس کی بھینس، کا مقولہ ہر جگہ وہاں پر ہے، لیکن اس چیز کو ہم ابھی ممکن بنارہے ہیں، کیونکہ یہ پچھلے دور کی بات ہے، اب ہم اس چیز کو ممکن بنارہے ہیں اور ہم یہ کوشش کررہے ہیں اور اس کے اندر ہم ایسے ریفارمز بھی Introduce کرنے کی کوشش کررہے ہیں اور اگر اس میں سارا ایوان ہمارا ساتھ دے تو یقیناً لوگوں کو ایسی شکایات دوبارہ نہیں ہوں گی، لیکن جو حقیقت تھی، وہ ہم نے ان کے کوسچن کے مطابق ان کے سامنے پیش کر دی، لیکن ان شاءاللہ تعالیٰ ہم

کوشش کریں گے کہ اس میں ہم سب یعنی تمام ایوان مل کر ایسے ریفارمز لائیں تاکہ آئندہ کسی کی حق تلفی نہ ہو، تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! سوال کښې تاسو او کورئ، ضلع حکومت مانسہرہ کو سال فلاں فلاں میں خوشحال پروگرام کے تحت کتنی رقم مہیا کی گئی؟ دوئ جواب ورکړے دے چې اس کے تحت 104.818 ملین روپے مہیا کئے گئے ہیں، اور جس کی تفصیل (A) Annexure میں درج ہے، جناب سپیکر (A) Annexure کښې یو 16.9 ملین دی، بل 14.7 ملین دی او بل 59.6 ملین دی، دے نه خو جی 90 ملین جوړیږی هغه 15 ملین څه شو۔

(تالیاں اور قہقہے)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! عبدالاکبر خان کا مؤقف آپ سمجھ گئے ہیں، ان کے پاس اکثر Calculator ہوتا ہے، جب حساب کتاب کی بات ہوتی ہے تو۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: عبدالاکبر خان صاحب ساری چیز Calculate کرتے ہیں، لیکن ہمارے پاس اگر Calculator ہوتا تو ہم آپ کو جمع کر کے، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حساب کتاب ٹھیک ہے، ان کی ڈسٹرکٹ کونسل یعنی مانسہرہ نے جو کیا وہ کسی دوسرے کیلکولیٹر سے انہوں نے جمع کیا ہوگا، لیکن اس میں کوئی خاص فرق نہیں ہے، لیکن میں آپ کو اتنا بتاتا چلوں کہ ان کا یہ ضمنی کوسچن ٹھیک ہے، Calculation میں غلطی ہو سکتی ہے، لیکن یہ جو چیز ہے، اس کو میں خود بھی کہہ رہا ہوں کہ یہ جو خط امتیاز کھینچا جا رہا ہے، یہ نہیں ہونا چاہیئے اور ان شاءاللہ تعالیٰ ہم اس کو درست کریں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جی، یہ میرٹ کی بات نہیں ہے، یہ انتہائی اہم بات ہے، میں جواب کی بات کر رہا ہوں، میں یہ نہیں کہتا کہ کس کو کتنا ملا ہے، کس کو کتنا ملا ہے؟ میرا کوسچن یہ ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ 104.8 ملین دیئے گئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو یہ Distribute ہوئے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: تو Distribution میں تو 90 ملین بنتے ہیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب وزیر بلدیات آئندہ Calculator لے کر ہاؤس میں آیا کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، ان کو جواب غلط دیا گیا ہے۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: جناب! فگرز میں غلطی ہو سکتی ہے، لیکن میں آپ کو بعد میں اس کی Detail دے دوں گا کہ اس کی فگرز میں کیوں غلطی ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، یہ 16 اور 14 اور جو 59 پوائنٹ، اس کو آپ جمع کریں تو 90 ملین، مطلب یہ ہے کہ 104 ملین میں تو پھر ایک کروڑ چالیس لاکھ روپے کا فرق ہے۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: اس کی میں آپ کو Next meeting میں وضاحت کردونگا۔

جناب عبدالاکبر خان: جس طرح کہ منسٹر صاحب نے کل وعدہ کیا تھا کہ، جس نے غلط جواب دیا ہے ہاؤس کو، یہ تو ہاؤس کو Misguide کرنے کی کوشش کی گئی ہے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے، جنہوں نے منسٹر صاحب کو غلط انفارمیشن اور غلط Calculation دے کر جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: بالکل، اچھی تجویز ہے اور میں اس پہ عمل کروں گا۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 28 جناب زر گل خان صاحب۔

* 28 _ جناب زر گل خان: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلعی ناظم مانسہرہ نے جنرل الیکشن 2002 میں این اے 21 مانسہرہ کی الیکشن مہم کے دوران عوامی اجتماعات میں ترقیاتی کاموں کے اعلانات کئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان تمام اعلانات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات ودیہی ترقی): (الف) نہیں، یہ درست نہیں ہے کہ ضلعی ناظم مانسہرہ نے اس قسم کے کوئی اعلانات کئے، اس بات کی وضاحت کی جاتی ہے کہ خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت ترقیاتی منصوبوں کیلئے ضلعی ناظم نے مانسہرہ میں ہر یونین کونسل میں کھلی کچہری منعقد کی اور ان کی طرف سے ترقیاتی کاموں کی ضروریات اور ترجیحات کی نشاندہی کی گئی اور حاصل اکثریت کی رائے سے ترقیاتی

پروگرام کو باقاعدہ ضلعی اسمبلی میں پیش کرکے اس کی منظوری لی گئی اور تمام قواعد وضوابط کو بروئے کار لایا گیا،اس سلسلے میں تمام ریکارڈ متعلقہ دفاتر میں موجود ہے۔

(ب) (الف)کاجواب اثبات میں نہیں ہے۔

جناب زرگل خان: جناب سپیکر صاحب! دا جواب ئے غلط راکړے دے ، اوس په دې سوګندونه خو نه شو کولے چې دا ئے لیکلے غلط دے ، اوس بله ئے څه طریقه نشته دے ، ثبوت ئے ما سره نشته دے خو دا ئے بالکل غلط راکړے دے ، دا د کمیټئ ته حواله شی، هلته به زه بیا ثبوتونه ورپسے راوړم چې دا څنګه چل شوې دے ؟

جناب سپیکر: جناب منسټر صاحب.

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: آپ کیا سمجھ رہے ہیں کہ یہ جو58 یونین کونسل کا ہم نے لکھا ہے، یہ غلط جواب ہے یا104 ملین جو ہے، یہ غلط جواب ہے یا یہ جو Break down ہم نے اس کا دیا ہوا ہے، یہ غلط ہے؟ اس کو Identify کریں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، یہ تو دوسرا سوال ہے۔ (قہقہے)

جناب زرگل خان: وزیر صاحب نہیں سمجھے ہیں۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: اچھا یہ سوال نمبر31 ہے۔

جناب زرگل خان: یہ اٹھائیس ہے جی،اٹھائیس۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: یہ مانسہرہ کے ناظم اعلیٰ کے اعلانات کے بارے میں ہے۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: کم از کم جس طرح کل عبدالاکبر خان نے کہا تھا کہ جب کوئی ممبر سوال کرے تو متعلقہ سوال کا نمبر اور اس کی جزویات کو پڑھ لیا کریں تاکہ پتہ چل سکے اور اس سے زیادہ آسانی رہے گی۔

جناب زرگل خان: سپیکر صاحب نے پڑھا تھا جی۔

جناب سپیکر: یہ سوال نمبر28 ہے، یہ ان کا دوسرا سوال ہے (تالیاں/قہقہے) جناب پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب کچھ Puzzle ہو گئے ہیں، میرے خیال میں ان کو پانی پینے کی اجازت دی جائے تاکہ دماغ ٹھنڈا ہو جائے۔

ملک ظفر اعظم (وزیر صنعت): سپیکر صاحب، جیسا کہ آپ نے کل فرمایا تھا کہ جس ممبر صاحب کا کوئسچن ہو تو وہ اس کوئسچن کا نمبر پڑھا کرے تو یہ سب سے بہتر ہو گا، کیونکہ ابھی ہم بھی نہیں سمجھ رہے تھے کہ کونسے نمبر کے متعلق بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو میں بار بار پکار رہا ہوں کہ سوال نمبر ضرور کہا کریں۔

وزیر صنعت: آپ نے تو کہا تھا، مگر معزز رکن نے سوال نہیں پڑھا۔

جناب سپیکر: اچھا زر گل صاحب، آپ اپنے سوال کو دہرائے پلیز۔

جناب زر گل خان: یہ سوال نمبر 28.جی، اب مل گیا ہے، اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ ڈسٹرکٹ ناظم تھے اور اس کے بعد وہ اب سینیٹر بن چکے ہیں، اس لئے یہ سوال منسٹر صاحب کو نظر ہی نہیں آرہا ہے۔ (قہقہے)

شہزادہ محمد گستاسپ خان: جناب سپیکر! پہلے اگر اس بات کا فیصلہ ہو جائے کہ منسٹر صاحب کو جواب محکمے کی طرف سے کیوں نہیں دیا گیا تو پھر آگے اس سوال پہ بحث کی جائے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: یہ محکمے کی طرف سے جواب میرے پاس آگیا ہے اور جواب میرے پاس موجود تھا، کوئسچن یہ تھا کہ یہ کم از کم سوال کو دہرا دیں اور وہ اسی کی Continuity میں کہہ رہے ہیں یا کوئی نیا سوال ہے، یہ اصل میں کچھ تھوڑی سی Ambiguity تھی جو دور ہو گئی ہے، اچھا اس کے ضمن میں اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی ٹیپ ریکارڈ موجود ہے یا ان کے پاس ہے تو دوبارہ ایوان کے اندر لا سکتے ہیں، اس کے سلسلے میں انہوں نے کوئی بھی اعلان نہیں کیا اور جو بھی وہاں پر فنڈ Distribute ہوئے، وہاں پر ڈسٹرکٹ کونسل سے جو اس کا Due course تھا، اس کے مطابق ہوئے ہیں، District Council نے Approval دی اس کے بعد D.D.C نے دی، اس کے مطابق ہوئے ہیں، اگر یہ سمجھتے ہیں کہ رولز سے ہٹ کر کچھ ہوا ہے اور جو اس کو Delegation of Powers اس کے اندر دیئے گئے ہیں، اس سے ہٹ کر اگر کوئی ہیں تو معزز رکن اس کو Indicate کریں، اس پہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم بات کریں گے۔

جناب سپیکر: جناب زر گل خان صاحب۔

جناب زر گل خان: سر! ما خو دا خبره اوکړه چې دوئ هغې ته اوس نه دغه کوی نو خیر ٹھیک به شی، را به اوړی خو بیا به Lapse شی د هغې بل په شانتې، د هغې د پاره مے سامان را رسولے دے۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے جناب۔

جناب سپیکر: جناب پیر محمد خان صاحب!

جناب پیر محمد خان: ان کا کہنا ہے کہ ضلعی ناظم اپنی صوابدید پر فنڈ خرچ نہیں کر سکتا اور اعلان بھی نہیں کر سکتا، ادھر ان کے جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے، اس بات کی وضاحت کی جاتی ہے کہ خوشحال پروگرام کے تحت ترقیاتی منصوبوں کیلئے، ضلعی ناظم نے مانسہرہ میں ہر یونین کونسل میں کھلی کچہری منعقد کی اور ان کی طرف سے ترقیاتی کام، ضروریات اور ترجیحات کی نشاندہی کی گئی تو کھلی کچہری کی ہر یونین کونسل میں ان کو کیا ضرورت پیش آئی؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے اعلانات کئے ہیں الیکشن کے دوران، لہذا اس کے خلاف تحقیقات ہونی چاہیئے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب سردار ادریس صاحب، منسٹر فار لوکل گورنمنٹ۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: مجھے یہ معلوم نہیں کہ پیر محمد خان یہ کھلی کچہری والا معاملہ کہاں سے اٹھا کر لے آئے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ تو جواب میں آیا ہے۔

(شور)

وزیر صنعت: پوائنٹ آف آرڈر! یہ پیر محمد خان، یہ آدھا پڑھا ہے، پیر محمد خان کو چاہیئے کہ وہ آگے بھی پڑھیں، آگے پورا پڑھیں (تالیاں) وہ پورا پڑھ لیں جی، یہ آدھا (تالیاں) یہ اس کو Detail میں پڑھ لیں اور اس کے بعد میں اس کا کچھ کرتے ہیں جی۔

Mr. Speaker: Next.

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! جواب نہیں دیا انہوں نے، انہوں نے جواب نہیں دیا اس سوال کا۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب پیر محمد خان: انہوں نے جو جواب دیا ہے، کیا یہ جواب درست ہے یا غلط؟ یہ بتائیں کہ جس سوال کا انہوں نے جواب دیا ہے، کیا یہ جواب درست ہے؟ اگر درست ہے تو کیا انہوں نے اعلانات کئے ہیں یا نہیں کئے ہیں؟

جناب سپیکر: امانت شاہ صاحب۔

جناب امانت شاہ: جناب سپیکر! کھلی کچہری کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ اپنی صوابدیدی فنڈ وہاں استعمال کریں، کھلی کچہری کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمام جتنے بھی مسائل ہیں ان کی نشاندہی کی جائے، پھر بعد میں جس طریقے سے ہم کرتے ہیں تو کیا ہم اپنی صوابدید سے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ کھلی کچہری کی تو اس نے خود اپنے فنڈز وہاں پر تقسیم کر دیئے، اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے Key مسائل سنے ہیں (شور) اور ان مسائل کی روشنی میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر، پلیز آرڈر، زر گل خان صاحب، زر گل خان صاحب۔۔۔۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: میں اس سلسلے میں پیر محمد خان صاحب کو واضح کر چکا ہوں کہ یہ جتنے بھی کام وہاں پہ ہوئے ہیں، وہ رولز کے مطابق ہوئے ہیں اور باقی۔۔۔۔

جناب سپیکر: زر گل خان۔

جناب زر گل خان: اس طرح کریں جی، کہ منسٹر صاحب استعفٰی دے دیں اور ان کے حوالے کر دیں، پھر وہ جواب دے دیں گے۔ (تالیاں / قہقہے)

جناب مشتاق احمد غنی: سر! ضمنی سوال ہے۔

Mr. Speaker: Next, Next, Mushtaq Ghani Sahib.

جناب مشتاق احمد غنی: ضمنی سوال ہے، بڑا اہم سوال ہے، اسی میں یہ ہے جی کہ جیسے اس میں ذکر ہوا ہے کہ ناظم اعلیٰ نے کھلی کچہریاں کر کے اس میں اعلانات کئے ہیں، جناب! اس سے Devolution of Powers کے سسٹم میں کھلی کچہری میں کوئی اعلان کر ہی نہیں سکتا، اگر کیا گیا تو غلط ہے، چونکہ اس کا سسٹم یہ ہے کہ Through Union Councils یونین کونسل کے بیس، اکیس ممبران ہیں، وہ وہاں بیٹھ کر Decide کرتے ہیں اور وہ پھر جاتا ہے، ضلعی اسمبلی میں اور ڈسٹرکٹ اسمبلی اس کی Approval دیتی ہے،

اگر کسی نے ان رولز سے ہٹ کر کھلی کچہری کر کے کسی بھی حلقے میں اور اس طرح کے اعلانات کئے ہیں تو یہ اصولاً بالکل غلط ہے، اس میں ان کا یعنی زر گل خان کا جو Plea ہے، یہ بالکل درست ہے۔

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی</u>: اس میں اگر آپ غور سے پڑھیں تو اس میں اعلانات نہیں ہوئے کھلی کچہری کے اندر، کھلی کچہری کے اندر صرف نشاندہی کی گئی ہے اور کھلی کچہری مختلف مسائل پہ کسی بھی جگہ پر کی جا سکتی ہے، ایسا نہیں ہے کہ، نہیں کی جا سکتی اور جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ اس کا ایک Proper طریقہ ہے، کونسلز کے اندر Approval ہوتی ہے، کسی بھی ناظم کے پاس کوئی Discretionary Powers نہیں ہیں، وہ از خود وہ کوئی اعلان نہیں کر سکتا Unless کہ ڈسٹرکٹ کونسل اس کی Approval نہ دے اور پھر ڈسٹرکٹ کونسل کے بعد DDC جو Approval دیتی ہے، وہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ڈسٹرکٹ کونسل جب Approval دیتی ہے، اس کے بعد پھر DDC اس کی Approval دیتی ہے اس Approval کو دیکھتے ہوئے تو، لہٰذا اگر کوئی بھی ناظم اگر کہیں اعلان کرتا ہے تو وہ اعلان جو ہے، وہ نہیں ہو سکتا Unless کہ اس کو ڈسٹرکٹ کونسل جو ہے، اس کو Approve نہ کرے اور اگر کسی جگہ اس نے کی ہوگی تو اس کی متعلقہ یونین کونسل کا ناظم اس کے ساتھ ہوگا اور وہاں پہ مسائل کی نشاندہی میں کوئی بھی جا کر کھلی کچہری کر سکتا ہے، آپ لوگ بھی کر سکتے ہیں، لیکن اعلانات کرنا، تو وہ تو الگ مسئلہ ہے، وہ تو نہیں ہو سکتا جی۔

<u>جناب پیر محمد خان</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Speaker</u>: Next, Next.

<u>جناب پیر محمد خان</u>: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے اس میں، جناب سپیکر، ایک ضمنی سوال ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Next, Next. Question No 31 Mr Attique ur rehman

* 31 _ <u>جناب عتیق الرحمن</u>: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابق وزیر اعظم نواز شریف کی حکومت نے وصول چونگی میں ردو بدل کی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے عوض صوبہ سرحد کو وفاقی حکومت کی طرف سے ہر سال خصوصی گرانٹ ملا کرتی تھی؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 1999 سے لے کر 2002 تک کتنی رقم صوبہ سرحد کو مل چکی ہے اور کن مدوں میں خرچ کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) آیا مذکورہ فنڈ ناظم اعلیٰ کی صوابدید پر استعمال کیا گیا ہے یا اس کے استعمال کرنے سے پہلے ضلعی اسمبلی سے باقاعدہ منظوری لی گئی تھی، تفصیل فراہم کی جائے۔

(ہ) آیا یہ بھی درست ہے کہ ناظم اعلیٰ ہنگو نے مبلغ دو کروڑ ستر لاکھ روپے کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ اس کی تقسیم اور خرچ کیلئے ضلعی اسمبلی کی منظوری کی ضرورت نہیں ہے؛

(ز) اگر (ہ) کا جواب اثبات میں ہو تو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی وہ شق جس میں ناظم اعلیٰ کو فنڈ کے استعمال کا صوابدیدی اختیار دیا گیا ہے بتائی جائے، نیز مذکورہ رقم کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): (الف) جی ہاں، وفاقی حکومت کے فیصلے کے تحت ضلع کونسلوں کے برآمدی ٹیکس اور میونسپل/ٹاؤن کمیٹیوں کی محصول چونگی یکم جولائی 1999 کو ختم کر دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ نقصان وفاقی حکومت نے گرانٹ کے ذریعے پورا کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

(ج) سال 1999 سے لے کر 2002 تک کل 2599.98 ملین روپیہ بنتی تھی، جس میں سے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے 315.09 ملین واپڈا اور C.I.P کی مد میں کاٹے ہیں اور بقایا رقم 2284.88 ملین 24 ضلع کونسلوں اور 44 میونسپل کمیٹیوں کو ادا کئے گئے، جو انہوں نے اپنے بجٹ میں آمدن کی مد میں شامل کر کے حسب ضرورت ہر مد میں گنجائش کے مطابق خرچ کئے۔

(د) معمولی سے معمولی رقم بھی ناظم اعلیٰ کے صوابدیدی اختیارات پر نہیں خرچ کر رہے ہیں۔

(ہ) اس بات کا کوئی علم نہیں۔

(ز) تمام سکیموں کی منظوری ضلعی کونسل دیتی ہے اور کارروائی مکمل ہونے کے بعد اخراجات کئے جاتے ہیں۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر! میں ان سارے جوابات سے مطمئن نہیں ہوں، لیکن میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے اگر سٹڈی نہیں کی ہے تو پہلے سٹڈی کر لیں اور اگر سٹڈی کی ہے تو مجھے سب

سے پہلے یہ بتادیں کہ ان کے پاس صرف KPP کے فنڈ ہوتے ہیں یا اس کے علاوہ بھی فنڈز ہوتے ہیں؟ اس میں دوسرا میرا ضمنی کوسچن یہ ہے کہ انہوں نے (د) کے جواب دیا ہے کہ "معمولی سے معمولی رقم میں بھی ناظم اعلیٰ کے صوابدیدی اختیارات پر خرچ نہیں کر رہے ہیں" اس کے بعد (ہ) میں ان کا جواب ہے کہ "اس بات کا ہمیں کوئی علم نہیں" اگر ایک منسٹر کو اپنے محکمے کے بارے میں کوئی علم نہ ہو تو میرے خیال میں اسے استعفیٰ دے دینا چاہیئے، سب سے پہلے تو اپنے محکمے پر اتنا ہولڈ ہونا چاہیئے کہ اس کو سارے پتوں کا پتہ ہو اور اس۔۔۔۔۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: سپلیمنٹری ہے جی، بہت Important بات جو آنریبل ممبر نے کی ہے، سوال یہ ہے کہ "آیا یہ بھی درست ہے کہ ناظم اعلیٰ ہنگو نے مبلغ دو (2) کروڑ ستر لاکھ روپے کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ اس کی تقسیم اور خرچ کیلئے ضلعی اسمبلی کی منظوری کی ضرورت نہیں ہے،" جناب والا! جواب ہونا چاہیئے تھا کہ "ہاں" یا "نہیں" اب اس سلسلے میں "اس بات کا کوئی علم نہیں" تو کوئی جواب ہی نہیں ہے، جواب تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ "ہاں" یا "ناں" کرتا، ناظم نے یہ کہا کہ ضروری ہے یا ضروری نہیں ہے، تو تب ہی آنریبل ممبر سپلیمنٹری کر سکتا تھا۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! جز (ہ)۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: یہ ان کا پوائنٹ بالکل Valid ہے، لیکن میں یہ جو ڈسٹرکٹ کونسل کے جو رولز ہیں اور ڈسٹرکٹ کونسل جو بھی ترقیاتی Developmental کام ہوتے ہیں، جب تک کہ ڈسٹرکٹ اس کو Approve نہ کرے، وہ کوئی بھی، اکاؤنٹ فور ہو یا اکاؤنٹ ون ہو، وہ کوئی Expenditures وہاں پر نہیں ہو سکتے، یہ انہوں نے غلط کہا ہے، لیکن اس کی میں تحقیقات کروں گا اور جیسا انہیں پہلے بھی حکم صادر کیا ہے، ان کے خلاف ایکشن بھی لیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب والا! میرے ساتھ اس میٹنگ کے Minutes ہیں، ڈسٹرکٹ ہنگو کے Minutes ہیں، جس میں یہ لکھا ہے Page No.6 پر کہ "دو کروڑ، ستر لاکھ رقم کی ہاؤس سے منظوری کی کوئی ضرورت نہیں تھی" خود ناظم نے یہ لکھا ہے اور یہ Minutes ان کے دستخط سے Issue ہوئے ہیں

اور میٹنگ میں اس نے کہا ہے کہ دو کروڑ، ستر لاکھ روپے کی ہاؤس سے منظوری کی کوئی ضرورت نہیں، یہ رقم میری صوابدید پر تھی، جب یہ ایک ناظم، منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ کوئی رقم بھی ہاؤس سے منظوری کے بغیر خرچ نہیں کر سکتا، کوئی رقم بھی جو اسمبلی میں بجٹ آئے گا اور اس پر بحث ہو گی اور پھر اس کے بعد اس کو، جس طرح ہمارے بجٹ پر بحث ہوتی ہے وہ Approve ہو گا، یہاں پر وہ لکھتا ہے کہ دو کروڑ، ایک ہزار روپے کی بات نہیں ہے جناب والا، دو ہزار روپے کی بات نہیں، دو کروڑ ستر لاکھ روپوں کی بات ہے، وہ کہتا ہے کہ یہ میری مرضی تھی۔

<u>وزیر بلدیات:</u> یہ کچھ تو پچھلے دور میں گورنر صاحب نے خصوصی طور پر جو فنڈز دیئے ہیں، وہاں پر انہوں نے ساتھ یہ Classification بھی رکھ دی تھی کہ صرف یہ رقم اسی، اس Subjects کیلئے ہے تو وہاں پر انہوں نے اس پہ کہا ہے کہ یہ ہمیں اس میں کسی کے Approval کی ضرورت نہیں ہے ڈسٹرکٹ کونسل کی، گورنر صاحب نے جو پچھلے دور کے اندر جو رقوم دی تھیں، اس کے ساتھ ہی انہوں نے آرڈرز بھی ایشو کر دیئے تھے کہ رقم صرف وہاں پر خرچ کی جائے اور اس کیلئے ڈسٹرکٹ کونسل پہ انہوں نے یہ Plea لی کہ اس پر ضرورت نہیں ہے ہمیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> میرے خیال میں یہ تو انتہائی اہم، دو کروڑ ستر لاکھ کی بات ہے، یہ ہر ایک ڈسٹرکٹ میں ہو سکتا ہے۔

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی:</u> لیکن باقی جو لوکل فنڈ ہے، جو KPP ہے اور دوسرے تمام میں ان کی Approval کی ضرورت ہوتی ہے جی۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان:</u> ضمنی سوال ہے سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> شہزادہ گستاسپ خان صاحب۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان:</u> کیا سر، منسٹر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس Governed کرتا ہے اسے یا کوئی اور آرڈیننس؟ کیا اس میں کوئی ایسی Provision ہے، جس میں کہ ضلع ناظم کا یہ صوابدیدی اختیار ہے یا ہو سکتا ہے؟ دوسرا یہ کہ منسٹر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ گورنر صاحب نے

انہیں Relaxation دی تھی کسی ناظم کو یا خصوصی فنڈز دیئے تھے، وہ نوٹیفکیشن لائیں جس میں یہ Relaxation تھی۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ڈسٹرکٹ ناظم کا کوئی Discretionary Fund نہیں ہے، ان کا کوئی صوابدیدی اختیار نہیں ہے۔

Shahzada Mohammad Gustasip Khan: Sir, This is a statement in the House.

Mr. Abdul Akbar Khan: Yes.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: منسٹر صاحب کی،This should be taken note of اور منسٹر صاحب نے خود یہ کہہ دیا ہے کہ نہیں ہے تو اس کا تو مطلب یہ ہے کہ یہ Gross irregularity ہے، لہذا اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔

(تالیاں)

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ٹھیک ہے جی، میں اس سے Agree کرتا ہوں، لیکن اس کو تھوڑا سا دیکھ لیں گے، چونکہ گورنر صاحب کے جو پہلے آرڈرز تھے، وہ اس طرح کے Directives وہاں پر Issue ہوئے ہیں، لیکن میں نہیں سمجھتا کہ وہ Directives غلط ہیں اور وہ انہوں نے کسی خاص Specific project کیلئے Directives issue کئے ہیں اور ساتھ فنڈ بھی Release کئے ہیں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: شہزادہ گستاسپ خان صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اور ساتھ ہی، پلیز ایک سیکنڈ، مجھے ذرا وضاحت کرنے دیں، پھر اس کے بعد کر لیجئے گا، آپ اور اس Directives کے ساتھ ہی انہوں نے یہ Specification بھی کیا ہے کہ یہ اس پراجیکٹ کیلئے اور اس Development work کیلئے ہیں، جس طرح Village electrification کیلئے، جس طرح دوسرے ہیں۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! سوال کا جواب تسلی بخش نہیں ہے، کبھی منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی تو تجویز آپ کی کیا ہے تجویز؟

جناب پیر محمد خان: تجویز یہ ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں، کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ گورنر صاحب نے یہ کہا ہے، وہ کیا ہے، اس کا بھی پتہ چل جائے گا کہ گورنر صاحب نے Specific Schemes کیلئے دیا ہے یا اس میں Ordinance آیا ہے؟ تو اس لئے اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 31, moved by Janab Attiq-ur-Rehman, MPA, may be referred to the Standing Committee on local bodies?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The question is referred to the Standing Committee on Local Government.

سوال نمبر 32، جناب ظفر اللہ خان مروت صاحب، موجود نہیں ہیں، Next سوال نمبر 36، جناب پیر محمد خان صاحب۔

* 36 _ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابق وزیر اعظم نواز شریف کی حکومت نے محصول چونگی میں ردوبدل کی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے عوض صوبہ سرحد کو وفاقی حکومت کی طرف سے ہر سال خصوصی گرانٹ ملا کرتی تھی؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 1999 سے لے کر 2002 تک کتنی رقم صوبہ سرحد کو مل چکی ہے اور کن مدوں میں خرچ کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جی ہاں، وفاقی حکومت کے فیصلے کے تحت ضلع کونسلوں کے برآمدی ٹیکس اور میونسپل/ٹاؤن کمیٹیوں کی محصول چونگی یکم جولائی 1999 کو ختم کر دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ نقصان وفاقی حکومت نے گرانٹ کے ذریعے پورا کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

(ج) سال 1999 سے لے کر 2002 تک کل 2599.98 ملین روپیہ بنتی تھی، جس میں فنانس ڈیپارٹمنٹ نے 315.09 ملین واپڈا اور C.I.P کی مد میں کاٹے ہیں اور بقایا رقم 2284.88 ملین 24 ضلع کونسلوں اور 44 میونسپل کمیٹیوں کو ادا کئے گئے، جو انہوں نے اپنے بجٹ میں آمدن کی مد میں شامل کر کے حسب ضرورت ہر مد میں گنجائش کے مطابق خرچ کئے۔

جناب پیر محمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب! میں تو مختصر عرض یہ کروں گا کہ جز (ج) میں نے یہ سوال کیا تھا کہ کتنی رقم صوبہ سرحد کو مل چکی ہے اور کن مدوں میں خرچ کی گئی ہے؟ تفصیل فراہم کی جائے تو تفصیل تو نہیں دی گئی، کسی کو دی ہو تو شاید میری کاپی میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں ہے، تفصیل نہیں ہے۔

جناب پیر محمد خان: یہی تو نہیں دی ہے، لہذا اس میں خرد برد ہو چکی ہے، میں نے اس لئے یہ سوال اٹھایا تھا کہ اس فنڈ میں بہت زیادہ خرد برد ہو چکی ہے، اس میں کچھ ریفرنڈم میں، کچھ ادھر ادھر دوسرے کاموں میں، اس لئے اس کو بھی کمیٹی کے حوالے کیا جائے، میرا سوال ہے تاکہ وہاں پر Screen out کیا جائے۔

Mr. Speaker: Minister for local Government.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ٹھیک ہے جی اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے، لیکن اس میں Detail تو CIP کی مد میں یہاں پر ہے اور جو واپڈا کی، اس کو خصوصی کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں تو آپ کر دیں اس کو Detail میں دیکھ لیتے ہیں اس کا کیا ہے؟ Agree کرتے ہیں جی۔

Mr. Speaker: Agreed. The question No. 36 is referred to the standing committee for Local Government.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! اس پر میری ایک ریزرویشن ہے کہ ممبر صاحب، جنہوں نے یہ سوال پوچھا ہے، انہوں نے تفصیل مانگی ہے، تفصیل محکمے نے فراہم نہیں کی ہے، اس بات کا تعین کیا جائے کہ محکمے نے کیوں تفصیل فراہم نہیں کی ہے؟ اگر تفصیل نہیں فراہم کی ہے تو اس سے اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں Special terms of reference میں اس بات کو لائیں گے کہ بھائی یہ تفصیلات کیوں فراہم نہیں کی گئی، اس میں کس کی غلطی ہے؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: یہ Breach of privilege of House کا ہے یا نہیں ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، وہ بات۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اس کے اندر Detail تو نہیں دی گئی ہے، لیکن اس میں انہوں نے اتنا تو جواب دیا کہ CIP کی مد میں اتنا پیسہ گیا ہے اور اس میں واپڈا کو ہم نے اتنی Payment کی ہے اور باقی ترقیاتی پروگرام

میں ہے، لیکن اس کی Detail آپ کو مل جائے گی اور اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیتے ہیں، اس میں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے، Breach of Privilege ہوا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ بائیس کروڑ، چوراسی لاکھ روپے کا معاملہ ہے۔

جناب پیر محمد خان: اس کے جواب میں وضاحت نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ کہتے ہیں بائیس کروڑ، چوراسی لاکھ۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اسی لئے تو کمیٹی کو حوالے کر رہے ہیں کہ بائیس کروڑ کا معاملہ ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: چوبیس یونین کونسلوں میں تقسیم، آنریبل ممبر نے اس کی تفصیل مانگی ہے۔

جناب سپیکر: کمیٹی میں ساری تفصیلات آجائیں گی نا۔ کوسچن نمبر 59، جناب شوکت حبیب صاحب، ۔

* 59 _ جناب شوکت حبیب: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈھوڈہ یونین کونسل میں ترقیاتی کام ضلعی حکومت کے زیر نگرانی ہوتے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ فنڈز کا استعمال ناظم کی سفارش پر ہوتا ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ یونین کونسل میں جو ترقیاتی کام ہو چکے ہیں، غیر معیاری ہیں;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت محکمہ کے اہلکاروں اور متعلقہ ٹھیکیدار کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ ڈھڈہ یونین کونسل میں ضلعی حکومت سے متعلقہ ترقیاتی کام ضلعی حکومت کی نگرانی میں ہوتے ہیں۔

(ب) ہاں، ترقیاتی کاموں کی نشاندہی اور سلیکشن Devolution Plan کے بزنس رول کے مطابق ہوتا ہے اور اسی طرح ہر کام کیلئے مالی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے ضرورت کے مطابق فنڈز مختص ہوتے ہیں۔

(ج) جی نہیں، مذکورہ یونین کونسل میں محکمہ واٹر سپلائی اینڈ سینیٹیشن سے متعلقہ ترقیاتی کام Specification کے مطابق ہوئے ہیں۔

(د) جز (ج) میں وضاحت ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر کوئی سپلیمنٹری کوسچن ہو۔

جناب شوکت حبیب: سر! اس سوال کے جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب شوکت حبیب: کام غیر معیاری ہوئے ہیں، وہاں پر سب کام غیر معیاری ہوئے ہیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اگر کہیں یہ غیر معیاری کام ہوئے ہیں تو لوکل گورنمنٹ کمیشن، ہم اس کو دیکھیں گے، لیکن ابھی جو Detail وہاں سے آئی ہے، کوئی بھی کام غیر معیاری نہیں ہے، لیکن آپ کی تسلی کیلئے صبح اس کو ڈبل چیک کر لیتے ہیں اور انشاءاللہ آپ کو اس ضمن میں Detail بتا دی جائے گی۔

جناب شوکت حبیب: سپیکر صاحب! میرا منسٹر صاحب سے ایک سوال ہے آیا وہاں پہ کچھ لوگ گئے ہیں اس کو چیک کرنے کیلئے؟ یا صرف Documents کے حوالے سے بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جو بھی سکیم مکمل ہوتی ہے، ظاہر ہے اس کا ایک Proper Procedure ہے وہاں پر ڈسٹرکٹ لیول پر، اس کو وہاں پر چیک بھی کیا جاتا ہے اور اس کے بعد ہی اس کو کلیئر کرتے ہیں اور اس کے پھر دوبارہ بھی آڈٹ ہوتی ہے اور پھر Physically بھی چیک ہوتا ہے، آج کل ہم لوکل گورنمنٹ کمیشن کے تحت Physical سکیمیں بھی چیک کر رہے ہیں کہ واقعتاً اگر کوئی روڈ ہے تو واقعی، اگر فائل کا پیٹ انہوں نے بھر دیا ہے، لیکن واقعتاً وہ روڈ یا وہ پل وہاں پر موجود ہیں یا نہیں ہے، واٹر سپلائی سکیم وہاں موجود ہے یا نہیں ہے؟ ان سب کو چیک کرنے کیلئے ابھی وہ سلسلہ ڈسٹرکٹ وائز شروع ہو چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس ضمن میں کوئی بھی کرپشن نہیں کر سکے گا۔

جناب شوکت حبیب: جناب منسٹر صاحب، میرا سوال یہ ہے کہ آیا اس Question کے بعد آپ نے کسی کو بھیجا ہے وہاں پر اس کو چیک کرنے کیلئے یا صرف محکمے نے آپ کو جواب دیا اور آپ نے اس کو آگے کر دیا؟

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: دیکھئے جی ڈسٹرکٹ لیول پر چیک ہوتا ہے اور یہاں سے ہم نے کوئی بندہ نہیں بھیجا اور ڈسٹرکٹ لیول پر ایک سسٹم ہے جو کہ مانیٹرنگ کا ہے اور وہ وہاں پر چیک ہوتا ہے، لیکن یہاں سے ہم نے کوئی بندہ نہیں بھیجا، لیکن اس کو میں جیسا کہ میں نے عرض کیا میرے خیال میں آپ کی تسلی کیلئے اتنا کافی ہو گا کہ ہم اس کو چیک کریں گے۔

جناب سپیکر: شہزادہ گستاسپ خان۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: منسٹر صاحب یہ فرمارہے ہیں کہ ڈسٹرکٹ لیول پر۔۔۔۔۔

محترمہ نسرین خٹک: سر! میں اس سلسلے میں تھوڑا عرض کروں، کیونکہ پہلے میں کھڑی ہوئی ہوں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں ختم کرلوں، ڈسٹرکٹ لیول پر No Doubt کہ There is a system of checking، لیکن پراونشل اسمبلی میں جو سوال دیا جاتا ہے، Provincial Assembly is the overall in charge of the whole province.

Mr.Speaker: Of course.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: جی تو Is it the House جہاں پر سوال دیا جاتا ہے اور اس حوالے سے اگر پوچھا جاتا ہے، اس لئے پوچھا جاتا ہے کہ وہاں پر سوال جب آتا ہے تو وہاں پر محکمہ اس کا جواب دیتے وقت مکمل طور پر دیکھ کر جواب دیتا ہے اس لئے یہ Relevant جواب نہیں ہے کہ ڈسٹرکٹ کی سطح پر یہ کر رہے ہیں، یہ صوبے کے حوالے سے انہیں جواب دیں۔

جناب سپیکر: نسرین خٹک صاحبہ، آنریبل ایم پی اے۔

محترمہ نسرین خٹک: Thank you very much سپیکر صاحب! ابھی Minister for Local Government کے جواب میں بلدیات کے کمیشن کا حوالہ دیا گیا تھا، بات بہت بڑھی ہے تو اس لئے میں چاہتی ہوں کہ اس کو نظرانداز نہ کیا جائے، محکمہ بلدیات کی سطح پر کمیشن تو ضرور بنا ہے، لیکن اس کا ذکر ہم نے صرف اخبارات میں پڑھا ہے اور حیرانگی اس بات پر ہے کہ اس میں ایک بھی خاتون ممبر شامل نہیں ہے (تالیاں) اور سب سے بڑی بات یہ ہے سپیکر صاحب، آپ کی Attention میں اس بات کی طرف دلانا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: تمام ہاؤس Attentive ہے۔

(قہقہے)

محترمہ نسرین خٹک: Thank you very much اس میں ایک بہت Crucial issue یہ ہے کہ اسی معزز ایوان میں ایسے ایم پی اے لیڈیز اور حضرات موجود ہیں جو کہ بلدیات کا حصہ رہ چکے ہیں بطور آفیسر، کونسلر یا چیئرمین، نہ جانے ان کو نظرانداز کرنے میں اس صوبے کی ترقی میں کیا مسئلہ تھا؟ تو، چونکہ آپ نے

بلدیات کے کمیشن کا ذکر کیا ہے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کی تشکیل، خواتین کی عدم موجودگی اور خاص طور پر اس معزز ایوان کے ان ممبروں کی عدم موجودگی میں کرنا جو کہ بلدیات کا حصہ رہ چکے ہیں، Thank you very much۔

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اس میں کوئی شک نہیں، جس طرح آپ فرما رہی ہے کہ "وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ" (قہقہے) اگر اس کے اندر کوئی Provision ہوتی تو اس سے بڑھ کر ہمارے لئے خوشی کی کوئی نہیں ہوتی کہ آپ کو Experience بھی ہے، لیکن لوکل گورنمنٹ آرڈیننس جو ہے، اس کے اندر ہم کوئی تبدیلی نہیں لا سکتے جو کہ شیڈول سے، اس کے اندر لوکل گورنمنٹ آرڈیننس شامل ہے اور جس طرح پہلے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندر جو Provision موجود تھا، وہی ہم نے کیا۔

جناب سپیکر: شہزادہ گستاسپ خان۔

محترمہ نسرین خٹک: Excuse me جی، میں جی بہت عزت اور احترام سے آپ کی بات کا جواب دینا چاہوں گی لوکل گورنمنٹ آرڈیننس گرین بک ہم نے بھی Page to page پڑھی ہے ہم بھی محکمہ بلدیات میں اکثر رہ چکے ہیں، خادم رہ چکے ہیں، کونسلر رہ چکے ہیں، Devolution of Powers کی کمیٹی کے ایڈوائزری بورڈ کے ممبر رہ چکے ہیں، نہ جانے یہ کہاں پر لکھا گیا ہے آرڈیننس میں کہ مرد حضرات اس کے ممبر بن سکتے ہیں؟ بالکل نہیں، ہم عزت کرتے ہیں آپ ہمارے بھائی ہیں، لیکن جو خواتین کونسلرز رہ چکی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس میں Persons کا ذکر ہے، Persons کا ذکر ہے آرڈیننس میں، Persons کا ذکر ہے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: آپ کے تجربے سے ضرور مستفید ہوں گے۔

Mrs. Nasreen Khattak: Thank you. Thank you very much Sir. On the assurance of the Minister for local Government I hope, I hope کہ جلد از جلد اس غلطی کا ازالہ ہو گا، Thank you very much۔

جناب سپیکر: جناب جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: بنه به دا وی چې په دې معامله کښې د دې څائے نه دے له څوک اولیږئ چه یو ممبر صاحب ورسره وی چې د دې سکیمونو پخپله معائنه اوکړی، زما په خیال دا به د مسئلے حل وی۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! یو ضمنی سوال دے، میرا ایک ضمنی یہ ہے اس بارے میں کہ عتیق خان کے سوال کے جواب میں، 31 نمبر سوال کے جواب میں انہوں نے جو (د) جز کا جواب دیا تھا آیا مذکورہ فنڈ ناظم اعلیٰ کی صوابدید پر استعمال کیا گیا ہے؟ په هغے کښې خو ئے دا وئیلی دی چه "ناظم اعلیٰ کے صوابدیدی اختیارات پر خرچ نہیں کیا جاتا" او په دې څائے کښې د شوکت خان سوال چه کوم دے په دې کښې بیا دوئ وائی (ب) جز، په (ب) کښې دوئ وائی چه "آیا یہ درست ہے کہ فنڈز کا استعمال ناظم کی سفارش پر ہوتا ہے؟" دوئ وائی چه "ہاں" پہلے سوال کا جواب غلط تھا کہ یا ابھی غلط دیا ہے؟ اور کس آرڈیننس کے تحت ناظم کے پاس اختیار ہے؟

جناب سپیکر: جناب سردار ادریس صاحب، یہ Contradiction کے بارے میں پوچھتے ہیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: یہ سفارش کا ذکر ہے جی، اس میں اعلان کا ذکر نہیں ہے، اگر کسی نے، یعنی کہ سفارش کے جو یہ مطلب لے رہے ہیں، اس سے ہر گز یہ مطلب، یہ کہ جو بھی ڈسٹرکٹ کونسل سے Approval، یہ پہلے Clear کر دیا گیا کہ ڈسٹرکٹ کونسل سے Approval اور اگر کوئی بھی کہیں بھی، اگر اس رولز کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو اس کا انسپکشن ہو گا اور They will be held responsible and they will have to face the consequences۔ اس میں ہم کوئی رعایت بھی نہیں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں منسٹر صاحب کی اس یقین دہانی پر بس اکتفا کریں، پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: سر! ایک بات پوچھتا ہوں، اس میں تو Discretionary اختیارات پھر دیئے گئے ہیں، کیونکہ جب ناظم اعلیٰ چاہے گا تو فنڈ ریلیز کرے گا، جب نہیں چاہے گا تو ریلیز نہیں کرے گا، یہ کیا مسئلہ ہے؟ یہ حل کرے گا یا نہیں کرے گا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب تو ابھی ابھی آئے ہیں، ذرا تھوڑی سی اصلاح کیلئے ٹائم تو دے دیں، انشاءاللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

سید مرید کاظم شاہ: میرا ضمنی سوال ہے جناب، کیا منسٹر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے، اگر کوئی سکیم ڈسٹرکٹ اسمبلی سے Approval سے پہلے Complete بھی ہو چکی ہو، بن بھی گئی ہو اور ٹینڈر بھی ہو چکے ہوں اور اسمبلی میں بعد میں آیا ہو تو اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب کوئی ایسی چیز لائیں تو۔۔۔۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اب کم از کم ایسی چیز نہیں ہو سکتی۔

سید مرید کاظم شاہ: میں ان کو تفصیل بھی بتاؤں گا کہ بہت سی ڈی آئی خان میں ایسی سکیمیں ہیں کہ ابھی تک اسمبلی نے ان کو Approve نہیں کیا۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): پوائنٹ آف آرڈر، منسٹر صاحب کے نالج میں کچھ نہیں ہے، مرید کاظم صاحب کو چاہیئے کہ وہ پہلے ڈی آئی خان کے معاملے میں کچھ ان کو بتا دیں یا ان کے ساتھ بیٹھ کر آپس میں بات کر لیں تو یہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، Next۔

جناب اکرام اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر! یہ کال اٹنشن نوٹس ہے۔

جناب سپیکر: کال اٹنشن کا وقت نہیں ہے، جب وقت آئے گا تو کال اٹنشن بھی لے لیں گے، سوال نمبر 60، جناب شوکت حبیب۔

* 60 _ جناب شوکت حبیب: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گاؤں شادی خیل تا کمال خیل سڑک پر شنگل ڈالی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شنگل روڈ پر ایک لاکھ روپیہ کا خرچہ آیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ شنگل کی بجائے بڑے بڑے پتھر ڈالے گئے ہیں، جس پر بیس ہزار روپیہ سے بھی کم خرچہ آیا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت متعلقہ افراد کے خلاف انکوائری کرانے اور قانونی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

سردار محمد محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): (الف) شنگل نہیں ڈالی گئی ہے۔

(ب) نہیں۔

(ج) سڑک مذکورہ کا معائنہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ سڑک پر پانی اور کیچڑ سے بچنے کیلئے مقامی ٹریکٹر مالکان نے پتھر بھرائی کیلئے ڈالے ہیں اور روڈ کو آمد و رفت کے قابل بنایا ہے۔

(د) (الف) تا (ج) کے جوابات نفی میں ہیں۔

جناب پیر محمد خان: اول خو دے خپل ډپټی سپیکر صاحب له ټریننګ ورکړی، هغه ته د کال اټینشن ټائم هم نه دے معلوم او بے وخته تپوس کوی۔

جناب شوکت حبیب: سوال نمبر 60 د جواب نه زه مطمئن نه یم۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: سر! آپ کے اطمینان کیلئے اتنا کہتا ہوں کہ جس طرح اس میں انہوں نے کہا ہے کہ اس پر کوئی فنڈز Utilize نہیں ہوئے، مقامی لوگوں کی کمیونٹی نے آکر وہاں پر پتھر ڈال دیئے ہیں تو اگر آپ میں سے کوئی اس میں حصہ لینا چاہے تو آپ میں سے کوئی ریت ڈال دے تاکہ لوگوں کیلئے اس میں آسانی ہو جائے، لیکن ابھی اس پر کوئی فنڈز خرچ نہیں ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: شوکت حبیب صاحب۔

جناب شوکت حبیب: جناب! آپ کی کون سی بات پر میں یقین کروں؟ یہاں پر آپ کہہ رہے ہیں کہ مقامی لوگوں نے پتھر ڈلوائے ہیں اور جواب میں آپ لکھ رہے کہ مقامی ٹریکٹر مالکان نے ڈلوائے ہیں۔

وزیر بلدیات: ایک ہی بات ہے جی۔

(قہقہے)

جناب شوکت حبیب: اس میں بہت فرق ہے، نہیں سر، اس میں بہت زیادہ فرق ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کا مطلب یہ ہے شوکت حبیب صاحب، کہ حکومت کے پیسے اس پر خرچ نہیں ہوئے ہیں تو It is enough۔

جناب شوکت حبیب: سر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا انہوں نے Proper صحیح طریقے سے کنفرم کروایا ہے؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جی۔

جناب شوکت حبیب: میرے پاس جو رپورٹ ہے، اس کے مطابق ابھی دوبارہ اس پر ریت ڈالی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: چلو کوئسچن پوچھنے کا تو یہ ثمر آپ کو مل گیا کچھ ریلیف تو مل گیا نا۔

جناب شوکت حبیب: جناب سپیکر صاحب! وہاں کے لوگوں کا یہ فنڈ حق بنتا ہے اور جو کہ Mis use ہو رہا ہے، بات کم یا زیادہ کی نہیں ہے۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! شوکت حبیب صاحب جو اس بارے میں فرما رہے ہیں، یہ ہمارا راستہ جو ہے، یہ بڑا خراب ہوتا ہے اور خاص کر بارشوں میں تو لوکل ٹریکٹر والے جو ہوتے ہیں، وہ اپنے لئے راستہ بنانے کیلئے اس پر کچھ بجری، پتھر وغیرہ ڈال دیتے ہیں، اس میں سرکار کی کوئی مداخلت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، Next۔ سوال نمبر 81، جناب نثار صفدر خان، ۔

* 81 _ جناب نثار صفدر خان: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے 2002 کی پہلی سہ ماہی میں ضلعی حکومت ایبٹ آباد کو ترقیاتی کاموں کیلئے تین کروڑ، پینسٹھ لاکھ کی رقم فراہم کی تھی؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ رقم 46 یونین کونسلوں میں مساوی تقسیم کی جاتی تھی، لیکن ضلعی حکومت کی منظوری کے بغیر اس رقم سے چند مخصوص کونسلوں کو نوازا گیا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا مذکورہ رقم کی غلط تقسیم سے متعلقہ افراد کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): (الف) یہ درست نہیں ہے کہ ضلعی حکومت ایبٹ آباد کو صوبائی حکومت سے مبلغ تین کروڑ، پینسٹھ لاکھ روپے 2002 کی پہلی سہ ماہی میں موصول ہوئے، البتہ

صوبائی حکومت محکمہ خزانہ نے سال 2001، 2002 میں سپیشل خوشحال پاکستان پروگرام کیلئے تین کروڑ، چھیاسٹھ لاکھ روپے فراہم کئے تھے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ رقم مبلغ 36.600 ملین روپے ضلع ایبٹ آباد کی 46 یونین کونسلوں میں مساوی طور پر تقسیم نہیں کی گئی تھی، البتہ مذکورہ رقم قانونی تقاضوں کے تحت زیر بجٹ ضلعی کونسل کی باقاعدہ منظوری کے بعد مختلف ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی گئی۔

(ج) کیونکہ ضلع اسمبلی ایبٹ آباد کے بجٹ اجلاس مورخہ 2002-07-24 میں باقاعدہ منظوری کے بعد مذکورہ رقم مختلف یونین کونسلوں میں ترجیہی بنیادوں پر خرچ کی گئی، لہذا کسی کے خلاف کارروائی کرنے کا جواز نظر نہیں آتا۔

<u>جناب نثار صفدر خان:</u> سوال کے جز(ب) کا جو جواب انہوں نے دیا ہے، اس میں یہ لکھا ہے کہ "یہ درست ہے کہ مذکورہ رقم مبلغ 36.600 ملین روپے ضلع ایبٹ آباد کی چھیالیس (46) یونین کونسلوں میں مساوی طور پر تقسیم نہیں کی گئی تھی، البتہ مذکورہ رقم قانونی تقاضوں کے تحت زیر بجٹ ضلعی کونسل کی باقاعدہ منظوری کے بعد مختلف ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی گئی" پہلی بات تو سر، اس میں یہ ہے کہ یہ چھیالیس (46) یونین کونسلوں میں سے چھ یونین کونسلوں پر تین کروڑ، چھیاسٹھ لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں اور دوسری بات جو اس میں اہم ترین بات ہے کہ اس کا، جس وقت بجٹ پیش ہو رہا تھا، اس میں پورے جتنے ڈسٹرکٹ ناظمین تھے، اس میں مشتاق صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے، سب لوگوں نے احتجاج کیا ہے، واک آؤٹ کر گئے، دوسرے دن انتظامیہ کی وجہ سے، انتظامیہ کی دباؤ سے سب ناظمین کو تقریباً Pressurize کر کے اسمبلی میں لا کر اپنا بجٹ منظور کرایا جی، یہ پہلے کام شروع ہوئے ہیں، پہلے انہوں نے کاموں کے ٹھیکے دیئے تھے، پہلے جتنے بھی کام تھے، یہ پہلے انہوں نے دے دیئے تھے، بعد میں انہوں نے اسمبلی میں بل اس کا پیش کیا ہے، سردار صاحب کو یہ مجھ سے زیادہ معلوم ہے، اس کو کمیٹی میں پیش کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب سردار محمد ادریس صاحب، منسٹر فار لوکل گورنمنٹ۔

<u>سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی):</u> جس طرح سے یہ کہہ رہے ہیں، یہ ٹھیک بات ہے کہ تین کروڑ، چھیاسٹھ لاکھ روپے جو ہیں، وہ صرف چند یونین کونسل کے اندر تقسیم کئے گئے ہیں، لیکن بد قسمتی یہی

ہے، یہی بات بھی میں کہہ رہاہوں، ایک عرصے سے کہہ رہاہوں، ابھی بھی آپ کے سامنے یہ بات رکھ رہا ہوں کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندر یہ Flaws موجود ہیں، وہاں پر Anomalies ہیں کہ وہاں پر کوئی ایسا Criteria نہیں رکھا گیا، کوئی ایسی بات نہیں رکھی گئی کہ تمام یونین کونسل کو یہ پیسہ مساوی طور پر تقسیم ہو اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر وہاں پر کوئی جو نارمل پروسیجر کو اختیار کیا گیا، لیکن اگر آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کرنا چاہیں تو میرا اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں، اس کو ایک دفعہ دیکھ لیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس بس Question No. 81۔۔۔۔

سید مرید کاظم شاہ: جناب! اس میں میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے، پالیسی پورے صوبے کیلئے بنائی جائے، جہاں جہاں ہوئے ہیں تاکہ ایک ایک ضلع کیلئے علیحدہ کمیٹی نہ بنے، اگر ایسے کام ہوں تو پورے صوبے کیلئے ایک ہی کمیٹی تشکیل دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ سٹینڈنگ کمیٹی ہے اور صوبائی اسمبلی کی ہے۔

سید مرید کاظم شاہ: اس میں تمام ضلعوں کو شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: سٹینڈنگ کمیٹی ہے۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب بہت زیادہ تعاون کر رہے ہیں، ٹھیک ہے، انہوں نے کہا کہ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

Mr. Speaker: Question No. 81, referred to the standing committee on Local Government.

جناب اکرم اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر! ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب اکرام اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): سر! میری گزارش یہ ہے کہ جناب نثار صفدر کے سوال کے جواب میں جو (ج) جزہے، اس میں لکھا ہوا ہے کہ "کیونکہ ضلع اسمبلی ایبٹ آباد" تو میری گزارش یہ ہے کہ اسمبلی کی جو Definition ہے آئین کے مطابق، وہ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کیلئے استعمال کی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ آرڈیننس میں بھی نہیں ہے اور اس لفظ کا استعمال ہونا بالکل غیر آئینی ہے اور آرڈیننس کی بھی خلاف ورزی ہے۔

جناب اکرام اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): نائب ناظم کیلئے "کنونیئر" کا لفظ استعمال کیا جائے، اس کو ڈپٹی سپیکر نہ کہا جائے۔

جناب سپیکر: آئندہ کیلئے اس کیلئے لفظ "اسمبلی" استعمال نہ کیا جائے (تالیاں) سوال نمبر 133، جناب قاضی محمد اسد خان صاحب ایم پی اے۔

* 133 _ قاضی محمد اسد خان: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موضع چنگی بانڈی ہری پور میں روڈ کی تعمیر کیلئے سروے کی گئی تھی اور اس کا PC-1 بھی تیار کیا گیا تھا;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کیلئے 25,00,000 روپے خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت منظور کئے گئے تھے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم پر کام جاری تھا، لیکن PC-1 میں ردوبدل کی وجہ سے کام بند کر دیا گیا ہے;

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ عدالتی فیصلہ آنے کے بعد ٹھیکیدار نے دوبارہ کام شروع کر دیا ہے;

(ہ) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ٹھیکیدار کے فنڈز روک دیئے تھے اور از خود مذکورہ سکیم پر کام شروع کر دیا، جس میں انتہائی ناقص میٹریل استعمال کیا گیا اور اس کو نامکمل چھوڑ دیا گیا;

(و) اگر "الف" تا "ہ" کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ سکیم کیلئے کتنے کلو میٹر روڈ کی منظوری دی گئی تھی;

(ii) تاحال اس پر کتنا کام مکمل کیا گیا اور کتنا کام باقی ہے;

(iii) مذکورہ سکیم کا بقیہ کام کب تک مکمل کئے جانے کا امکان ہے;

(iv) حکومت غفلت کے مرتکب افراد کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): (الف) درست ہے۔

(ب) متذکرہ رقم خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت منظور نہیں کی گئی، بلکہ سابقہ ضلع کونسل ہری پور کے ترقیاتی پروگرام 2002-2001 کے تحت منظور ہوئی تھی۔

(ج) PC-1 میں کوئی ردوبدل نہیں کیا گیا۔

(د) عدالتی فیصلہ کا کوئی علم نہیں۔

(ہ) درست نہیں ہے، اس منصوبہ پر کوئی محکمانہ تعمیراتی کام نہیں ہوا، بلکہ تمام کام ٹھیکیدار کے ذریعے کروایا گیا۔

(و) (i) 2.60 Km کی منظوری بمطابق PC-1 دی گئی تھی۔

(ii) اب تک 1.70 کلومیٹر مکمل ہو گیا ہے اور 0.90 کلومیٹر روڈ باقی رہ گیا ہے۔

(iii) ٹھیکیدار نے موقع پر کام بند کر دیا ہے، جس کے خلاف کارروائی جاری ہے اور تحصیل ورکس سب کمیٹی کے ایجنڈہ پر ہے، تقریباً ایک ماہ تک ٹھیکیدار کی بلیک لسٹنگ کے بعد قواعد وضوابط کے مطابق کام دوبارہ ٹینڈر کر دیا جائے گا، سکیم ہذا 30 جون 2003 سے قبل مکمل کر لی جائے گی۔

(iv) کسی سرکاری اہلکار نے کسی غفلت کا مظاہرہ نہیں کیا، ٹھیکیدار کی لیت ولعل اور پرانے بلدیاتی نظام کے نئے بلدیاتی نظام کی منتقلی کی وجہ سے تکمیل میں تاخیر ہوئی ہے۔

قاضی محمد اسد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر یہ سوال نمبر 133 کے جز (ج) کا جواب بھی محکمے نے غلط دیا ہے، کیونکہ پی سی ون میں Alteration کی گئی تھی، ردوبدل کیا گیا تھا، جس کی وجہ سے ٹھیکیدار نے اپنا کام بند کر دیا تھا اور محکمے نے اس کی Payment روک دی تھی تو ٹھیکیدار عدالت چلا گیا، عدالت نے اس کے حق میں فیصلہ کیا تو اس نے دوبارہ کام شروع کیا، محکمے والوں نے جواب دیا ہے کہ "عدالتی فیصلہ کوئی علم نہیں ہے" حالانکہ ٹھیکیدار نے عدالت سے رجوع کیا اور عدالت کے فیصلے کے بعد اس نے اس سڑک پر دوبارہ کام شروع کیا، اس سوال کا جو جز (ہ) ہے، اس کا جواب بھی غلط ہے، کیونکہ ٹھیکیدار نے جب دوبارہ کام شروع کیا تو محکمے نے فنڈز روک دیئے، اس نے وہاں کچھ شننگ وغیرہ ڈالی تھی اور جب اس نے کام روک دیا تو محکمے نے خود اس پر کام شروع کیا اور اس کا ثبوت منسٹر صاحب لوکل کونسل

ہیں، جنہوں نے Bridge کا رول ادا کیا تھا، اس وقت محکمے اور ٹھیکیدار کے درمیان کہ یہ کام کسی طرح چل پڑے، میں چاہتا ہوں مسٹر سپیکر سر، کہ اس سوال کو سپیشل کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ان کا جواب سنیں تو پھر بعد میں فیصلہ کیا جائے گا، Minister concerned.

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: جناب سپیکر! مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ ابھی بھی ٹھیکیدار سے مل کر آئے ہیں کہ وہاں پر کیا ہوا ہے، لیکن یہاں پر جو کوئسچن تھا، اس کے مطابق پی سی ون میں کوئی رد وبدل نہیں کی گئی اور جب کام معیار کے مطابق نہیں ہو رہا تھا اور وہ صحیح طریقے سے نہیں ہو رہا تھا، جب اس نے کام بند کر دیا اور Within the time frame work اس نے کام نہیں کیا تو پھر کام 2/3 حصہ مکمل ہوا اور 1/3 حصہ منسوخ کر دیا گیا اور کسی دوسرے بندے کو وہاں پر لگا دینگے، آپ کو کام سے مطلب ہے اور کام انشاء اللہ ہو جائے گا اور، جس طرح اس نے کام صحیح نہیں کیا تو کوئی دوسرا وہ کام کر دے گا، یعنی اس ٹھیکیدار کو بلیک لسٹ قرار دے دیا، اس کو دوبارہ وہ ٹینڈر نہیں مل سکتا، وہ کوئی دوسرا کر لے گا جا کر۔

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں منسٹر صاحب تو کبھی وہاں گئے نہیں ہوں گے، مجھے ٹھیکیدار سے ملنے کی ضرورت نہیں ہے، چونکہ میرا حلقہ ہے، میں وہاں سے Elected MPA ہوں میرا روز وہاں آنا جانا ہوتا ہے، وہاں پر کام نہیں ہو رہا ہے، میری یہ آپ سے ریکویسٹ ہے کہ اس کو سپیشل کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ یہ سچ جھوٹ نکل آئے، مجھے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں منسٹر صاحب، یہ وہاں پر جو سرکاری فنڈز ضائع ہو رہے ہیں اور جناب سپیکر، اس سوال کا جو جز (الف) (iii) ہے، اس میں لکھا گیا ہے کہ ایک ماہ، کیونکہ 20 جنوری کو جواب بھیجا گیا تھا، اور اس میں کہا گیا تھا کہ ایک ماہ کے اندر ٹینڈر ہو جائے گا، ٹینڈر ابھی تک نہیں ہوا منسٹر صاحب، چونکہ بہتر جانتے ہیں، کیونکہ ان کے پاس جو کاغذ پر لکھا گیا ہے، اس کو میری بات سے زیادہ اہمیت دے رہے ہیں تو میں یہ پتہ کرنا چاہوں گا کہ اس کو، اگر آپ سپیشل کمیٹی کے حوالے کر دیں تو جلد از جلد اس کا حل نکل آئے گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر آپ منسٹر صاحب سے۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: انہیں سوال کا جواب دیا گیا ہے اور یہ ممکن نہیں کہ ہم ہر سوال سپیشل کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

جناب سپیکر: ایک تجویز ہے، تجویز یہ ہے کہ آپ اور یہ دونوں مل بیٹھ کر۔۔۔۔۔

قاضی محمد اسد خان: میں منسٹر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ مجھے بھی کہانیاں عرض کرنے کا شوق نہیں، لیکن میں یہ اس لئے پوائنٹ آؤٹ کر رہا ہوں کہ اس میں کچھ کرپشن کے چار جز ہیں، جس کو ہم کلیئر کرنا چاہتے ہیں۔

سید مرید کاظم شاہ: کمیٹی کو بھیج دیا جائے۔

جناب سپیکر: وہ آپ کو اعتماد میں لے کر ساری صورتحال بتادیں گے۔

قاضی محمد اسد خان: یہ اعتماد میں لیتے تو، چلیں ٹھیک ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب، اس میں میرا ایک سپلیمنٹری کوئسچن ہے منسٹر صاحب سے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب جہاں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو Tight کرنے میں لگے ہوئے ہیں، ان کو ٹھیک کرنے میں لگے ہوئے ہیں تو جہ زیادہ ان کی ادھر ہے، لیکن ان کو اپنے محکمے کو بھی درست کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ وہ زیادہ سوالوں کے آپ کو غلط جوابات دے رہے ہیں، جس سے یہاں Embarrassment ہو رہی ہے، اب جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ "عدالتی فیصلے کا کوئی علم نہیں" (د) کا جواب دیا ہے تو میرے خیال میں محکمے کو جب عدالت میں کیس ہوتا ہے، کام رکنا ہے، ان کو علم ہے، وہ آپ کے ساتھ غلط بیانی کر رہے ہیں اور پورے ہاؤس کا استحقاق مجروح کر رہے ہیں، اگر یہ کمیٹی کے سپرد ہو جائے تو وہ اہلکار جو غلط بیانی سے کام لیتے ہیں، ان کی بھی ذرا گوشمالی ہو سکے گی اور جو اصل صورتحال ہے، وہ بھی آپ کے سامنے آسکے گی۔

قاضی محمد اسد خان: اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ بات صاف ہو جائے۔

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: سپیکر صاحب! دے کبنې زه یو ضمنی کوئسچن کومه۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اصل صورتحال سامنے آجائے گی، اگر انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے تو ان کے خلاف ایکشن لیں گے۔

جناب مشتاق احمد غنی: جہاں تک عدالتی فیصلے کی بات ہے، یہ ایک آنریبل ایم پی اے کہہ رہے ہیں کہ عدالت میں ہوا اور فیصلہ ہوا اور فلاں ہوا، محکمہ لکھ رہا ہے کہ عدالتی فیصلے کا کوئی علم نہیں ہے۔

ایک آواز: یہ توہین عدالت ہے۔

(قہقہے)

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، په دې کبنې زما یو ضمنی کوئسچن دے۔

Mr. Speaker: No cross talking at all. No, cross talking at all. Please address the chair. No, cross talking at all.

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! په دې کبنې زما یو ضمنی کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: خالد وقار صاحب۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: جی په دې کبنې دا (ب) جز چې دے، په دې کبنې دوئ وائی چې دا پچیس لاکھ روپئ مونږه د خوشحال پاکستان تحت نه دی ورکړی، بلکه د ضلع کونسل تحت مو ورکړی دی، زه دا وایم چه تیر کال د ضلع کونسل د اړخ نه یو یونین کونسل ته هم د آٹھ لاکھ او د باره لاکھ نه زیاتے نه دی ورکړے شوې، دلته کبنې دوئ غلط بیانی کړې وه پچیس لاکھ روپئ بالکل نه دی ورکړے شوئی د ضلع کونسل د طرف نه، بلکه خوشحال پاکستان د طرف نه ورکړے شوې دی، دے کبنې دوئ دا لیکی چې دا د خوشحال پاکستان د طرف نه نه، بلکه دا د ضلع کونسل هری پور د طرف نه د ترقیاتی کار د پاره ورکړے شوې دی، زما دا اعتراض دے او زه وایم چه یونین کونسل ته په تیر کال کبنې د دس لاکھ نه او باره لاکھ نه زیاتے نه دی ورکړے شوې او دوئ پچیس لاکھ یادوی چې دوئ ته د دغه طرف نه ورکړے شوې دی۔

جناب سپیکر: جی جی!

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر! پلیز اس کو آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں، برائے مہربانی۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں اس میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں، This has been pointed out by the Honourable Member، جس نے یہ سوال کیا ہے کہ یہ عدالت کی طرف سے بھی ایک Information سامنے آئی ہے، جس کا محکمے نے کہا کہ ہمیں کوئی علم نہیں ہے، ایسے واقعات بھی سامنے آتے ہیں کہ محکمے عدالتی فیصلوں کو بھی روندتا چلا جاتا ہے، کیونکہ اگر ہم اس کا نوٹس نہیں لیں گے تو محکمہ کل، کوئی بھی عدالت کو رجوع کرے تو وہ بڑی آسانی سے اسمبلی میں کھڑے ہو کر کہہ سکتا ہے کہ ہمیں عدالتی فیصلے کا بھی علم نہیں تو انصاف کیلئے لوگ کہاں جائیں، کس طرف دیکھیں انصاف کیلئے؟

This تاکہ Sir, this Question should be referred to the Committee تو
This is اور اس میں حکومت کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے، کیونکہ should be thrashed out
assistance of the Government.

جناب سپیکر: جناب ملک ظفر اعظم صاحب!

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب سپیکر صاحب! یہ جو عدالتی فیصلے کے متعلق بات ہو رہی ہے، یہ اکثر ٹینڈر جب ہو جاتا ہے تو ٹھیکیدار جب فیلڈ پر جاتا ہے تو وہاں وہ لوگ یا کوئی بھی جو بندہ ہو وہ Stayorder لے کر آتا ہے اور کام بند کروا دیتا ہے اور پھر جب Stay vacate ہو جاتی ہے تو کام شروع ہو جاتا ہے، یہ تو میرے خیال میں محکمے کی اتنی غلطی اس سے ثابت نہیں ہوتی۔

قاضی محمد اسد خان: مسٹر سپیکر! Stay کا دینا تو کوئی معمولی بات تو نہیں کہ اس کی انفارمیشن کسی کو نہیں ہوتی ہے، عدالتی فیصلہ جو ہے۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب! محکمہ یہ لکھ رہا ہے کہ عدالت کے فیصلے کا ہمیں کوئی علم نہیں ہے، جب Stay ہوتا ہے اور کام رکتا ہے اس کا مطلب ہے جناب سپیکر کہ وہ Stay اس کے علم میں ہوتا ہے، وہ محکمے کے علم میں ہوتا ہے کہ ایک پارٹی گئی ہے، اس نے عدالت سے Stay لے لیا ہے تو یہ محکمہ یہاں پر غلط بیانی کا مرتکب ہو رہا ہے، (مداخلت) اور میں سمجھتا ہوں جناب، اس Statement سے At the same time اسمبلی کی بھی توہین ہو رہی ہے اور عدالت کی بھی توہین ہو رہی ہے تو This case should be referred to the Committee, Sir.

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: دیکھیں جی، اس ضمن میں ابھی تو آپ سارے مفروضے پر بات کر رہے ہیں، وہاں پر عدالت میں گئے ہیں یا نہیں گئے ہیں؟

جناب وجیہہ الزمان خان: سپلیمنٹری ہے، جناب منسٹر صاحب! آپ مجھے بات کرنے دیں پھر جواب دیں تاکہ ہم اپنا پورا Issue سامنے لے آئیں۔

جناب سپیکر: جی، وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ عدالت میں بات گئی ہے اور ہمیں علم نہیں ہے اس کا، اس کا مطلب یہ ہے کہ محکمے نے عدالت میں اپنا وکیل Hire نہیں

کیا ہے، یہ اس کیس کو جو Defend نہیں کرنا چاہ رہے تھے اور یہ کرپشن کو پروموٹ کر رہے ہیں، اس کا جواب یہ دیں ذرا کمیٹی میں۔

جناب سپیکر: جناب سردار ادریس صاحب! کیا محکمہ اس میں دلچسپی نہیں لے رہا ہے اور دیدہ دانستہ طور پر ایسا کر رہا ہے؟

جناب مشتاق احمد غنی: آپ کے دور سے پہلے کی بات ہے، آپ اس کو Defend نہ کریں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ہمارے دور سے پہلے کی بات ہے، لیکن میں کسی غلط بات کو کس طرح کہہ دوں کہ یہ ٹھیک ہے جب تک Reconfirmed 100% کر لیں گے، اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ عدالت میں گئے ہیں، یہاں پر اگر ہمارے پاس غلط جواب ہے تو ہم اس کی بھی Investigation کروائینگے، لیکن ابھی تک Determine ہوا نہیں ہے کہ واقعتاً وہ عدالت میں گئے ہیں یا کیا ہوا ہے؟ یا اس سلسلے میں (مداخلت) مجھے ذرا بات کرنے دیں، اس کے بعد بات کر لیں، دو تہائی کام ہو چکا، ایک تہائی رہ گیا ہے، ایک تہائی کیلئے دوبارہ ٹینڈر کال ہو جائے گا اور اس کو بلیک لسٹ قرار دیا گیا ہے، صرف اتنی سی بات ہے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میرا اس ضمن میں ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جناب شہزادہ گستاسپ صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: میں گزارش کرتا ہوں کہ ہم کسی ٹھیکیدار کو نہ Defend کرنا چاہتے ہیں If he has done something wrong اسے اس کی سزا ملنی چاہیئے، بات Rule of Law کی ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اگر یہ کمیٹی کو نہیں جائے گا یہ کس طرح Determine کریں گے؟ یہ کس طرح Determine کریں گے کہ یہ عدالت کو گیا ہے کیس کہ نہیں گیا ہے؟ یہ کمیٹی میں جائے گا، وہاں سوال کے محرک بھی بیٹھیں گے، وزیر صاحب بھی بیٹھیں گے، دو چار اور معزز ممبران بیٹھیں گے اور ریکارڈ منگوائیں گے، جس سے انہیں پتہ چلے گا کہ یہ عدالت کو گیا ہے یا نہیں گیا ہے؟ اگر سر، انصاف ہم نہیں دیں گے، عدالتیں انصاف کرنے کیلئے ہیں، اگر کوئی عدالت گیا ہے اور ہم اسے Over rule کرتے ہیں، بائی پاس کرتے ہیں تو ہم اپنے کام میں کوتاہی برت رہے ہیں۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب، میں بھی شہزادہ صاحب کی تائید کرتا ہوں، یہ آپس میں دونوں فریق، محکمہ اور قاضی صاحب مل بیٹھ کر اس سے پہلے یہ اپنے آپ کو Sure تو کرلیں کہ کس سٹیج پر ہے یہ بات؟ تو یہ آپس میں، اگر یہ کمیٹی میں جائیں تو اس پر بات ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: یہ تو میں نے کہہ دیا ہے کہ مل لیں گے، لیکن شہزادہ صاحب پیچھا نہیں چھوڑتے نا۔

Shahzada Mohammad Gustasip Khan: Sir, when there is a proper forum.

جناب سپیکر: Next۔ سوال نمبر 152، جناب شوکت حبیب صاحب، ۔

* 152 _ جناب شوکت حبیب: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ ڈھوڈہ روڈ پر گریژن کیڈٹ کالج، گالف کلب اور بچوں کا پارک موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں کنٹونمنٹ بورڈ نے گندگی کا ڈپو بنا رکھا ہے، جس سے ماحول خراب ہوا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ گندگی کے ڈپو کو وہاں سے ہٹانے کیلئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ کوہاٹ ڈھوڈہ روڈ پر گریژن کیڈٹ کالج/گالف کلب اور بچوں کا پارک موجود ہے، کالج 1993 میں بنایا گیا، جبکہ گالف کلب/بچوں کا پارک ستمبر 1987 میں بنایا گیا۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ کنٹونمنٹ بورڈ کا گندگی کا ڈپو 1973 سے موجود ہے، یہ ڈپو کالج سے ڈیڑھ کلو میٹر اور گالف کلب سے ایک کلو میٹر دور ہے۔

(ج) جب 1973 میں یہ جگہ ٹریچنگ گراؤنڈ کیلئے مختص کی گئی تھی، اس وقت اس کے ارد گرد کوئی بھی آبادی نہیں تھی اس لئے عرصہ 30 سال سے یہ ٹریچنگ گراؤنڈ کے طور پر استعمال ہو رہی ہے، کیونکہ کنٹونمنٹ بورڈ کوہاٹ کے پاس چھاؤنی میں اس جگہ کے علاوہ کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں یہ ڈپو منتقل کیا جاسکے،

اگر صوبائی حکومت کوئی متبادل جگہ مہیا کرے تو کنٹونمنٹ بورڈ اس گندگی کے ڈپو کی منتقلی کے بارے میں غور کر سکتا ہے۔

جناب شوکت حبیب: جناب منسٹر صاحب! آپ نے جو (ب) کا جواب دیا ہوا ہے، اس سوال میں تھوڑی سی Change ہوئی ہے، یہ جو سوال ہے، اس میں ہے کہ وہاں کنٹونمنٹ بورڈ نے گندگی کا ڈپو بنا رکھا ہے، جس سے ماحول خراب ہوا ہے، اس کے ساتھ یہ بھی تھا کہ اس کے آس پاس آبادی ہے، جس کو آپ کا محکمہ گول کر گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب میرے خیال میں تھک گئے ہیں، ظفر اعظم صاحب جواب دیں گے، نہیں (قہقہہ اور تالیاں) کیا وزیر بلدیات صاحب از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: یہ جو کنٹونمنٹ بورڈ کی بات کر رہے ہیں، یہ وہاں پر تقریباً ایک کلو میٹر کے فاصلے پر ہے اور وہ بالکل اس کے نزدیک نہیں ہے اور یہ بہت پرانا وہاں پر چلا آ رہا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ، ابھی ٹھیک ہے کہ وہاں پہ آبادی تھوڑی بڑھ گئی ہے، لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، وہ ایک کلو میٹر، اور ہمارے پاس کوئی Alternate جگہ بھی نہیں ہے، جہاں پر ہم اس کو شفٹ کر سکیں جی۔

جناب شوکت حبیب: جناب! آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کالج اور گالف کلب سے ایک کلو میٹر، ڈیڑھ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے، لیکن اس کے آس پاس جو آبادی ہے، وہ ڈیڑھ کلو میٹر کے فاصلے پر نہیں ہے، وہ فرلانگ کے فاصلے پر ہے یا کچھ فرلانگوں کے فاصلے پر ہے۔

جناب سپیکر: بس کوشش کریں اور اس گندگی کو ہٹائیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اس سلسلے میں آپ Indicate کریں اگر کوئی جگہ ہمیں ملتی ہے تو اس کا بندوبست کر لیں گے۔

جناب سپیکر: وہ اسی کوشش میں ہے۔

جناب شوکت حبیب: جز (ج) میں اگر آپ نوٹ کریں، میں نے کہا ہے کہ ہٹانے کیلئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تو جواب مجھے مل رہا ہے کہ اگر صوبائی حکومت کوئی متبادل جگہ فراہم کرے تو کنٹونمنٹ بورڈ سے گندگی کو ہٹا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: صوبائی حکومت سے آپ کا کیا مطلب ہے سردار صاحب؟

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: اس کیلئے متبادل جگہ ہم دیکھ رہے ہیں اور متبادل جگہ جونہی ملتی ہے تو ہم اس کا بندوبست کردیں گے، وہ جگہ لوکل گورنمنٹ نے Provide کی ہے، اس کیلئے ہم جگہ دیکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی آپ کی تسلی ہو جائے گی، جونہی اس کیلئے جگہ ملے گی، کیونکہ اس کیلئے جگہ شہر سے دور ہونا چاہیئے اور ہم آپ کی اس بات کی تائید کرتے ہیں اور ہم آپ کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں کہ آپ نے بہت اہم پوائنٹ Raise کیا ہے۔

جناب سپیکر: شوکت حبیب صاحب۔

جناب شوکت حبیب: اس پر کتنا ٹائم لگ جائے گا؟ اس سوال کو جمع ہوئے بھی چار مہینے ہو چکے ہیں۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! یو عرض کومہ جی۔

جناب سپیکر: ډیر اهم سوالونه د بیا پاتے کیږی۔

جناب پیر محمد خان: هسې ستاسو په نوټس کښې دا خبره راولم چه د محکمے دا کارکردګی څنګه ده؟ (ب) جز کښې سوال دے چې "آیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں کنٹونمنٹ بورڈ نے گندگی کا ڈپو بنا رکھا ہے، جس سے ماحول خراب ہو رہا ہے" دے وائی "جی ہاں" ماحول خراب ہوا ہے، "جی ہاں" یو ئے دا اقرار، دویم۔۔۔۔

جناب سپیکر: Realistic جواب ئے ورکړے دے څه دغه خو ئے نه دی وئیلی کنه، حقیقت ئے وئیلے دے کنه۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! میں پیر محمد خان صاحب کو یہ بتاتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ Delaying tactics استعمال کر رہے ہیں، آگے آپ کا ڈیپارٹمنٹ آرہا ہے اس وجہ سے Delaying tactics استعمال کر رہے ہیں۔

جناب شوکت حبیب: جناب سپیکر صاحب! مجھے میرے سوال کا جواب نہیں ملا۔

جناب پیر محمد خان: بیا جناب سپیکر، د دې (ب) جز دا جواب تاسو اوګورئ او د (الف) جواب اوګورئ، د (ب) چې کله دے جواب ورکوی 1973 سے گندگی کا ڈپو

موجود ہے، جب 1973 سے موجود ہے تو یہاں پر 1993 میں انہوں نے کیوں تعمیر کیا؟ جب ان کو پتہ تھا کہ 1973 سے گندگی کا ڈپو موجود تھا تو 1993 میں کیوں انہوں نے وہاں تعمیر کی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کوشش کر رہے ہیں، بس آپ تسلی کر لیں، ان پر بھروسہ کر لیں۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: آپ تھوڑی تسلی کر لیں، چونکہ وہ ڈیڑھ کلومیٹر کا فاصلہ موجود تھا، ہم اس فاصلے کو مزید بڑھادیں گے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 210، جناب مولانا محمد جہانگیر خان صاحب، ۔

* 210 _ مولانا جہانگیر خان: کیا وزیر بلدیات صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چترال ٹیکسی اڈہ شہر سے دنین منتقل کیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اڈہ اب بند کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ڈرائیور یونین کی طرف سے حکومت کو کتنی رقم بطور فیس ادا کی گئی تھی اور یہ رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی؛

(ii) مذکورہ اڈے کی تعمیر پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؛

(iii) مذکورہ اڈے کی بندش کی وجوہات بتائی جائیں؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات ودیہی ترقی): (الف) یہ درست ہے، یکم نومبر 1996 کو بس اڈہ دنین منتقل کیا گیا تھا۔

(ب) ہاں یہ بھی درست ہے۔

(ج) (i) حکومت کو ڈرائیور یونین کی طرف سے کوئی فیس ادا نہیں کی جاتی ہے، بلکہ اڈہ فیس کی وصولی کا ٹھیکہ کھلی بولی کے ذریعے نیلام کر کے ٹھیکیداروں کو دیا جاتا ہے اور موصول شدہ رقم تعمیری کاموں اور ملازمین کی تنخواہ پر خرچ کی گئی۔

(ii) مذکورہ اڈے میں تعمیر دفتر انتظار گاہ مردانہ، زنانہ لیٹرین، گاڑیوں کیلئے شیڈ سڑک اور چار دیواری کی تعمیر پر کل مبلغ 18,18,000 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(iii) عام لوگ اور گاڑی مالکان یہ کہہ کر اس اڈے کو استعمال نہیں کرتے ہیں کہ یہ بازار سے ڈیڑھ کلو میٹر دور ہے۔

مولانا جہانگیر خان: سوال نمبر 210 کے جز (الف)، (ب) اور (ج) کے بارے میں ضمنی سوالات ہیں، ٹھیکیدار کے ذریعے وصول شدہ رقم کتنی ہے؟ اب تک ٹھیکہ کن کن ٹھیکیداروں کے پاس رہا ہے؟ نام بتائے جائیں اور وصول شدہ رقم کن کن تعمیری کاموں میں خرچ ہوئی ہے، تفصیلات مہیا کی جائیں؟ عام لوگ اور گاڑی مالکان اول روز سے یہ اڈہ استعمال نہیں کرتے تو اب تک مالک اڈہ کے ساتھ ہونے والا معاہدہ کیوں ختم نہیں کیا گیا؟ مالک اڈہ کو اب تک کتنی رقم معاہدے کی تحت ادا کی گئی ہے؟

جناب مشتاق احمد غنی: جناب ہمارے پاس یہ تفصیل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ضمنی سوال ہے۔

مولانا جہانگیر خان: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جناب منسٹر صاحب! ان کا ضمنی کوسچن یہ ہے کہ ایک تو اس میں آمدن کی تفصیل نہیں ہے، جبکہ خرچ کی تفصیل بتائی گئی ہے تو۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جی، آمدن کی تفصیل ان کو ان شاء اللہ Provide کر دی جائے گی، (قہقہہ) آمدن کی ان کو Detail ان شاء اللہ دے دیں گے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! یہ جناب مولانا صاحب کے سوال کا صحیح جواب نہیں ہے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: وہ جواب سے مطمئن ہو گئے ہیں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: نہیں، مطمئن ہونے کی بات نہیں ہے، This is the property of the House. ہم اسے خود Take up کر سکتے ہیں، جو سوال ایک دفعہ اسمبلی میں آجاتا ہے، That is the property of the House اس پر آپ ضمنی سوال کر سکتے ہیں، ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے خود ہاؤس میں کہہ دیا کہ فلاں کی تفصیل نہیں فراہم کی گئی اور فلاں کی کر دیں گے، جب ایک جامع کوسچن کیا گیا، مولانا صاحب کی طرف سے تو انہیں حق حاصل ہے کہ وہ اپنے علاقے کے بارے میں حکومت سے معلومات حاصل کریں تو اس کی تفصیل کیوں فراہم نہیں کی گئی؟

جناب سپیکر: جناب سردار صاحب۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: اس کی انشاءاللہ ڈیٹیل ہم ان کو فراہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ مائیک آن کرلیں۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: اس کی ان شاءاللہ ڈیٹیل ہم ان کو دیں گے اور اس Question کو آپ آگے لے جائیں کوئی مسئلہ نہیں ہے، ہم آپ کو اس کا جواب دے دیں گے اور ان کو بھی مطمئن کر دیں گے اور آپ بھی ان کے ساتھ آجائے گا، ہم آپ کو بھی مطمئن کر دیں گے۔

(شور)

شہزادہ محمد گستاسپ خان: نہیں سوال کرنے کا مقصد یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب، عبدالاکبر خان۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: جو معزز رکن سوال آپ کے سیکرٹریٹ کو بھیجتا ہے، وہ کچھ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سے حاصل کرنا چاہتا ہے اور پھر وہ آپ ڈیپارٹمنٹ کے پاس بھیجتے ہیں، منسٹر صاحب یہاں پر ان کا جواب دیتے ہیں، ہم منسٹر صاحب کو کوئی وہ نہیں کرتے، لیکن ان کو آج محکمے نے جو جوابات دیئے ہیں، میرے خیال میں اس سے زیادہ غلط جوابات میں نے کبھی بھی نہیں دیکھے ہیں کہ آج منسٹر صاحب کو Embarrassing position میں ڈالا ہے (تالیاں) اب یہ سوال واضح ہے، سوال واضح ہے کہ حکومت کو کتنی رقم بطور فیس ادا کی گئی تھی اور یہ رقم کہاں کہاں پر خرچ کی گئی؟ یہ تو Simple question ہے، صرف یہ ہے کہ ادھر سے وہ جواب لکھتے کہ اتنی رقم ادا کی گئی اور فلاں فلاں جگہ خرچ کی گئی، اب آنریبل ممبر نے یہ سوال کس لئے کیا تھا؟ وہ تو اسی لئے کیا تھا کہ ان کو تفصیل دی جائے، یہ تو محکمے کی، On the part of the Department میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ تو بہت زیادتی ہے اس ہاؤس کے ساتھ۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: یہ بات ٹھیک کر رہے ہیں کہ جواب Incomplete ہے، اس میں اس کی ڈیٹیل ہونی چاہیئے تھی، I have viewed it very seriously آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ، ایوان کو میں یقین

دلاتاہوں کہ کم از کم میرے محکمے سے کوئی غلط جواب نہیں آئے گااور جواب بھیComplete آئے گا، I will definitely take it very seriously.

جناب سپیکر: میرے خیال میںEnough is enough اور یہ پہلا موقع ہے،ان شاءاللہ آئندہ اس میںImprovementہوگی،آپ تسلی رکھیں۔

جناب پیر محمد خان: سر! یہ-----

شہزادہ محمد گستاسپ خان: جناب سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: بس،Next. Next،سوال نمبر131،جناب فرید خان صاحب،جناب فرید خان صاحب۔

* 131 _ جناب فرید خان: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع دیر بالا میں ٹیکنکل کالج موجود ہے;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹیکنکل کالج دیر بالا کا سٹاف تنخواہ وصول کررہاہے;

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ ایک معاہدے کے تحت مذکورہ کالج کیلئے بلڈنگ کی فراہمی ضلعی حکومت کی ذمہ داری ہے;

(د) آیایہ بھی درست ہے کہ بلڈنگ کی عدم فراہمی کی وجہ سے قیمتی آلات خراب ہورہے ہیں;

(ہ) اگر(الف)تا(د)کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ کالج بلڈنگ کی فراہمی کاارادہ رکھتی ہے؟

ملک ظفراعظم(وزیر صنعت): (الف) یہ درست نہیں ہے کہ ضلع دیر بالا میں ٹیکنکل کالج موجود ہے، البتہ وہاں پرایک ووکیشنل ٹریننگ سنٹر قائم ہوچکاہے، جس کیلئے گورنر صوبہ سرحد کے حکم پر مشینری اور دیگر آلات وہاں پر منتقل کردیئے گئے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ سنٹر کا سٹاف باقاعدگی سے تنخواہ وصول کررہاہے۔

(ج) جی ہاں، مذکورہ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر کیلئے بلڈنگ کی فراہمی ضلعی حکومت کی ذمہ داری تھی اوراس مقصد کیلئے پہلے ضلعی حکومت نے گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول بجلی گھر، دیر بالا کی خالی بلڈنگ کواس سنٹر کیلئے مختص کیا تھا،لیکن بعد میں مشینری اور دوسرے الات ضلعی حکومت نے گورنمنٹ ڈگری کالج دیر بالا کے ایک بلاک میں رکھ دیئے تھے، لیکن ابھی تک ضلعی حکومت نے نہ تو گورنمنٹ ڈگری کالج کا خالی

بلاک یا کوئی دوسری مناسب جگہ سنٹر کیلئے مختص کی ہے، مناسب بلڈنگ کی عدم دستیابی پر سنٹر ہذا میں ٹریننگ کا پروگرام شروع نہیں کیا جاسکا ہے۔

(د) جی نہیں، لیکن اگر زیادہ وقت تک سامان کھلا پڑا رہا تو اس کے خراب اور زنگ آلود ہونے کا خدشہ ہے۔

(ہ) ضلعی حکومت سے یہ محکمہ مسلسل تقاضا کر رہا ہے کہ سنٹر ہذا کیلئے مناسب بلڈنگ فراہم کی جائے تاکہ تربیتی پروگرام شروع ہوسکے، اس سنٹر کے شروع ہونے سے نوجوانان دیر کو ہنر سیکھنے میں مدد ملے گی۔

جناب فرید خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب زما په دې کښې ضمنی Question د جواب (الف)، (ب)، (ج) او (د) په حواله سره دے جی په دې کښې دوئ جواب ورکړے دے، چې ووکیشنل سنټر په دیر بالا کښې قائم شوې دے او د هغې مشینری او دیگر آلات هلته دیر ته منتقل شوې دی او د هغې ستاف تنخواه هم باقاعده اخلی د هغې د پاره او د دغه سنټر د پاره بلډنګ چې دے، هغه ګورنمنټ ګرلز هائر سیکنډری سکول بجلی ګهر یو کلے دے، په هغې کښې خالی بلډنګ دے او هغه ئے د دغه سنټر د پاره مختص کړے وو، خو دغه ډسټرکټ ګورنمنټ چې دے په دغه خالی بلډنګ کښې ئے دغه سنټر نه دے قائم کړے او دغه سامان د هغې خومره چې مشینری وه او آلات ئے اوړی دی، هغه ئے د ګورنمنټ ډګری کالج په یو ګودام کښې ذخیره کړی دی، هلته ئے ایښودی دی او د دغه بلډنګ د عدم دستیابئ په وجه باندې هغه سنټر تر اوسه پورے نه دے کهلاؤ شوې، آیا د دې د پاره یو بلډنګ مختص شوې دے او د هغه بلډنګ په ځائے باندې د بل یو بلډنګ په یو ګودام کښې هغه سامان ایښودے شوې دے، سنټر د هغې د وجے نه تر اوسه پورے نه دے کهلاؤ شوې، نو د دې غفلت په باره کښې زما د وزیر فنی تعلیم او وزیر بلدیات، د دواړو نه دا Question دے چې د دې غفلت آخر څه سدباب کیدے شی چه ډسټرکټ ګورنمنټ هم په دې کښې ملوث دے او فنی تعلیم هم د دې په حواله سره چه سنټر نه دے کهلاؤ شوې او سامان په بل یو ګودام کښې ذخیره شوې دے، په دې باره کښې څه دغه دے او ستاف تنخواه۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کا جواب آنریبل منسٹر فار انڈسٹریز دیں گے، آپ ان کو سنیں گے تو ان شاءاللہ آپ کی تسلی ہو جائے گی۔

جناب فرید خان: او سټاف باقاعده تنخواه هم آخلي او سنټر نشته دے۔

جناب سپیکر: جی؟ہاں کنسرنڈ منسٹر۔

وزیر صنعت: جناب سپیکر صاحب! یہ ہمارے کوہاٹ کی مشینری تھی، گورنر صاحب جب وہاں گئے تو وہاں پر انہوں نے پولی ٹیکنک کالج کا اعلان کیا تو بڑی ایمرجنسی میں ہمارے ڈسٹرکٹ کے ذمہ دار لوگوں نے ان سے وعدہ کیا کہ ہم آپ کو بلڈنگ دیں گے تاکہ وہاں پر Temporary یہ کام شروع کیا جائے اور صرف مشینری اور ووکیشنل سنٹر میں کام شروع کرنے کیلئے، یہاں سے یہ مشینری کوہاٹ شفٹ ہوئی تو وہاں پر پہنچ کر وہ اپنے وعدے سے منحرف ہوگئے، میں آنریبل معزز رکن سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہم اس ہاؤس کے ذریعے ان سے یہ Request کرتے ہیں کہ کروڑوں کی یہ مشینری جو ہے، وہ زنگ آلودہ ہو رہی ہے، وہاں پڑی ہوئی ہے ایک سٹور میں، اور سٹاف بھی پورا ہے اور بلڈنگ وہ نہیں دے رہے ہیں، جس بلڈنگ کا وعدہ کیا گیا تھا وہ بلڈنگ ہمیں نہیں ملی ہے، لہذا ان کی اور میری، دونوں کی یہ Request ہے کہ وہ وعدے کے مطابق ہمیں بلڈنگ فراہم کریں، شکریہ۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! زما ضمني کوئسچن دے، د منسټر صاحب نه دا چې تاسو وائی چې ضلعي حکومت نه مونږ مسلسل تقاضه کړې ده، نو تاسو په کوم نمبر باندې کومه چټهي، کوم لیټر، څه Reference خو په دې کښې نشته دے، تاسو خو هوائی خبره کړې ده، Reference چرته دے په دې کښې؟

وزیر قانون، صنعت و پارلیمانی امور: تاسو که د دوئ دے سوال ته اوګورئ کنه جی، لکه تاسو دا وائی چې (الف)، (ب)، (ج) کہ حکومت بلڈنگ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ د فراهمئ د پاره د هغې سره تقریباً یو پورا فائل جوړ دے، Correspondence زمونږ د دوئ سره شوې دی، بلکه Personally ما ورته Request کړے دے چه کم از کم دا مشینری چه کومه ده د پولی ټیکنیکل کالج چه هلته تلے ده، هغه خرابیږی، نو د دې د پاره د خدائے بندیانو څه بلډنګ ورکړئ چه دا کار پکښې شروع شی او دا مشینری Install شی او دا هم Request مونږه کړے وو چه که تاسو، اگر آپ لوگ اس کو استعمال میں نہیں لانا چاہتے تو برائے مہربانی کوہاٹ کو واپس کر دیں یہ مشینری، اگر آپ چاہیں تو آپ لوگ دیکھ لیں وہ Correspondence جو ان کے ساتھ ہوئی ہے۔

جناب فرید خان: زما جی بل یو ضمنی کوئسچن په دغه حواله سره دے ، د جواب نمبر (د) په حواله سره جی په جواب کښې نمبر (د) کښې وائی چې یره دغه سامان چې هم په دغه شان په گودام کښې پروت وی نو دا سامان به زنگ کیږی او دا سامان به خرابیږی، په جواب کښې پخپله دوئ د دې خبرې ده اقرار کوی نو آیا چې دا سامان زنگ کیږی او خرابیږی نو د دې د پاره د بلډنگ فراهم کولو ته دوئ تیار دی که نه دغه شان به دا سنټر پروت وی؟ پخپله دوئ او وئیل چې دا سامان زنگ کیږی او ضائع کیږی۔

جناب سپیکر: اسی سلسلے میں کیا سردار صاحب اپنی خدمات (مداخلت) نہیں، چونکہ ضلعی حکومت کا معاملہ ہے وہاں پر تو سردار صاحب اپنے اثر ورسوخ استعمال کر سکتے ہیں، میرے خیال میں اگر آپ تینوں بیٹھ جائیں اور اس کو Sort out کر لیں تو بہتر ہو گا۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات ودیہی ترقی): ان شاءاللہ اس سلسلے میں میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم کریں گے۔

وزیر صنعت: جناب سپیکر صاحب! یہ کروڑوں کی مشینری خراب ہو رہی ہے، اگر یہ ہمارے ساتھ مدد کر لیں اور Sort out کر لیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، تینوں آپ، فرید خان تاسو به کښېنئ او مسئله به حل کړئ، او Next سوال نمبر 143، جناب حبیب الرحمان خان، ۔

* 143 _ جناب حبیب الرحمان: کیا وزیر صنعت وحرفت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موضع کوگا ضلع بونیر میں نیفلین سائینائٹ دریافت ہوئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے مذکورہ معدنیات (دھات) کو بیرون ممالک میں متعارف کرانے کی کوشش کی ہے اور کس حد تک کامیابی ہوئی ہے؟

ملک ظفر اعظم (وزیر صنعت): (الف) یہ درست ہے کہ کوگا ضلع بونیر میں نیفلین سائینائٹ کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔

(ب) حکومت صوبہ سرحد اور سرحد ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے 1978 سے لے کر 1986 تک نیفلین سائینائٹ کے وسیع ذخائر کی تلاش کی ہے اور اس کا تخمینہ تقریباً 6000 ہزار ملین ٹن لگایا گیا ہے، اس دھات کو بیرون ملک متعارف کرانے کیلئے، حکومت کنیڈا اور امریکہ کے تعاون سے اس معدنیات کو شیشے اور برتن سازی کے استعمال میں لانے کیلئے تجربات کئے گئے اور اس کو نہایت مناسب قرار دیا، اس معدنیات کو استعمال میں لانے کیلئے پاکستان میں تقریباً 30000 ٹن سالانہ نکاسی کی گنجائش ہے، وہ بھی اس صورت میں کہ یہ معدنیات فیلڈ سپار کے متبادل استعمال ہو سکے، پرائیویٹ پارٹیز اس معدنیات کو استعمال میں لا سکتی ہیں اور اس سلسلے میں حکومت سرحد سے اجارہ پر یہ معدنیات حاصل کی جا سکتی ہیں، نیفلین سائینائٹ کا دوسرا بڑا استعمال المونیم دھات کی نکاسی اور سوڈیم اور پوٹاشیم نمکیات کا استعمال اور سیمنٹ کے استعمال کیلئے بھی موزوں قرار دیا گیا ہے، یہ ایک بہت ہی وسیع پروگرام ہو سکتا ہے، جس کیلئے 1990 میں روس کی حکومت نے تعاون کی پیشکش کی تھی، مگر چونکہ اس کی تلاش کے کام کیلئے خرچہ کا تخمینہ 10 ملین ڈالر لگایا گیا تھا اور کارخانہ جات بنانے کی صورت میں تخمینہ تقریباً 1000 ملین ڈالر تھا، اتنی وسیع سرمایہ کاری کیلئے حکومت پاکستان کے محدود وسائل کی وجہ سے مزید کام نہیں ہو سکا، اس معدنیات کو بین الاقوامی طور پر متعارف کروانے کی بھی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ بیرونی سرمایہ کاری آ سکے۔

جناب حبیب الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میں وزیر موصوف کے جواب سے مطمئن ہوں اور انہوں نے میری Approach سے بڑھ کر ڈیٹیل دی ہے، لیکن آخر میں اس میں، چونکہ Funds involve ہیں تو اس میں ایک بات یہ ہے کہ 1978 سے لے کر 1986 تک اور پھر 1990 تک ہمارے صوبے میں، یہاں کے جو ہماری صوبائی خود مختاری اور اس کے جو نام لیوا ہیں، ان کی بھی دو دفعہ حکومت رہی ہے اور ہمارے پاکستان کی خالق جماعت کی بھی دو دفعہ حکومت رہی ہے تو انہوں نے ابھی تک یہ جتنا عرصہ ہوا ہے، اس میں کنیڈا، امریکہ اور روس سے باتیں ہوئی ہیں، لیکن ان سے پہلے جو حکومتیں تھیں، انہوں نے یہ بات وہاں تک پہنچائی ہے، اس میں ابھی Funds involve ہیں، ایک ہزار ملین ڈالر اس میں Involve ہیں، لیکن میں ضمنی سوال یہ کروں گا وزیر موصوف سے کہ یہ تو ایک بڑا وسیع پراجیکٹ ہے، اس کیلئے ٹھیک ہے، لیکن اس وقت روس کے ساتھ یہ حالات نہیں تھے 1990 میں، ابھی حالات

سازگار ہیں، مہربانی کریں کہ جو قدرتی وسائل ہیں بونیر میں، اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے وسائل کہ جن پر قبضہ گروپ نے قبضہ کیا ہے، اس سے جان چھڑانے کیلئے وہاں پر سارا کام ہو رہا ہے، لیکن دو تین بندوں کا صوبے میں بھی یہ قبضہ گروپ ہے تو میری Request ہے اس بارے میں کہ آپ ایک کمیٹی تشکیل دیں۔

جناب سپیکر: مختصر تجویز دے دیں، مختصر تجویز دے دیں۔

جناب حبیب الرحمان: مختصر تجویز یہ ہے کہ آپ ایک سپیشل کمیٹی بنا دیں تاکہ یہ جو Mineral resources ہیں بونیر میں، اس کا جائزہ لیں اور وہاں جو قبضہ گروپ ہے، اس سے عوام کو نجات دلانے کیلئے میری عرض ہے۔

جناب سپیکر: جناب پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! د دې سره يوه خبره زه تل کومه، دا خو دوئ د يو دغه ذکر کړے دے۔

جناب سپیکر: نیفلین سائینائٹ۔

جناب پیر محمد خان: نیفلین سائینائٹ جی، خو د دې سره ماربل دی او نور داسې معدنيات هم شته په دې صوبه سرحد کښې چې په هغې باندې يو قبضه ګروپ دے چې هغه ئے د پينځه کالو، د لسو کالو، د شلو کالو نه قبضے کړی دی، ليزونه ئے پرے اغستې دی کار پرے نه کوی، داسې ځايونه پکښې شته دے، د هغه مقامی خلقو هغه رائيلټی هم بنده ده، هغوې ته ترے هم څه فائده نشته دے، مزدورانو ته هم فائده نشته دے که ټول کار شروع شی نو ډير خلق به په روزګار شی، مزدوران په کار شی او مقامی خلقو ته به هم رائيلټی ملاويږی، حکومت ته به د هغې آمدن راځی، بل يو سړے ليز واخلی نو هغه که د پينځو ايکړ په ليز واخلی پنځويش او په پينځه سوه باندې قبضه بيا اوکړی نو کب دا زمکه، مونږه دا ايکړے ورته ورے ورے کړو ليزونه، نو ډير خلق به په هغې کښې په روزګار شی، نو د دې وجے نه دا د کميټئ ته حواله شی او هغه ماربل او نور معدنيات چه هم په دې کښې، په هغې باندې هم پکښې Discussion اوشی چه تفصيل او کوم قبضه ګروپ چې دے، چې هغه د ډيرو کالونه قابض دے په دې باندې او کار پرے نه کوی، د هغوې دا ليزونه چې کوم دی، دا د ختم کړے شی او منسټر دا Powers، دا هاؤس

د ورکړی چې دے د ټهیکیدارو، څکه چې په هغې کښې څه په لکهونو روپئ ټهیکه دار نه ورکوی، خو لس زره، اته زره، پینځه زره، دومره پیسے راځی نو دے د هغه لیزونه پخپله۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تجویز مختصر کړه، تجویز مختصر کړه۔

جناب پیر محمد خان: په شارټ کټ کښې د دې په لړ ټائم کښې د دې لیزونه ورکړی۔

جناب سپیکر: جناب جمشید خان صاحب۔

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جناب جمشید خان صاحب، آپ سے پہلے اٹھے ہیں وہ۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر صاحب! چونکه دا ذخائر چه دی، دا چھ هزار ملین ټن زما په حلقه کښې دی، په دې باندې ما هم Question ورکړے دے نو، څنګه چه زما ورور حبیب الرحمان اووئیل د دې د پاره خو تیرو حکومتونو څه لار ویستلے وه خو د فنډ د کمی په وجه باندې په هغے باندې څه کار او نه شو، آیا اوس د دې موجوده حکومت څه داسې خیال شته دے چه په دې باندې به کار شروع شی؟ چه مونږه د هغه خلقو سره، څکه چې د دې سره ډیرو خلقو ته روزګار ملاویږی، ډیره زیات فائده به مونږ ته ملاو شی او ان شاءالله بے روزګاری به ورسره زمونږ په بونیر کښې مکمل طور ختم شی، زه دا امید کوم چې تاسو مونږ ته څه داسې ټائم فریم ورک راکړئ چه یره په دې باندې په دومره وقت کښې مونږه به کوشش کوؤ او کار به پرے شروع شی او داسې ګروپونه په پاکستان کښې شته دے، چې هغوې په دې باندې کار کول غواړی۔

جناب سپیکر: جناب وزیر صاحب، تجویز دا راغلے دے۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! ضمنی سوال ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قاضی محمد اسد صاحب۔

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

وزیر قانون وصنعت: پوائنٹ آف آرڈر جی، آپ نے مجھے بلایا تھا تو میرا استحقاق مجروح ہورہا ہے۔

جناب سپیکر: بس قاضی صاحب ان کا استحقاق مجروح۔۔۔۔۔

قاضی محمد اسد خان: جناب منسٹر صاحب ایک ہی دفعہ جواب دے دیں گے۔
جناب سپیکر: قاضی صاحب ان کا استحقاق مجروح ہونے نہ دیں، ہو سکتا ہے منسٹر صاحب کی بصیرت اور علم اتنا وسیع ہے، شاید آپ سوال کا جواب پوچھیں، نہیں۔۔۔۔۔
قاضی محمد اسد خان: جناب ہمارے سوال کا انہی کو فائدہ ہو جائے گا، شاید ہم سب کو۔۔۔۔۔
وزیر قانون و صنعت: قاضی صاحب کو اجازت ہے جی۔
قاضی محمد اسد خان: نیفلین سائنائٹ کی جو ڈیویلپمنٹ اور اس کی Execuation پر جو خرچہ بتا رہے ہیں، دس ملین ڈالرز ہے تو جناب سپیکر، میری گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے کہ بتائیں کہ اس Investment کیلئے کیا وہ کوئی خاص پروگرام رکھتے ہیں؟ امریکہ اور اس کے جو اتحادی ممالک ہیں، ان کو اس Investment میں موقع نہ دینے کیلئے ان کا کوئی پروگرام ہے کہ ان کو نہ دیا جائے، شکریہ۔
جناب سپیکر: یو د پیر محمد خان صاحب تجویز وو او د یو حبیب الرحمان خان تجویز وو۔
وزیر قانون و صنعت: جناب سپیکر صاحب! اس میں کوئی شک نہیں کہ صوبہ سرحد معدنی دولت سے مالا مال ہے اور اس کی وجہ سے ہمارے صوبہ کی بے روزگاری کا بہت سا مسئلہ حل ہو سکتا ہے اور ذریعہ انکم بھی صوبہ سرحد کا ہو سکتا ہے، میں نے آتے ہی یہ جو لیز سسٹم ہے، اس کو تھوڑا کم کر کے یعنی جیم سٹون میں تو پانچ ایکڑ تک لایا ہوں اور جو یہ عام ماربل وغیرہ کی جو لیز ہے، وہ تقریباً 100 ایکڑ تک لا چکا ہوں، لیکن آپ جانتے ہیں کہ ہماری لیز میں بہت ساری رکاوٹیں ہیں، جس کی وجہ سے کبھی کبھی میں بھی جانتا ہوں کہ ایک جگہ پر ہم گئے، ایک بندے کو پچاس ایکڑ اراضی الاٹ ہوئی تھی اور 150 ایکڑ پر اس نے قبضہ کر رکھا تھا اور بہت سارے مائنز ایسی بھی پڑی ہیں کہ ان کو الاٹ ہوئے تقریباً چار، پانچ سال ہوئے ہیں اور اس میں کوئی ڈیویلپمنٹ اس نے نہیں کی ہے۔
جناب سپیکر: بیس، بیس سال۔
وزیر صنعت و قانون: سر! تو قانوناً اگر ایک سال کی اندر وہ کوئی اس میں کام نہ کر سکا، اس کو Develop نہ کر سکا تو اس کی لیز کینسل ہونی چاہیئے، لیکن کینسل ہونے میں بھی اتنا Process ہے کہ وہ Process مکمل ہوتے ہوتے، جس طرح حبیب الرحمان خان نے کہا کہ میرے خیال میں انہوں نے بھی یہ Process کیا

ہو گا یا گورنمنٹ کی خالق جماعت نے کیا ہو گا، وہ بھی کئے ہونگے، اتنے لمبے Process میں تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے جی کہ، اگر یہ ہاؤس اس کے متعلق سنجیدگی سے غور کر لے اور اس کیلئے کوئی ایسی واضح پالیسی بنائی جائے تو یہ سارے صوبہ سرحد کیلئے، نہ کہ ایک ضلع کیلئے نہ کہ دو ضلعوں کیلئے اور نہ کسی اور کیلئے، ہم اس سے بہت سارا کما سکتے ہیں تو مجھے ان کی ان تجاویز سے اصولاً اختلاف تو نہیں ہے، بالکل اختلاف نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب!

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! منسٹر صاحب کے ہم بڑے مشکور ہیں، انہوں نے بڑے Pains کے ساتھ جواب دیئے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ممبران کو یعنی معزز اراکین کو مطمئن کریں، اس ضمن میں میں ایک تجویز دوں گا سر، یہ جو انہوں نے وضاحت کی ہے، یہ واقعی سب کچھ غور طلب ہے، کیونکہ وہ اختیار ان کے پاس ہے نہیں، جن کا ہم تقاضا کرتے ہیں تو یہ اگر Standing Committee کو Refer ہو جائے اور پھر یہ سفارشات کی شکل میں اسمبلی میں آجائیں، جس پر اسمبلی غور کرے۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! بہت بدقسمتی ہے کہ ہمارا صوبہ معدنی وسائل سے مالا مال ہے، لیکن ابھی تک، ابھی تک، ہمارا کوئی Minerals کا Act نہیں ہے، 1976 کے جو Rules ہیں، ان Rules پر سارا سسٹم چل رہا ہے، 1948 کا جو Mineral Act ہے، وہ صرف ایک یا دو صفحوں پر مشتمل ہے، ابھی تک 50، 60 سالوں میں کسی نے بھی اس Act کو بنانے کی کوشش نہیں کی اور خاص کر ہمارا صوبہ، جس کیلئے اس Act کی انتہائی اشد ضرورت ہے، وہ ابھی تک نہیں بنا، جب تک آپ Act نہیں بنائیں گے، جب تک آپ کے پاس کوئی Act نہیں ہو گا، قانون نہیں ہو گا، آپ اس کو Implement کیسے کریں گے؟ Rules تو Provincial Government کے دائیں ہاتھ میں ہیں، ان Rules کو ادھر کریں، ان Rules کو ادھر کریں، جب تک آپ Act نہیں بنائیں گے، جب تک یہ اسمبلی، یہ حکومت یا ہم Act نہیں بنائیں گے، Proper طریقے سے قانون سازی نہیں کریں گے، اس وقت تک یہ سسٹم اسی طرح چلتا رہے گا، کوئی 2000 ایکڑ لیز لے گا، کوئی 5000 ایکڑ لیز پر لے گا، کیونکہ جب ایک Prospecting License ہوتا ہے، جس طرح انہوں نے کہا کہ ایک سال کیلئے تو اس میں تو آپ Prospecting کرتے ہیں کہ اس جگہ کو

آپ پیدا کریں گے کہ کہاں پر ماربل یا معدنیات ہیں،اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس صوبے کیلئے ایک Minerals، پالیسی کی میں بات نہیں کر رہا، ایکٹ کی بات کر رہا ہوں کہ Proper قانون سازی کی جائے،ایک ایکٹ بنایا جائے اور اس ایکٹ میں پھر سارے ممبران شامل ہوں،وہ اپنی تجاویز دیں، باہر کے لوگوں سے بھی تجاویز لیں، جو Mines کا کام کرتے ہیں،ان سے لے لیں، جو Experts ہیں،ان سے لے لیں اور ایک اچھا ایکٹ بنالیں، تبھی ہم آگے بڑھ سکتے ہیں،ورنہ آپ اگر پالسی میں 100 ایکڑ کریں گے تو کوئی Straight away کورٹ میں چلا جائے گا کہ مجھے آپ نے ایک ہزار ایکڑ کر دیا اور آپ اس کو کیسے Change کرتے ہیں کہ آپ مجھ سے 900 کہتے ہیں اور 100 مجھے چھوڑتے ہیں؟ تو یہ آپ کیلئے مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب! یہ آپ کے Knowledge کیلئے کہ یہ جو نئی Allotments ہو رہی ہیں ان کیلئے ہم کر رہے،Provisions جو ہیں،وہ تو ہم اسی طرح۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: پھر تو آپ پالیسی۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: بات یہ ہے کہ سپیکر صاحب، عبدالاکبر خان اور۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! اس میں عبدالاکبر خان صاحب کی بات سے ہم بالکل اتفاق کرتے ہیں، لیکن یہ کسی فورم سے یہ سفارشات آئیں گی تو اس پر عمل درآمد ہوگا، یہ کمیٹی کو سر Refer ہو جائے اور پھر اس پر جو ایکٹ بنانا ہے،اس پر پھر یہ کام کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ہاؤس سے پوچھ لیتے ہیں، تجویز معقول ہے،ارشد خان صاحب۔

جناب محمد ارشد خان: زه جی د یوے خبرې د ه اجازت غواړمه۔

جناب سپیکر: ارشد خان صاحب!

جناب محمد ارشد خان: دا ډیرے مزیدارے خبرې ده او شوې، عبدالاکبر خان صاحب د قانون مطابق هم چې دا 1976 والا زما خیال دے چې واحد قانون دے، د دې Mines او Minerals باندې، خو ما چې څنګه دا اسمبلی شروع شوه او مونږه حلف واغستو، سیکرټری صاحب ته مے یو دغه ورکړے وو چې زمونږه څومره معدنیات دی، د دې ټولو صرف په اسلام آباد کښې یو کتاب پروت دے، چې په

هغې کښې GSP ورته وائی، (Geological Survey of Pakistan)، هغې سره مکمل معلومات دی چې دلته زمونږ په صوبو کښې څه څه Minerals دی، د هغې ټول Detail ورسره پروت دے هغه د مونږ ته راوړی، چه دلته ټولو ممبرانو ته د هغے کاپی ورکړے شی چه کوم کوم Mines کوم کوم ځائے کښې دی، په دې صوبه کښې په کوم کوم ځائے کښې دی، هغې نه فائده اغستو د پاره ما په هغې کښې ډیر لوئے Research کړے دے، SMEDA والاؤ سره تلے یم، تاسو ته پته ده هلته په بونیر کښې زما دغه دی، SMEDA والا ما ته وئیل چه مونږه دا دا امداد هر غر والا سره کولے شو چې څوک Mines کښې باقاعده کار کول غواړي، دے سره سره د بهرنی ډیر کسان دے صوبه کښې Investment کول غواړي په Minerals او Mines کښې Investment کول غواړي، هغوی سره زما Contact پاتے شوې دے، هغه دوئ سره امداد کولے شم چه دا زمونږه صوبه ده، زه غواړمه چې ما سره د مکمل تعاون اوکړے شی، او دا څنګه چې دوئ او وئیل چې یوه کمیټی د جوړه کړی، نو هغه کمیټئ کښې د SMEDA والا هم راو غواړې او Geological Survey of Pakistan والا څو کسان د راوغواړې چې هغوی نه مونږه مستقل معلومات اوکړو او د صوبے دے ټولو ممبرانو معلومات اوشی۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکرا! څنګه چه ارشد خان خبره اوکړله، دلته کښې یو سیټلائٹ دے، یونائیټډ سټیټ، هغه 24 Hours فوټو ګرافی کوی، هغه زمونږه د دې ټول، Minerals، که هغه په غره کښې دننه هم دی، لکه لاندې هم دی، د هغې دغه تصویرونه پراته دی، اوس خبره صرف دا ده چې هغه ټول راوړل غواړې او هغې له څو کسان کتل غواړې، ځکه چې په هغې هر څوک پوهیږی نه، نو د هغې داسې خلق شته چه هغه ټول Pictures راوړی، او ان شاء الله تعالیٰ زما په خیال یو ځل تاسو هغه ایکټ جوړ کړؤ، څنګه چه دوئ اووئیل چې کمیټئ ته مو په حواله کړؤ، هغه کمیټی به د دې Act هم بندوبست اوکړی هغه کمیټی به هغه کوم چې اسلام آباد کښې Geological Survey والا سره چې هغه کوم دغه پراتے دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما په خیال.....

جناب جمشید خان: زمونږه د عبد الاکبر خان صاحب د ے تجویزونو سره اتفاق د ے ، د Act په شکل کښې دا شي راوړل غواړي، او دا شي به هله Process کیږي چه Act نافذ شي، نو د ے قبضه گروپ نه به مونږ هم خلاص شو۔

وزیر صنعت، قانون و پارلیمانی امور: زمونږه د ے ټولو خبرو سره اتفاق صرف په دې نیت باندې د ے "اس نیت کے ساتھ ہمارا ان سب یا کمیٹی ہو یا Act ہو، جو بھی ہو، میرا تقریباً اصولاً اس کے ساتھ اتفاق اس لئے ہے کہ یہ بہت بڑا سرمایہ ہے، صوبہ سرحد کا اور اگر اس کو بروئے کار لایا گیا تو اس ہاؤس کا اور ان MPAs کا اور ان منسٹروں کا تقریباً صوبہ سرحد پر بہت بڑا احسان ہو گا، جو بھی آپ یا یہ ہاؤس مناسب سمجھے، اس کو بروئے کار لانے کیلئے مجھے ان کے ساتھ اتفاق ہے۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال دا کوئسچن چې د ے دا به Standing Committee for Industries ته.....

جناب عبد الاکبر خان: جی که دا د Industries په ځائے باندې که د ے د پاره یو Special Committee جوړه کړئ، د دریو، څلورو کسانو چه څوک په دې باندې، لکه دا اوس ټول Experts کسان دی پکښې چې هغه په دې کښې کښېنی، زما مقصد صرف دا د ے چه دا قانون سازی مونږه هغے له داسې اوکړو.....

جناب سپیکر: Experts خو ټول پکښې راغوښتے شی کنه، خو هغه Concerned دغه دی، دیکښې جی سائنس اینډ ټیکنالوجی هم شاملول غواړي، دا به دغه شی، د دې ټول چهان بین به اوکړی Law Reforms Committee به خپل ځائے باندې هغې د پاره Legislation اوکړی۔

The Question No.143 is referred to the Standing Committee for Industries and Terms of reference will be framed later on.

ډاکټر سیمین محمود جان: سپیکر صاحب! دیکښې ډیره Important خبره ده جی، مونږه دا وایو سوات چې د ے ، سوات کښې چه دا Emerald Mines دی، دا د مونږ صوبه سرحد ته.....

جناب سپیکر: اوشوه، مسئله خو حل شوه، ټوله حل شوه کنه، اوشو، دا ټول پکښې راغلل۔

ڈاکٹر سیمیں محمود جان: د پاکستان ډیره قیمتی سرمایه ده او په دې Investigation پکار دی چې هغه زمرد Mines چې دی، هغې کښې چې چا ګهپلے کړے دے، هغې باندې د دا کمیټی هم Investigation اوکړی۔

جناب سپیکر: صحیح ده۔ سوال نمبر 189، جناب بشیر احمد بلور صاحب، منسټر صاحب هوښیار سړے دے چې ته زما په خیال آؤټ ډور دغه به ئے کړے دی۔

* 189 _ جناب بشیر احمد بلور: کیاوزیر صنعت و تجارت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مورخہ 9 فروری 2002 کو ڈائریکٹوریٹ آف ٹیکنکل ایجوکیشن اور ڈائریکٹوریٹ آف مین پاور ٹریننگ کاادغام کردیا گیا تھا، لیکن تاحال اس پر عملدرآمد نہیں کیا گیا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈائریکٹریٹس کے تین الگ الگ ونگ/کیڈر اور ان شعبوں کے اساتذہ کیلئے سروس رولز بھی بنانے تھے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ تاحال اس پر کوئی عملدرآمد نہیں کیا گیا ہے، جس کے باعث پروموشن اور سنیارٹی لسٹ کے بنانے میں شدید دشواریاں پیش آرہی ہیں اور خصوصاً ووکیشنل ٹریننگ کے عمل میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ سنیارٹی لسٹ نہ ہونے کے باعث صرف ٹیکنکل ایجوکیشن کے افسران کو ہائر پوسٹوں پر تعینات کیاجات ہے؛

(ہ) اگر(الف) تا(د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ ڈائریکٹریٹس کے کیڈر کب تک جدا کردیئے جائیں گے؛

(ii) نئے سروسز رولز کااجراء کب تک کردیا جائے گا؟

ملک ظفراعظم (وزیر قانون وصنعت و تجارت): (الف) سوال کا پہلا حصہ درست ہے، لیکن یہ درست نہیں کہ اس پر عملدرآمد نہیں کیا گیا، دراصل یہ بہت ہی نازک، پیچیدہ اور اہم معاملہ ہے، اس پر مکمل عملدرآمد میں کچھ وقت ضرور لگے گا، ادغام کا تمام کام ماسوائے سرٹیفکیٹ کی سطح تک ترتیب دینے والے

اداروں کے اساتذہ کے مشترکہ کیڈر کے ہو چکا ہے، اس پر بھی کام ہو رہا ہے، لیکن اس کی تکمیل سے پہلے بعض پوسٹوں کا درجہ بڑھانا ہو گا اور بعض پوسٹوں کو ختم کرنا ہو گا، یہ معاملہ فنانس محکمے کے زیر غور ہے اور امید ہے اس پر جلد عملدر آمد ہو جائے گا۔

(ب) آرڈیننس میں ایسی کوئی بات نہیں، البتہ محکمے کے اندر اس قسم کی تقسیم پہلے سے موجود ہے، مثلاً پولی ٹیکنیک ادارے، کامرس کالجز اور ووکیشنل ادارے (برائے خواتین و حضرات)، مسئلہ صرف یہ ہے کہ ووکیشنل اداروں میں کام کرنے والے تدریسی عملے کے کیڈرز میں ضروری ردوبدل کیا جائے تاکہ محکمے کا کام درست طریقے سے چلے اور کسی کو شکایت نہ ہو۔

(ج) جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے اس پر کافی عمل درآمد ہو چکا ہے، یہ درست نہیں کہ ترقی کے معاملے میں کوئی مشکل درپیش ہے، مختلف کیڈرز سے منسلک لوگوں کی ترقیاں ہو رہی ہیں اور یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جب تک نئے اور مشترکہ کیڈرز نہیں بنیں گے، اس وقت تک تمام کیڈرز کی ترقیاں ان کے موجودہ سروس رولز کے تحت ہوں گی اور یہی کچھ ابھی تک ہوا ہے اور کسی کے ساتھ کوئی بے انصافی نہیں ہو رہی، ووکیشنل اداروں میں کوئی بے چینی نہیں، بلکہ سالہا سال سے اٹکے ہوئے معاملات پہلی دفعہ طے ہوئے ہیں، جس کے باعث ان اداروں میں کام کرنے والے پہلے کے مقابلے میں زیادہ مطمئن ہیں۔

(د) اس کا جواب (ج) میں دیا گیا ہے۔

(ہ) (1) اور (2) جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے، معاملہ فنانس اور انتظامی محکمے کے زیر غور ہے اور بہت جلد یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی، د کوئسچن نمبر 189 جی دوئ خو جوابونه ورکړے دی خو د جز (ج) په جواب کښې دوئ دا وائی چې "تمام کیڈرز کی ترقیاں ان کے موجودہ سروس رولز کے تحت ہوں گی اور یہی کچھ ابھی تک ہوا ہے اور کسی کے ساتھ کوئی بے انصافی نہیں ہو رہی" زما به دا خواست وی چې دوئ د په فلور آف دی هاؤس دا Commit کړی چې چا سره بے انصافی شوې ده، هغوې ته به انصاف ورکوی، یو دیکښې زما دا ضمنی کوئسچن دے، او بل دا دے جی چه دا کوم ټیکنیکل کالجز دی زمونږ صوبه کښې، دے باندې کړوړونه روپئ، څنګه چې

زما وروور فرید خان هم خبره اوکړه، چې مشینونه پراته دی او هغې باندې کار نه کیږی، Technically، زمونږ خلق غریبان دی دبئ، ابو ظهبی ته، دے ریاستونو ته مزدورئ د پاره ځی، دا Technical Education هم دے د پاره وی چې دلته غریب خلق Technical Education واخلی، ډپلومه واخلی نو هغه Technical کار اوکړی، زما دا خواست دے چې زمونږ خالی پیښور کښې، دے کوهاټ روډ باندې د کړورونو روپو مشینری پرته ده، چې هغې باندې دوئ اتهارټی هم جوړه کړې ده، او دے اتهارټی کښې دوئ دا وائی چې اتهارټی جوړه ده نو لا چیئرمین پکښې نه دے جوړ شوې، اتهارټی کښې د دوئ مطلب دا دے چې یو وی پرائیویټ سیکټر او یو وی پبلک سیکټر، پبلک سیکټر کښې دا کار نه Legally کیږی، کومه پورے چه ورسره پرائیویټ سیکټر Involve نه شی، او نن تاسو ته پته ده، دنیا کښې نن Economy د پبلک سیکټر نه پرائیویټ سیکټر ته روانه ده، پبلک سیکټر نه خلق اوباسی نو زما به دا خواست وی، چه مهربانی د اوکړی چې یو څا سره زیاتے شوې وی، هغه به دوئ ته Approach اوکړی چې هغوې سره انصاف اوشی او چه کوم باقی دویم زما کوئسچن نمبر190 دے، هغه ما دوئ سره Discuss کړے دے، هغې کښې دومره مهربانی اوکړئ چه کومه دا مشینری پرته ده، د هغه مشینرئ باره کښې او د اتهارټی باره کښې د هاؤس ته اووائی چې دوئ دے باره کښې څه کول غواړی؟

جناب سپیکر: مطلب دا دے، چې د ریکارډ درست کولو د پاره، ستاسو دا مطلب دے چې سوال نمبر 190 دا د یو ځائے واغستې شی نو ا، ب، ج، دا د یو ځائے شی؟ Consolidated منسټر صاحب۔

وزیر صنعت و قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر صاحب! میری بلور صاحب سے پہلے بھی اس پر بات ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: ہاں مجھے پتہ ہے۔

وزیر صنعت و قانون و پارلیمانی امور: یقیناً، میں تو ہاؤس کے بغیر بھی ان کو کہہ چکا ہوں، اگر کسی کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہو اور ہم تو بیٹھے اسی لئے ہیں کہ ناانصافی کا ازالہ کریں، یہ Any time آسکتے ہیں، یہ دوسری بات جو مشینری کی بابت انہوں نے کی، مشینری جو خریدی گئی ہے، میں بلور صاحب کے علم میں یہ بات لانا

چاہتا ہوں کہ ابھی پچھلے دنوں میں نے وہاں چھاپہ مارا کوہاٹ روڈ پر، تو اس میں ہم نے ایک دو بندوں کو OSD بھی بنا دیا، اس کی Investigation جاری ہے کہ اس کے خریدنے میں کیا ہوا ہے؟ بلکہ میں تو چاہتا ہوں پچھلے سال کی سارے اس کا آڈٹ بھی ہو جائے اور Installation کیلئے، انشاءاللہ بہت ہی کم عرصے میں حل ہو جائے گی، باقی رہا ان کا آخری سوال جو TEVTA کے بارے میں ہے، TEVTA کے بارے میں میں نے اپنی جو Investigation کی ہے، یہ پنجاب میں بھی TEVTA بنائی گئی تھی، جس کی وجہ سے ٹیکنکل کالجز اور ووکیشنل کالجز کی Performance کچھ زیادہ اچھی نہیں رہی، بلکہ انہوں نے تو یہی کہا کہ بھائی TEVTA کی وجہ سے اور بھی تباہ ہو گئی ہے، جو اس سیکٹر پر آ گئے تو یہ بہت ہی پہلے کی بات ہے، اس میں اگر آپ سمری کو دیکھ لیں تو اسی میں اتنے Delaying tactics استعمال ہوئی ہیں، بشیر صاحب نے دیکھا ہوگا، اس وجہ سے کہ اس کو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے وہ نہیں، لیکن پھر بھی یہ سمری جو ہے، وہ چیف سیکرٹری سے اور مجھ سے پاس ہو کر میرے خیال میں گورنر تک پہنچ چکی ہے اور ان کا اختیار ہے کہ وہ TEVTA کے چیئرمین کیلئے Sanction دیتے ہیں یا نہیں۔

جناب سپیکر: نہیں آپ استدعا کریں نا۔

وزیر قانون: استدعا تو ہم نے کی ہے۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

32 _ جناب ظفر اللہ خان: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم یہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (DCO) لکی مروت نے سرپلس ملازمین کی ایڈجسٹمنٹ کرتے وقت سینیئر ملازمین کو نظر انداز کرتے ہوئے جونیئر ملازمین کی ایڈجسٹمنٹ کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بتایا جائے کہ سینیئر ملازمین کے ساتھ ناانصافی کیوں کی گئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): (الف) یہ درست نہیں ہے، کیونکہ سرپلس ملازمین کی ایڈجسٹمنٹ حکومت صوبہ سرحد کے محکمہ اسٹیبلشمنٹ کے مروجہ پالیسی جاری کردہ نمبر SOR-1) (S&GAD) 1-2/988 Vol-1 dated 8/6/2001 and even No. Dated (13/8/2001 کے تحت کی گئی ہے۔

(ب) کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: آپ Persuade کریں، Next جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، میں ایوان کے سامنے برائے منظوری پیش کرتا ہوں، اسمائی گرامی:

مسماۃ رفعت اکبر سواتی صاحبہ، ایم پی اے، نے 23.4.2003 سے 24.4.2003 تک چھٹی کی درخواست کی ہے، محترمہ غزالہ حبیب تنولی صاحبہ نے آج کیلئے، جناب افتخار احمد جھگڑا صاحب، ایم پی اے نے 23.4.2003 تا 25.4.2003 کیلئے، محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ، ایم پی اے نے آج کیلئے؛

Is it the desire of the house that leave applications moved by the Honourable Members, may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted.

یہ پہلے سلمیٰ بابر صاحبہ نے استدعا کی تھی اور میں پھر استدعا کرتا ہوں کہ اللہ کے واسطے وقت کی پابندی کریں تاکہ اس معزز ایوان کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو اور، جس مقصد کیلئے یہ اجلاس بلایا گیا ہے تاکہ وہ پایہ تکمیل تک پہنچ سکے اور بہت اہم ایجنڈا ہے اور بہت سارے معزز اراکین میرے خیال میں اپنے زرین خیالات کا اظہار کریں گے اور عوام بھی اس امید میں ہیں کہ یہ معزز ایوان ہمارے لئے کیا مثبت فیصلے کرے گا تو مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ Break کے بعد اور کل صبح سے ان شاء اللہ ہم وقت کی پابندی کریں گے، میں ٹھیک ساڑھے نو بجے انشاء اللہ اس کرسی پر بیٹھوں گا اور آپ سے بھی استدعا ہے کہ اب Tea Break کیلئے میرے خیال میں 15 منٹ کیلئے ہاؤس کو Adjourned کرتے ہیں۔

The House is adjourned for Tea Break only for 15 minutes.

(اس مرحلہ پر چائے کیلئے ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب جمشید خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

وزیر قانون: کورم نہ دے برابر۔

تحاریک التواء

جناب سپیکر: د کورم مسئله مه اوچتوئ، او کنه، (قہقہہ) Item No. 6.
Adjournment motions, Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, to please move his adjournment motion No. 118, in the House under rule 69 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Not present, it lapses. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA to please move his adjournment motion No. 121, in the House under rule 69 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Abdul Akbar Khan MPA, please.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو ویری مچ، جناب سپیکر! اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر روزنامہ "آج" مورخہ 9/4/2003، جس کی کاپی منسلک ہے کی اس خبر پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ ضلع مردان کے ناظم کے بیان سے پیدا ہوئی ہے، چونکہ یہ بیان صوبائی حکومت کے ساتھ کھلم کھلا اعلان جنگ ہے اور ضلعی افسران اور عوام میں اس خبر سے سخت بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے، اس لئے اس خبر پر بحث کی اجازت دی جائے، شکریہ۔

جناب سپیکر! زه تاسو ته لږ دا خبر اوروه، دا دے چې "ضلع کونسل مردان اور صوبائی حکومت میں ٹھن گئی، مردان کے کسی افسر نے صوبائی حکومت کے احکامات پر عملدرآمد کی کوشش کی تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی، تمام ناظمین نے بلدیاتی نظام میں صوبائی حکومت کی مداخلت پر اجتماعی استعفے پیش کر دیئے" جناب سپیکر، زه یو دوه منته که تاسو ما ته اجازت راکړی-----

جناب سپیکر: اجازت دے۔

جناب عبدالاکبر خان: نو زه په دې باندې خبره ځکه چې ایک Impression، خاص کر اس اسمبلی کے معرض وجود میں آنے کے بعد ایک Impression create کیا گیا ہے اور، جس کا اظہار بار بار کیا گیا کہ صوبائی اسمبلی کے ممبران جو ضلعی نظام ہے، اس کے خلاف ہیں اور For that matter یہ بھی ایک Impression create کیا جا رہا ہے کہ صوبائی حکومت بھی اس ضلعی نظام کے خلاف ہے اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک دفعہ اس اسمبلی میں ہم نے اس کے متعلق ایک پوائنٹ اٹھایا تھا اور اس کے بعد

اخباروں میں بار بار ہمارے خلاف بیانات آتے رہے، جناب سپیکر! ہم قانون کے یا اس نظام کے خلاف نہیں ہیں، باوجود اس کے کہ اس نظام کی قانون سازی آئین کی Concurrent list میں نہیں ہے، یہ صوبائی اسمبلی کی Concurrent list میں بھی نہیں ہے، جناب سپیکر! نہ Concurrent list میں ہے اور نہ ہی Federal legislative list میں ہے اور آئین کے آرٹیکل کے تحت جو بھی ان دونوں لسٹوں میں نہ ہو گا اس کی ساری قانون سازی صرف اور صرف صوبائی اسمبلی ہی کر سکتی ہے، جناب سپیکر! لیکن ایل ایف او کے تحت اس کو ایک Protection دیا گیا کہ اس میں ہم کوئی قانون سازی نہیں کر سکتے، میں اس میں نہیں جانا چاہتا، میں اس کی Merit اور Demerit میں نہیں جانا چاہتا، لیکن اس میں جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں، آپ ذرا دیکھیں کہ مردان کی ضلعی حکومت اور صوبائی حکومت کے مابین ٹھن گئی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھن گئی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جی ٹھن گئی ہے، ہاں، "اور ضلعی حکومت نے ڈی سی او کو" جناب سپیکر، ان الفاظ کو دیکھئے، "ضلعی حکومت نے ڈی سی او کو ڈی ڈی سی کا چیئرمین بنانے، نگران کمیٹیوں کی تشکیل اور محکمہ صحت و تعلیم میں حالیہ تبادلوں کے احکامات کو مسترد کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ، اگر مردان کے کسی بھی سرکاری افسر نے صوبائی حکومت کے ان احکامات پر عمل درآمد کی کوشش کی تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی" میں یہ نہیں سمجھتا، جہاں تک اس، لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ہے، جنرل مشرف نے اس کو تو صحیفہ بنا دیا ہے کہ ہم اس میں کوئی ترمیم نہیں کر سکتے، لیکن مجھے بتایا جائے کہ اس لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں کہاں پر لکھا ہے، کہاں پر لکھا ہے کہ ڈی ڈی سی کا چیئرمین ڈی سی او نہیں ہو سکتا؟ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس آرڈیننس میں، جس کو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس کے خلاف ہیں، اس میں کہاں لکھا ہے کہ ٹرانسفرز اور پوسٹنگ کا اختیار ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ہے؟ جناب سپیکر! میں آپ کو کچھ اس میں سے پڑھ کر سناتا ہوں۔

Mr. Speaker: Section 4.
Mr. Abdul Akbar Khan: No.

جناب سپیکر: نہیں، سیکشن 4، اگر پہلے پڑھ لیں تو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ تو ہے جی، لیکن میں نے لکھا تھا، لیکن جناب سپیکر! آپ دیکھیں یہ "Where the Performance of the District Co-ordination officer is not

satisfactory, The Zilla Nazim may request the Government for his Transfer, Government means Provincial Government یعنی وہ ڈی سی او کی ٹرانسفر کیلئے بھی صوبائی حکومت کو لکھے گا، اس کے بعد جو ہے نا اس پر ایکشن لیا جائے گا، اچھا۔

"Where the performance of an Executive District Officer is not satisfactory, the Zilla Nazim, may, in consultation with the District Co-ordination Officer, request the Government to transfer such officer from the district stating reasons there of".

اور وہ بھی فائنل اتھارٹی پراونشل گورنمنٹ کو قرار دیا گیا ہے، فائنل، ان دو کیلئے بھی فائنل اتھارٹی، اس کے علاوہ ان دو کے علاوہ اس آرڈیننس میں کہیں بھی ذکر نہیں ہے کہ وہ ٹرانسفرز کرا سکتے ہیں، اس آرڈیننس میں کہیں بھی ذکر نہیں ہے کہ ڈی ڈی سی کا چیئرمین ڈسٹرکٹ کا ناظم اعلیٰ ہو گا، جاب سپیکر! اس کو بھی چھوڑیں، میں آپ کو جو رولز بنائے گئے ہیں، جو پراونشل گورنمنٹ نے بنائے ہیں، جو اسی آرڈیننس کے تحت بنائے گئے ہیں، ہمیں ان پر اعتراض ہے اور وقت آنے پر ہم اس میں Amendments بھی لائیں گے جناب سپیکر، لیکن اس میں آپ دیکھیں، صاف ذکر ہے، "The Nazim shall exercise the powers of transferring authority within the district in respect of officers in PBS-19 and PBS-20 ان رولز کو بنانے والے میرے خیال اس وقت سوئے ہوئے تھے کہ Grade 19 and 20 officers کو Within district کہاں ٹرانسفر کیا جائے گا؟ Grade 20 تو ڈی سی او ہوتا ہے تو Within district کہاں ٹرانسفر ہو گا؟ Executive District Officer Nineteen ہوتا ہے، Executive District Officer تو یا ہیلتھ کا ہو گا یا ایجوکیشن کا ہو گا یا سی اینڈ ڈبلیو کا ہو گا یا کسی اور محکمہ کا ہو گا، آپ ایجوکیشن کے ای ڈی او (Executive District Officer) کو آپ ہیلتھ میں تو نہیں لگا سکتے، ڈاکٹر کی جگہ یا ڈاکٹر کو تو آپ سی اینڈ ڈبلیو کا ای ڈی او تو نہیں لگا سکتے، نہیں، میں ان رولز کی بات کر رہا ہوں تو Within the district تو یہ دونوں ٹرانسفرز ہو ہی نہیں سکتیں، لیکن اس کے بعد The Executive District Officer اچھا، "The District Co-ordination officer shall exercise powers of transferring authority in respect of civil servants in PBS 16 to PBS 18".

وہ D.C.O کو ہو گئے، کہیں پر بھی ضلعی ناظم کا ذکر نہیں ہے۔

"The Executive District Officer, subject to the approval of District Co-Ordination Officer, shall exercise the powers of transferring authority in respect of officer/official in BPS-1 to 15".

وہ Executive District Officer کے پاس ہے، 1 to 15 One تو 1 کے نیچے اگر کوئی پوسٹ ہو گی، BPS-1 کے نیچے، اگر کوئی پوسٹ ہو گی، اس کی ٹرانسفر کا تو میں نہیں سمجھتا، لیکن ان رولز کے تحت جو اسی آرڈیننس کے تحت بنائے گئے ہیں، ان میں تو، پھر کہاں سے آگیا کہ صوبائی حکومت نے زیادتی کی یا ان کے اختیارات کو غصب کیا یا ان کے اختیارات پر وار کر دیا کہ ایک ڈسٹرکٹ ناظم اس حد تک جاتا ہے کہ وہ انکار کرتا ہے، وہ بغاوت کرتا ہے، وہ کہتا ہے، کہ کوئی بھی افسر، کسی نے اگر مانا تو ان کے خلاف ہم کارروائی کریں گے، جناب سپیکر! ایسے تو نظام نہیں چل سکتے کہ آپ صوبائی حکومت کو چیلنج کریں، اس کے خلاف اعلان بغاوت کریں، آپ کہیں کہ آپ کسی حکم کو نہیں مانیں گے تو وہاں جو ضلع میں افسران ہیں، وہ کہاں جائیں؟ وہ اگر وہاں ڈسٹرکٹ کی بات مانیں یا صوبے کی بات مانیں؟ جناب سپیکر! میری تو ایک تجویز ہے اور اس کو تو آپ دیکھیں، "If in the opinion" یہ جو ان کا آرڈیننس ہے، اس کے آرٹیکل 23 کی طرف میرا اشارہ ہے،

"If in the opinion of the Chief Executive of the Province, the continuation in office of a Zilla Nazim is against the public policy, is against the public policy, or interest of the people, or he is guilty of misconduct, the Chief Executive of the province, may move a motion in the Provincial Assembly stating the grounds for the recall of the Zilla Nazim. Where the motion referred to in section (1), is approved through a resolution, passed by a simple majority of the total membership of the Provincial Assembly, the Zilla Nazim shall cease to hold office"

بہت Simple ہے، بغاوت ہوئی، ریزولیوشن لائیں، Simple majority سے پاس کریں He will cease to hold office یہ اس آرڈیننس میں لکھا ہے، یہ میں نے گھر میں نہیں بنایا جناب سپیکر، یہ تو جو گزشتہ حکومت تھی، انہوں نے یہ آرڈیننس بنایا ہے اور ہم پر قدغن لگائی ہے کہ ہم اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے، پھر میں جناب آپ کی توجہ ایک اہم نکتے کی طرف دلاتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> عبدالاکبر خان! میرے خیال میں Minister concerned-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ کو مجھے کال کرنے سے پہلے منسٹر کا خیال رکھنا چاہیئے تھا، اب میں اتنا بول چکا ہوں اور اتنا بولوں گا اور منسٹر نہ ہو تو پھر مجھے کہتے ہیں کہ بیٹھ جاؤ تو میں کیا کروں گا؟ لیکن۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: کہاں ہیں، ڈھونڈ لیں نا۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، جناب سپیکر، آئین میں اس بات کی وضاحت ہے کہ ہر ایک منسٹر جو اس ہاؤس میں بیٹھا ہے He is as much as responsible، کیونکہ یہ ان کی Collective responsibility ہے کہ The cabinet is collectively responsible to this House, so there are many Ministers.

جناب سپیکر: Please carry on, میں اسی نکتے پر انشاءاللہ آؤنگا، پوچھوں گا اور کسی سے بھی پوچھ سکتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ کسی منسٹر کو کہہ دیں۔

جناب سپیکر: کسی سے بھی پوچھ سکتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ، بالکل جناب یہ آپ کا Prerogative ہے، اور ان سے کہہ دیں کہ ریزولیوشن ابھی ڈرافٹ کر کے آئیں ہم اس کو Recall کر لیں گے، جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ یہ Transaction Period ہے، جناب سپیکر! اس میں اصلی بات یہ ہے کہ یہ Transaction Period ہے، یہ تین سال تک ایک سسٹم چلا یا دو سال تک ایک سسٹم چلا، چونکہ دو Main and major institutions, صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی معرض وجود میں نہیں تھے تو آپ خود اس بات کے گواہ ہیں کہ 1985 میں جب اسمبلیاں آئیں تو اس سے پہلے جو لوکل گورنمنٹ کا نظام تھا، اسی نظام کے تحت وہ سب کچھ کرتے تھے، کیونکہ صوبائی اسمبلی نہیں تھی، لیکن جیسے ہی 1985 کی اسمبلی آئی تو صوبائی اسمبلی کو اپنے اختیارات ٹرانسفر ہو گئے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس اپنے اختیارات، اسی طرح آج بھی وہی Transaction Period ہے، ابھی تک صوبائی اسمبلیاں نہیں تھیں، سارے بجٹ، سب کچھ ان کے حوالے تھا، وہ کر رہے تھے، اب جب ایک Institution آگیا یا جب اس طرح قومی اسمبلی آگئی، سینیٹ آگیا تو ہر ایک Institution کے اپنے اختیارات ہیں، وہ اپنے اختیارات کے دائرے میں رہ کر کام

کریں گے، اگر کوئی بھی Institution دوسرے Institution کے دائرہ اختیار میں مداخلت کرے گا تو پھر جو Solar system کا نظام چل رہا ہے، اگر ایک سیارہ اپنے محور سے ہٹ جاتا ہے تو پھر سارا سسٹم ہی تباہ ہو جاتا ہے، اس لئے اگر آج جو اختیار ان کے پاس نہیں ہے اور وہ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم نہیں مانتے صوبائی حکومت کو اور صوبائی حکومت پھر بھی خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے اور ابھی تک اسی پر، میرا تو یہ خیال تھا، دو باتیں میں نے سوچ لی تھیں کہ یا تو ڈسٹرکٹ ناظم اس کی contradiction کرلے گا کہ میں نے اس طرح کا کوئی بیان نہیں دیا تو میرا خیال تھا کہ اخبار والوں نے شاید غلطی سے کچھ چھاپہ ہے، لیکن ابھی تک 9 تاریخ گزر گئی اور آج 23 تاریخ تک کوئی contradiction نہیں ہے، اس لئے مطلب ہے کہ وہ اپنے بیان پر Stand کر رہے ہیں، دوسری طرف صوبائی حکومت کی طرف سے بھی کچھ نہیں آیا، ہم سوچ رہے تھے کہ آج اسمبلی کا تیسرا دن ہے، کوئی ریزولیوشن حکومت کی طرف سے آئے گی اور ہم سمجھیں گے کہ جی ایسے لوگ جو حکومت کے خلاف بغاوت کرتے ہیں، جو حکومت وقت کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہیں، ان کے خلاف ایک قرارداد لائی جائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> واقعی I think so you are fighting for the writ of the Government.

<u>میاں نثار گل:</u> جناب، اس کے ساتھ میرا۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> For the writ of the Provincial Government.
<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: No, no, Why sir? I again say that I am fighting for my right. This is my right.

<u>میاں نثار گل:</u> جناب! اس کے ساتھ میرا ایک یہ ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل:</u> یہ روزنامہ "آج" کا اخبار ہے، آج والا، اس میں لکھا کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کا تبادلہ میرے اختیارات میں مداخلت ہے، کرک کے ضلعی ناظم شریف خٹک کی رٹ پٹیشن، میں یہ ذرا پڑھ کر آپ کو سناؤں گا بالکل، اسی کے ساتھ ہی لگا ہوا ہے، ضلعی ناظم کرک نے صوبائی حکومت کی جانب سے ضلعی حکومت میں مداخلت کو پشاور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے، عدالت اعلیٰ نے اختیارات میں مداخلت کرنے پر سیکرٹری ایجوکیشن۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب! یہ عدالت کا معاملہ ہے، اس کو میرے خیال میں یہاں پر زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

Mian Nisar Gul: Just a minute, Sir.

جناب سپیکر: نہیں، میری۔۔۔۔

وزیر قانون: بات سنیں، جناب سپیکر، یہ عدالت کا معاملہ ہے، اس کو فلور پر نہ لایا جائے تو مناسب ہو گا۔

Mr. Speaker: The matter is prejudice, please.

میاں نثار گل: عدالت کی بات اپنی جگہ پر۔

جناب سپیکر: نہیں، Already عدالت میں ہے۔

میاں نثار گل: میں تھوڑا اس میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

قاری محمد عبداللہ: معزز رکن کو بولنے دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس پر اگر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں تو اسی پر بحث کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: ایک سوال میرا رہ گیا تھا، یہ آپ کا جو آرٹیکل 129 ہے، Where in the opinion.

Mr. Speaker: Please, Please, order Please.

جناب عبدالاکبر خان: یہ آرٹیکل 129 ہے، جناب سپیکر، "Where in the opinion of the Chief Executive of the Province, the Zilla Nazim is deliberately avoiding or failing to comply with the directions given by the Chief Executive of the Province, the Chief Executive of the Province may suspend the Zilla Nazim" یہ تو اس نے orders کئے ہیں، اس کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، تو آپ کیوں اس کو Suspend نہیں کر رہے ہیں؟

Mr. Bashir Ahmad Bilour: Point of order, please.

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب، میرے خیال میں اگر حکومت کی طرف سے جواب آجائے، کیونکہ اب تو Preliminary stage میں ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: حکومت کو اس بات پر Assist کرنا چاہتا ہوں کہ میرے فاضل دوست نے جو فرمایا ہے کہ اس نے حکومت کے آرڈرز کی Violation کی ہے تو وہ بتادیں کہ کوئی نوٹیفکیشن حکومت نے دیا ہے اور ناظم نے اس کو Reject کیا ہے؟ ایک بات، دوسری بات یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ اخبار میں آیا ہے اور

کوئی نوٹیفکیشن اس نے ایشو کیا ہے، جس نوٹیفکیشن کے تحت یہ اخباری بیان کو اتنی اہمیت دے رہے ہیں کہ اس کو Dismiss کر دیا جائے اور اس کو اسمبلی میں لایا جائے، وہ تو چیف ایگزیکٹو کے پاس اختیارات ہیں کہ جب کوئی misconduct کرے گا یا جس کی انکوائری ہوتی ہے، جس آرڈیننس کے بار بار حوالے دے رہے ہیں، اس میں ایک کمیشن بھی ہے وہ جو رپورٹ ہے، وہ کمیشن کے پاس جائے گی، وہ کمیشن جو ہے وہ ان سے پوچھ کر پھر وہ اس کو Legal طریقے سے، اگر اس نے Commit کیا ہے کوئی Irregularity یا اس نے کوئی Embarrassment کیا ہے یا اس نے کوئی غلط کام کیا ہے تو اس کے بعد جو کیس ہے، وہ جائے گا اس کمیشن کے پاس، اور کمیشن فیصلہ کر کے پھر چیف ایگزیکٹو کے پاس جائے گا، چیف ایگزیکٹو وہ اپنے Order پر بھی Suspend کر سکتا ہے اور پھر اسمبلی میں لا کر اس کو Terminate بھی کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں .The ordinance is very much clear، جناب عبدالاکبر خان!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ہاؤس میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب عبدالاکبر خان کا اگر ان کے ساتھ کوئی ذاتی اختلاف ہے تو وہ اسمبلی میں بیٹھ کر ان کو Settle کرا دیں گے، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں اس ہاؤس میں جو بات کرتا ہوں، اس کو بہت سوچ سمجھ کر کرتا ہوں، مجھے 129 میں بتائیں کہ جس میں یہ لکھا ہے کہ یہ پراونشل کمیشن کے پاس جائے گا؟ کوئی بتائیں مجھے، 129 میں بتائیں، یہ آپ کا Suspension کا جو آرٹیکل ہے، مجھے بتائیں۔

جناب بشیر احمد بلور: یہ تو اب ان کے پاس تو یہ ہے، مگر میں ان کو یہ دعویٰ سے کہتا ہوں، Floor of the House پہ بات کرتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اگر ہے تو بس یہ مجھے لا کر دکھا دیں۔

جناب بشیر احمد بلور: ایک کمیشن بنا ہوا ہے اور کمیشن بنایا گیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہتے ہیں کہ، اگر بشیر بلور صاحب مجھے دکھا دیں تو میں واپس لینے کیلئے تیار ہوں۔

جناب بشیر احمد بلور: میں سیشن کے بعد انہیں بتا دوں گا، ٹھیک ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: اگر نہیں بتاسکے تو پھر میری بات ٹھیک ہوگی، پھر میری مرضی ہے۔

جناب سپیکر: میں۔۔۔۔۔

جناب اکرام اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): ابھی تو کام آسان ہو گیا ہے، اگر ہے تو بتائیں۔

ڈاکٹر محمد سلیم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: لږ د حکومت نه به تپوس کوؤ کنه، مطلب دا دے وائی چه The Cabinet is Collectively responsible تاسو کتلے دے (4) Article 130، سب آرٹیکل (4) دے غالباً۔

آوازیں: او۔

جناب سپیکر: او چې The Cabinet is collectively responsible۔

جناب پیر محمد خان: دا ټهیک ده سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: په ځائے د دې چې زه پرے ګوته کیږدم په یو کس باندې، خو یو کس پخپله Voluntarily پاځئ۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! Cabinet خو Responsible دے Collectively۔

جناب سپیکر: لاء منسټر صاحب موجود دې نو۔

جناب پیر محمد خان: دا ټهیک ده سپیکر صاحب، خو د هغه محکمے هغه خپل منسټر چه دے، غالباً چې هغه دومره خفه شوې دے په دې کوئسچن کښې د خپل ډیپارټمنټ نه چه هغه د هغوې هډو نمائندګی کول نه غواړی، نو غالباً چه اول هغه رضا کول غواړی، چې هغه راولو چې هغه جواب هغه اوکړی، هغه ته به پوره ځه معلومات وی کنه۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! ځه چل اوکړؤ؟ Keep pending ئے کړؤ که نه؟ هغه خو نه پاځی۔

جناب اکرام اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): دا زما خیال دے Keep pending کړئ سر، نو سحر به په دې باندې بحث اوکړؤ۔

وزیر قانون: تاسو دا Pending کړئ، چه څنګه دے بلور صاحب خبره اوکړه نو سبا به ئے په ایجنډے باندې په فرسټ نمبر باندې راولئ۔

جناب سپیکر: او جی، Keep pending۔

Mr. Abdul Akbar Khan: But it should come tomorrow.

جناب سپیکر: جی، Tomorrowان شاءاللہ۔

ڈاکٹر محمد سلیم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! لږ ریکویسټ کومه، زما دا التواء وه، او زه، ریکویسټ دے زما۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Lapsed, lapsed.

جناب سپیکر: د هاؤس نه تپوس اوکړو نو که دوئ څه-----

جناب پیر محمد خان: د دوئ خوښه ده نو خیر دے۔

Voices: No, no.

جناب جاوید خان مہمند: او دے وائی جی۔

جناب سپیکر: اجازت ورکړئ جی۔

جناب زر گل خان: سر دا خو، پوائنټ آف آرډر، سر۔

جناب پیر محمد خان: اجازت دے ؟

جناب زر گل خان: سر! تاسو دوئ له اجازت ورکوئ او ما له بیا نه راکوئ نو دا خو دغه دے جی، دا پارلیمانی، نو دا خو ظلم دے جی، زما کوئسچنز اجازت بیا ما له راکړئ۔

جناب سپیکر: دا سې چل دے چه ته لږ فرق اوکړه، پرون د ایجوکیشن ورځ وه، ته نه وے-----

جناب زر گل خان: سر! نو هغوې ما له، زه اوس یم خو تاسو ماته-----

جناب سپیکر: نن لږ، نه، دا نن، آئټم په ایجنډه پروت دے ، پلیز، آئټم په ایجنډه پروت دے۔

جناب زرگل خان: سر نو دا خو زیاتے کوئ تا سو جی۔

ڈاکٹر محمد سلیم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر سلیم صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب! دا یوه ډیره زیاته اهمه مسئله ده، د دې نه مخکښې هم اسمبلئ کښې پیش شوې ده، دا د کوآپریټو بینک ملازمین بهر ولاړ وو، ګیټ سره، هغوې دا خبره کوی چې بینک ختمیدل هم زیاتے دے، تاسو ورسره وعده کړې وه چې دا بینک به بیا بحال کړؤ خو یو دویمه خبره ده که بینک نه بحال کیږی نو دا کوم سرپلس ملازمین چه دی، کم از کم دا خو Accommodate کړئ، دوئ ته خپلے نوکرئ ورکړئ، ګورنر صاحب هغه وخت کښې بینک ختم کړے وو خو دا خبره ئے ورسره هم کړې وه، دا آرډر ئے هم ویستے دے چه دا کوم سرپلس ملازمین دی، دا به مختلفو محکمو کښې ځائے کوؤ۔

جناب سپیکر: ډاکټر صاحب، تاسو خو زاړه پالیمنټیرین یئ کنه۔

ڈاکٹر محمد سلیم: او جی۔

جناب سپیکر: نو مطلب دا دے چه دا خو اوس ایډجرنمنټ موشن، او کنه۔

ڈاکٹر محمد سلیم: خه جی۔

جناب سپیکر: نو زما په خپل خیال که په Proper time باندې دا مسئله اوچته کړی نو ښه به وی، شہزادہ گستاسپ خان صاحب!

ڈاکٹر محمد سلیم: نو څه اوکړؤ؟ اوس هم ولاړ وو بهر، تاسو ته مسئله جوړیږی، سبا به د جلوس شکل کښې راځی نو-----

جناب سپیکر: حکومت خبره واوریده زما په خیال۔

ڈاکٹر محمد سلیم: خه جی۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ ڈاکٹر سلیم صاحب نے جو مسئلہ پیش کیا، آپ نے مسئلہ پیش کرنے کی اجازت دے دی، لیکن یہ مانتے ہیں کہ یہ قاعدے کے مطابق نہیں ہے، لیکن مسئلہ گھمبیر ہے، ہم سب اس کی حمایت کرتے ہیں کہ اسے حل فرمایا جائے۔

جناب مظفر سید: ہم بھی اس کی حمایت کرتے ہیں، یہ مسئلہ نہایت اہم ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! په دې هاؤس کښې ما د کوآپریټو د بینک، زمونږ دوه درے کسان نورو هم راوړے وو جی، او په دې کښې مونږ ته منسټر صاحب Assurance راکړے وو هغه وخت کښې چې گورنمنټ به په دې باندې ډیر همدردانه غور کوی او د دوئ دا خبره به منلے شی، ځکه چه جناب سپیکر، دا زمیندار چې کوم، صرف په صوبه سرحد کښې دا بینک ختم دے، تاسو یقین اوکړی، خو زه ستاسو توجه یو خبرې ده ته راګرځول غواړم، دا تاسو Page 65 اوګورئ کنه جی۔

جناب مظفر سید: سپیکر صاحب! دا دغه خبره-----

جناب عبدالاکبر خان: دغے له راځم کنه، وایم وایم۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! که دا سې اوکړؤ چه هم دا خبره جاری اوساتئ ځکه چې هغوې احتجاج کوؤ، روډ ئے بند کړے وو، هغه روډ ور باندې اوس مونږه کهلاو کړؤ، نو د دې وجے نه دا خبره مزید مخکښې یو ئے د کوآپریټو بینک دا خبره-----

جناب عبدالاکبر خان: هم دغې له راځم کنه نو، هم دغې له راځم کنه نو، ما جناب سپیکر، تاسو (d) Page 65 اوګورئ جی، That the Committee on Procedure and Conduct of Business Rules, privileges and implementation of the government Assurances نو دیکښې جی تاسو دا "d" اوګورئ۔

جناب سپیکر: جی۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> "The Committee may scrutinize the assurances, promises and undertakings given by Ministers, from

time to time, on the floor of the House and furnish a detailed report for remedial measures to the Assembly”

جناب سپیکر! کہ گورنمنټ اوس جواب راکوی او دا بحال کوی، دا غریبانان خلق چې دی، دومره موده ئے په دغه کمپنۍ سروس کړے دے، خو ټهیک ده گنی نو مونږ ته په دې ځائے کمپنۍ ایشورنس راکړے شوې وو یا خو دا تاسو پریویلج کمیټۍ ته او لیږئ چه Scrutinize کړی چې دا دوئ کوم ایشورنس راکړے وو؟ ستاسو ریکارډ کمپنۍ دی۔

جناب سپیکر: پریویلج موشن راوړئ دے باندې، نو ان شاءاللہ چې هغې باندې به کارروائی اوشی۔

جناب عبدالاکبر خان: نو زمونږ پریویلج موشن به تاسو اووینئ نو۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنټ اف آرډر، سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: مونږ پریویلج موشن، تاسو، دا دوئ او فرمائیل، هغه مونږ نه اخلو، وائی چه مونږ څه Embarrassment پریږدو، د دې غریبانانو خلقو کار اوشی، مونږ اوس هم ریکویسټ کوؤ چې حکومت د صرف په دې Commitment باندې عمل اوکړی، چې هغوې ته خپله مزدوری ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال، جناب ملک ظفر اعظم صاحب!

وزیر قانون: جناب جس طرح عبدالاکبر خان صاحب نے۔۔۔۔

جناب جاوید خان مہمند: جناب سپیکر! د غسې یوه اهم مسئله بله هم ده، زه هم د غسې یو عرض کوم، دا پی سی هوټل ملازمین هم برطرف شوې دی۔

جناب سپیکر: پلیز جاوید خان مہمند صاحب۔

جناب جاوید خان مہمند: سر زه هم د غسې یو عرض کومه۔

وزیر قانون: انہوں نے فرمایااور سب نے کہا کہ پہلے ہم نے ایشورنس دی ہوئی ہے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ غلط ٹھیک کریں گے، یاسب نکال لیں گے یا پھر۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: سر، انہوں نے اور ہم اس پر کام کر رہے ہیں، سینیئر منسٹر صاحب بھی اس پر وہ کر چکے ہیں اور ان کو پتہ بھی ہے، ان شاءاللہ بہت جلد حل ہو جائے گا

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, to please move his Adjournment Motion No. 118, in the House under rule 69 of the Procedure & Conduct of Business Rules, 1988, Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, please.

جناب پیر محمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔

Mr. Speaker: With a special concession.

جناب پیر محمد خان: ډیرہ مہربانی جی، زہ پوهیږم د دوئ پہ محبت باندې نو دا کوؤ جی، مسٹر سپیکر سر! میں ایوان کی توجہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، ضرورت ہے کہ ایوان کی روزمرہ کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے، فرنٹیئر ہائی وے اتھارٹی(FHA) کی ناقص کارکردگی کے باعث، اس کی کارکردگی پر بحث کی جائے، خصوصاً مردان، تخت بھائی روڈ اور شیر گڑھ روڈ پر کام انتہائی ناقص طریقے سے ہو رہا ہے، ضرورت ہے کہ اس پر بحث کی جائے اور خصوصی کمیٹی کے حوالے کی جائے۔

جناب سپیکر صاحب! پہ دغہ روډ باندې خو دا ټول د ملاکنډ ډویژن والا ممبران، دا د مردان ممبران، دوئ پہ دغہ غاړہ ځی راځی او وینی ئے هم، ما پخپلہ هم، زہ ئے وینم چہ هغہ ځائے کښې کومہ کهدائی چې دوئ اوکړی، هغہ زوړ سړک چہ کوم دے، سائیډونہ ئے چې کچہ وی، نو کهدائی اوکړی پہ هغہ ځائے کښې هغہ خاورہ اوکنی، ډهیرے جوړ کړی نو بیا ئے پکښې خورہ کړی، نو د دې څہ مطلب دے چې دا کهدائی پکښې ولے کوی؟ د کهدائی خو مطلب دا دے چې د هغې ځان لہ ریت دے، پیسے پرے اخلی، نو بیا کہ دا خاورہ خرابہ وی او دا کچہ وی نو د دې ځائے نہ دا پکار دی چې لرے کړی او د هغہ ځائے نہ څہ گټے او روړہ څہ شے راوړی، څہ ښہ خاورہ راوړی چہ دا پکښې اچوی، نو دلتہ ئے اوکنی، بل پرے واخلی، بیا هم دا خاورہ خورہ کړی بیا پرے بل واخلی، دا پہ دې صوبہ کښې چہ دا څیز مونږ روزانہ وینو، او دا ممبران پرے ځی راځی، دا

افسران پرے ځی راځی، او په دې طریقه باندې دا لوټ مار د دې خزانے سره جاری دے نو دا خو ډیر زیات ظلم دے، دا خو سړی له ژړا ورولی سپیکر صاحب، چې کوم ځائے کښې کومه خاوره ده، په هغه ځائے کښې کوم چې زوړ د زمانو نه، د کلونو یا د سوونو یا د زرګونو یا د لکھونو زمانے کومه خاوره ده، هغه خو لا کلکه شوېده خو چې دے ئے نن اوکنی، او سبا ئے بیا په دې ځائے خوروی نو دا کچه ده او که پخه؟ او ثبوت ئے دا دے چې کوم دوه میاشتے مخکښې دوئ تارکول کړے وو، هغه اوس پریوتے دی، نو اوس سر دوباره په هغې باندې بیا تارکول کول غواړی، او نوے بهرائی پرے کول غواړی، داسې دوئ په کانجو باغ ډهیری روډ باندې هم دغسې چل کړے وو چې په هغې باندې کار ئے اوکړو، ټهیکیدار ته پرے Payment اوشو، او پیسے پرے په کروړونو لاړے او شپږ میاشتو کښې دننه دننه دوباره پرے بیا Resurfacing کوی، هغه نوے دوئ دغه پرے کوؤ هغه خپل جرم پټولو د پاره محکمے بیا داسې چل اوکړؤ چې یعنی دوباره ئے بیا بل ټینډر اوکړؤ، شته پیسے ملاؤ شوې، ټهیکیدار پرے پیسے واغستې او نوے ټینډر پرے اوشو، بیا په دې غلا غلطئ کښې چې کوم دوئ ټټینډر کوی نو هغه بیا اخبار ته هم نه راځی، هغه ځان له، درپرده هغه شے اخوا دیخوا کښې لاړشی او ریټونه ئے په داسې طریقه شروع کړے دی چې Competition پکښې نشته، بیا نن سبا خو بیا بل نمونه چل دے که بنوں لنک روډ ته ځے نو سات Percent above ئے اخلی، که بل ځائے ته ځے نو سات Percent above ئے اخلی، یو عجیبه غوندې Exercise شروع شوې دے، مخصوص ګروپ دے په صوبه کښې، ځکه زمونږه د هغه قبضه ګروپ خبره وه وختی په مائننګ کښې، دغسې خو قبضه ګروپ په سی اینډ ډبلیو کښې هم شته۔۔۔۔

<u>وزیر قانون:</u> جناب سپیکر صاحب! زما خیال دے چه دا Irrelevant خبره ده۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Mr. Speaker Sir.

<u>جناب پیر محمد خان:</u> نو سپیکر صاحب! زه دا ریکویسټ کومه چه دا، نه زه وایم چې دا خبره شارټ کول غواړی ځکه چې هلته کار جاری دے ناقص، ناقص کار جاری دے، په هغې Payment کیږی، کوم چې payment شوې دے، د هغې جائزه اغستل غواړی څومره Payment پرے شوې دے؟ ځکه هغه پیسے خو لاړے، هغه

ریکوری به کیږی د دغه نه او که ریکوری به نه کیږی؟ هغه لاړے او دا دوباره چې بیا بهرائی کوی، د دې پیسے به څوک ورکوی؟ دا خو به راځی، دے خزانے له به راځی، دے صوبے نه به دا بجټ پاس کیږی نو دلته مونږه بجټ پاس کوؤ، هلته زما دوه دوه پیرے په یو څیز باندې Payment کیږی او درے درے پیرے، دا خو ډیر زیاتے دے دے ملک سره او دے صوبے سره، نو مهربانی اوکړئ دا کمیټئ ته حواله کړئ چې انکوائری ورپسے اوکړی۔

جناب نادر شاه: جناب سپیکر صاحب! زما د تخت بهائی سره تعلق دے، پیر محمد صاحب۔۔۔۔۔

سید محمد علی شاه: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: محمد علی شاه باچا صاحب۔

جناب نادر شاه: پیر محمد صاحب چې کومه خبره اوکړه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو د دې نه روستو یئ۔

سید محمد علی شاه: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب د سحر نه درته لګیا یو ځکه، یو دوه منټه راله راکړئ، دوه منټه راکړئ خو۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس د هغې کفاره مے ادا کوله۔

سید محمد علی شاه: ډیره مهربانی سپیکر صاحب، زه پیر محمد خان صاحب سره بالکل مکمل اتفاق کومه چې کوم دے روډونو باندې کار روان دے تقریباً، د ډیر وخت نه تقریباً چه یو ته دغه اوکړؤ هغه وائی چه پنځلس میاشتے پکښې ټائم دے، څوک وائی سپږ میاشتے پکښې ټائم دے او دیکښې تقریباً دوه درے کاله اووتل، خو د دې سره سره زه د خپل علاقے یوه مسئله ده زمونږه، ډیره اهم مسئله ده، د ایم آرډی پی کوم پراجیکټ چه دے، زمونږه د ملاکنډ دے۔

جناب سپیکر: نو دا خو، زه خبره کومه۔

جناب فرید خان: جناب سپیکر صاحب! زه هم دغه سړک باره کښې، دا خبره چونکه روانه ده، په هغې باندې خبره کول غواړم، هغه زه پخپله کومه جی۔

جناب سپیکر: فرید خان صاحب نه کنه، فرید خان صاحب پلیز۔

جناب فرید خان: نو بیا دا خبره سر، کله به خبره اوکړؤ دا سې۔

جناب سپیکر: ګوره د دې د پاره کال اټنشن نوټس یا د دې سره Relevant نه ده کنه، زه درخواست کوم، د دې سره Relevant نه ده، دا مطلب دا دے چه د دغه ده، د دې باره کښې د خبره اوکړه، اوس هغه ته موقع ورکوؤ بیا د حکومت مؤقف به آورو۔

سید محمد علی شاه: جی زما هم یو دوه منټه واورئ کنه، بیا پکښې سبا وائی-----

جناب سپیکر: نه نه، دوه منټه نه، دوه ګهنټے به د واورم، خو ته په هغې باندې څه شے راوړه، سبا پرے راوړه، بله ورځ پرے راوړه، زه به دے دوه ګهنټے واورم، دوه ورځے به دے واورم۔

سید محمد علی شاه: نو سر، بیا خو دا دغه اوکړئ چه، که هغوې وائی چې سبا کمیټی پکښې جوړه شوې ده، سبا به پکښې Final decision راليږلے وی، نو بیا به تاسو راته وایئ چې دیکښې Final decision اوشو نو دیکښې څه نه کیږی نو بیا به څه وی؟

جناب سپیکر: هیڅ Final decision نشته، مطلب دا دے چې ته سبا راوړه، بله ورځ راوړه، بله ورځ راوړه خو چونکه دا د دې سره متعلق نه ده۔

جناب عبدالاکبر خان: ستاسو خبره بالکل صحیح ده، ستاسو خبره صحیح ده خو لکه ممبر صاحب ته دا تکلیف دے چې په سبا به هغه وائی چې سبا به پکښې Final decision اوشی نو بیا خو Irrelevant شو۔

جناب سپیکر: سبا د دوئ کال اټنشن نوټس راوړی، سبا د دوئ مطلب دا دے چه دغه راوړی۔

جناب مشتاق احمد غنی: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز، آرڈر پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی: پوائنٹ آف آرڈر، سر، ہاؤس کی صبح سے آج ایسی بے احتیاطی دیکھ رہے ہیں، یہ منظر سامنے، اور آج ٹریژری بنچز سے بھی، اپوزیشن بنچز سے بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا محمد مجاہد خان الحسینی، بس ہو گیا۔

جناب مشتاق احمد غنی: سپیکر کو ایڈریس کرنے کی بجائے براہ راست Cross talk کی جا رہی ہے اور جیسے اب آپ نے دیکھا۔

وزیر قانون: یہ اس کی ابتداء مشتاق غنی صاحب نے کی ہے، Cross talk یہ کروا رہے ہیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: نہیں نہیں، جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ سپیکر کو ایڈرس کیا ہے۔

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب! دے روډ باره کښې زه خبره کول غواړمه، چونکه دا زما د علاقے سره تعلق ساتی او کال اټنشن نوټس هم دے۔

جناب سپیکر: محمد علی شاه باچا صاحب! تاسو سبا راوړئ دغه، په هغې باندې به غور اوشی، او اوس نادر شاه صاحب۔

جناب نادر شاه دا پیر محمد خان صاحب چې څنګه خبره اوکړه، دغه چې کوم د تحت بهائی نه شیرګړھ پورے روډ دے، په هغې کښې چه کوم میټیریل استعمالیږی، دا FHA د دې مردان نه تحت بهائی پورے چه کوم روډ وو، د هغے د پاره هغوی Reject کړے وو، او هغه میټیریل چې کوم دی، دوباره هغه دغه والا چې کوم دے، راوړی دی د تحت بهائی نه د شیرګړھ روډه پورے چې کوم ټهیکیدار دے، هم هغه میټیریل هغه په هغه ځائے استعمالوی، بل دوئ چې کومه خبره اوکړه، دا بالکل Exact دغسې ده، دغه خاوره چې دا کومه دوئ بهرته اوباسی، د هغې د ویستو قیمت اخلی او بیا دوباره ئے بیا په سړک استعمالوی، د هغې قیمت د راوړو ډیر دے، هم دغه ډبل چه کوم دے په دغه ځائے کښې کیږی او بل د دغه خلقو کار چه کوم دے، هغه انتهائی سست دے او عوام چې کوم دی، هغه د دې خبرې ده نه انتهائی تنګ راغلی دی او ټول خلق په روډونو باندې راؤځی، احتجاجونه شوې دی، لهذا زمونږه حکومت ته دا درخواست دے چې دوئ په دې ځیز باندې فوراً ایکشن واخلی او د دغه ځیز چه دا کوم میټیریل دوئ استعمالوی، دا دو نمبر دی، د دې د باقاعده تحقیقات اوشی او بل دا

کوم روډ چې د مردان نه د تحت بهائی پورے جوړ شوې دے ، په دې چې دا کوم پاس Metal دغه دے ، دا دوه انچ دے چونکه دا ډير Heavy road دے ، څنګه چې نور روډونه چار انچ پاس د دې دا لفټ ټاپ جوړ شوې دے ، دغه د هم چې کوم دے ، د دې په ځائے چار انچ کړی ځکه چه سبا له د کروړونو روپو منصوبه ده، چه میاشت نه وی تیره شوې او هغه روډ بیا پهټاؤ شوې وی، څنګه چه اوس شوې دے۔

جناب سپیکر: زما په خیال د اهمیت نه ئے څوک هم انکار نه کوی خو چې د حکومت مؤقف واورو۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر!

فضل ربانی ایڈوکیٹ(وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: د اهمیت نه ئے انکار نشته، لا په Preliminary stage کښې دے ، بیا تپوس کوؤ خو که تاسو وایئ چه ایډمټ کړی، ایډمټ به ئے کړؤ، د Debate د پاره۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر! یو ریکویسټ کوم جی۔

جناب سپیکر: فضل ربانی صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: ریکویسټ کوم جی۔

جناب سپیکر: او، د حکومت-----

وزیر خوراک: دے معززو اراکینو چې کومے خبرې ده ته توجه دلاؤ کړه، هغه انتهائی-----

جناب سپیکر: دا ایډجرنمنټ موشن دے۔

وزیرخوراک: هغه انتهائی اهمه ده او واقعی که دغلته ناقص میټیریل استعمالیږی او واقعی که د هغوې کار دومره Slow وی او عوامو ته دومره تکلیف وی، نو په دې که دا یو کمیټئ ته حواله شی او د دې کار تیز شی او د دې میټیریل که ناقص وی نو چې په هغې باندې ایکشن واغستې شی۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان۔

جناب پیر محمد خان: ما یو منت، ریکویست دا کومه چې منسټر صاحب اقرار اوکړو، اوس خو حکومت اقرار اوکړو، په دیکښې بل جواب ته ضرورت پاتے هم نه شو۔

جناب سپیکر: نه نه مطلب، دا دے چه کمیټئ ته-----

جناب پیر محمد خان: اوس خو سزا پکار ده ځکه چه هغه هم اقرار اوکړو، هغه د علاقے سړے دے، هغه ته ئے هم پته ده۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب! زما یو عرض دے۔

جناب سپیکر: جی جی،ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر خوراک: ما خبره دا کړې ده چه د انکوائری په نتیجه کښې چه که میټیریل ناقص وی او کار Slow وی، بیا به ایکشن اغستې کیږی۔

وزیر قانون: زما یو عرض دے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: دا FHA سره H2 روډ باندې مشهور دے، یہ مردان سے لے کر درگئی تک 42 کلو میٹر ان کے تصرف میں ہے اور اس کی میٹریل کی بابت میں وہ Consultancy والے وہاں پر ہیں، جس کو Consultancy کا ٹینڈر دیا جا چکا ہے، اگر ناقص میٹریل استعمال ہوتا ہے تو سب سے پہلے ڈیپارٹمنٹ سے پہلے Consultants جو ہیں، وہی ذمہ داری ہوں گے، اس میٹریل کے بھی تو جب Consultancy ادھر بیٹھی ہے، ادھر ہمارے معزز اراکین کہتے ہیں کہ ناقص میٹریل استعمال ہو رہا ہے تو کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ ان کو آپس میں بٹھا کر، اگر وہ ان کو مطمئن نہ کر سکے تو اس کو کسی طرح بھی چاہیں، وہ کر سکتے ہیں نمبر ایک، نمبر دو بات-----

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر!-----

جناب سپیکر: میرے خیال میں ان کو اپنا موقف پیش کرنے دیں، آپ کو موقع دیا جائے گا۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: ہاں، دوسری بات یہ ہے جناب، کہ ہم میں سے کوئی بھی اس روڈ کی اہمیت سے لاعلم نہیں ہے، جتنے بھی ممبرز اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں، تقریباً سب کو اس کی اہمیت کا پتہ ہے اس پر روزانہ تقریباً، جو Calculation ہوئی ہے، سات سو سے زیادہ گاڑیاں گزرتی ہیں اور یہ جو کام کے بارے میں بات کر رہے ہیں تو یہ آپ خود دیکھیں جی کہ، اگر اس روڈ کو آدھے گھنٹے کیلئے بلاک کیا جائے تو اس کا حشر کیا ہو گا؟ اور ٹھیکیداروں نے جو کام شروع کیا ہے تو میرے خیال میں گورنمنٹ اس سے مطمئن ہے، کیونکہ ہم نے ان کو Date of completion دی ہے، اگست 2003 میں اس کی Completion ہے تو آج تک اس ٹارگٹ کی جتنی Percentage بنتی ہے وہ مکمل ہے اتنی مشکلات اور تکالیف کے باوجود، اور اس کے First phase کیلئے دس کروڑ، چھتیس لاکھ روپے، مردان ٹو تخت بھائی، یہ الاٹ ہو چکے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ ان کیلئے میں تو یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کی بجائے ہم Consultancy بنالیں گے، یہاں پر بیٹھ کر ان کی تکلیف کو بھی دیکھیں گے کہ ان کو کیا تکلیف ہے، ان کی ہم کیا مدد کر سکتے ہیں؟ Thank you, Sir۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! زه یو عرض کومه۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: میں آپ۔۔۔۔۔

جناب نادر شاہ: دے باره کښې جي يو۔

جناب سپیکر: شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب! میرے خیال میں اگر آپ رول 73 پر آئیں، عبدالاکبر خان صاحب، اگر آپ اس کو Read out کر لیں تو دو ہی راستے ہیں یا تو، اگر آپ Discussion کیلئے Admit کرنا چاہتے ہیں تو میں ہاؤس کی Opinion لوں گا تو پھر اس پر بحث کیلئے دن مقرر ہو گا اور اس پر بحث ہو گی تو Is it the desire of the House that the adjournment Motion moved by honourable Member, Mr. Pir Muhammad Khan, may be admitted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is admitted.

(تالیاں)

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! دے ننی اخبار کښې ډیره اهمه خبره راغلې ده، تاسو که ټولو لوستے وی چې دے سره د سړی زړه خفه کیږی، زړه ئے دردیږی د یو پاکستانی په حیثیت او بیا د پاکستانی مسلمان په حیثیت، بلکه د ټولے دنیا مسلمانانو به دا Mind کړے وی، "پاکستان میں کیمیائی ہتھیاروں کی تلاشی اقوام متحدہ کی معائنہ کار ٹیم 29 اپریل سے کام شروع کرے گی،" جناب سپیکر صاحب! دا د عراق په شان کار زمونږ سره زما خیال دے ابتداء اوشوله او دلته کښې دا ځیز دهراویږی، مونږه دا بالکل نه برداشت کوو، جناب سپیکر صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: یہ کال اٹنشن ہے؟

جناب پیر محمد خان: نه کال اټینشن نه دے، دا خبره دومره اهمه وه چه دا مونږه د کال اټنشن نه دا مخکښې کولے شو۔

جناب سپیکر: پکار دا ده چه دومره اهمه ده نو چه سحر وختی د تلاوت نه روستو د پیش کړے وے نو دا دومره Delay د کړې ده نو د تلاوت نه روستو۔

جناب پیر محمد خان: نه جناب سپیکر صاحب، په دیکښې په 29 تاریخ باندې-----

Mr. Speaker: Next item. Item No. 7, 'Call Attention Notices'. Qazi Muhammad Asad-----

جناب پیر محمد خان: په 29 تاریخ باندې جناب سپیکر صاحب، هغوې زمونږه د کورونو تالاشیانے شروع کوی، په عراق کښې هغوې-----

مولانا محمد مجاہد خان: په دې که تاسو Stand وانغستلو نو دا به زمونږه د پاره ډیره خطرناکه مسئله وی۔

جناب پیر محمد خان: بیا د کورونو تالاشیانے شروع کوی۔

مولانا محمد مجاہد خان: مونږ په دې باندې پوره Stand اخلو، (تالیاں) په دې اولنی Stage باندې گنی نو بیا به تاسو ته مشکلات وی او ټول پاکستان ته به مشکلات وی۔

جناب پیر محمد خان: صحیح خبره کوی۔

جناب سپیکر: حکومت خبره وا وریدله۔

جناب پیر محمد خان: نه سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان: پیر محمد خان صاحب۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: زه دا خبره عرض کومه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب پیر محمد خان: د دې دا اهمیت دومره زیات جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان: یو پینځه منټه به تاسو ماته را کوئ۔

جناب پیر محمد خان: چې دوئ به د اوس نه زمونږ د کورونو۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو اوس کښېنئ بیا د رکومه کنه۔

جناب پیر محمد خان: زمونږ د کورونو تالاشیانے شروع کوی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No. 7. Qazi Mohammad Asad Khan, MPA, to please move his 'Call Attention Notice' No. 164 in the House, under rule 52-A of the Procedure and Conduct of Business Rules 1988. Qazi Muhammad Asad, MPA, please.

قاضی محمد اسد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ حطار انڈسٹریل اسٹیٹ ہری پور میں واقع ایک فیکٹری دیوان سلیمان، جس کے کیمیکلز اور زہریلے مادے سے علاقے کی فصلوں کو شدید نقصان ہو رہا ہے اور کئی مویشی یہ زہریلا پانی پینے سے ہلاک ہو چکے ہیں اور ہزاروں پرندے ہلاک ہو گئے ہیں اور یہ زہریلے مادے علاقے کے لوگوں کی صحت پر بری طرح اثر انداز ہو رہے ہیں، اس لئے حکومت فیکٹری مالکا ن کو اس چیز کا پابند بنائے کہ فیکٹری کے اندر کوئی پلانٹ لگائیں اور اس زہریلے مادے کو تلف کرنے کا بندوبست کریں تاکہ علاقے کے لوگوں کی بے چینی اور خوف کا تدارک ہو سکے، جناب سپیکر! اس میں میں گزارش کروں گا کہ جو لوگ شاہراہ ریشم سے ایبٹ آباد جاتے ہیں تو "جھاری کس" ایک جگہ ہے، جس وقت

آپ وہاں پہنچتے ہیں تو وہاں پر آپ کو ایک بڑی بری بدبو، اس کی Smell پوری فضاء میں آپ کو محسوس ہوتی ہے اور یہ اسی کی وجہ ہے کہ یہ جو انڈسٹری ہمارے پاس وہاں لگی ہوئی ہے، انہوں نے وہ پلانٹ نہیں لگائے ہیں جو ان کے کیمیکلز کو صاف کر کے خارج کرے، اس لئے میں منسٹر صاحب سے آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ ان کو اس چیز کیلئے پابند کیا جائے، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Minister Concerned, Janab Malik Zaffer Azam Sahib.

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! ہمارے قاضی صاحب نے جو کال اٹینشن دیا ہے تو اس کو پہلے جب میں نے دیکھا تو میں نے ان کو نوٹس بھیج دیا کہ آپ کا ٹریٹمنٹ پلانٹ جو ہے، وہ Proper طریقے سے ہونا چاہیئے اور اس بارے میں ہاسٹل میں بھی ان کے ساتھ ان کے کمرے میں یا میرے خیال میں مرید صاحب کے کمرے میں بھی بات ہوئی تھی کہ، چونکہ یہ معاملہ کچھ ایسا ہے کہ وہ لوگ بھی ایسے ہیں کہ بڑے طاقتور ہیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: منسٹر صاحب جب بھی اٹھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ممبر سے بند کمرے میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہرحال ان کا تجربہ ہے تو اور منسٹرز صاحبان کو بھی ان کے اس تجربے سے استفادہ کرنا چاہیئے۔

وزیر قانون: میرا اپنا طریقہ کار یہ ہے کہ جب بھی کوئی Question آتا ہے تو اس میں سپلیمنٹری جتنا تک میں کر سکوں، وہ کر لوں، اس کے سپلیمنٹری بھی ان کا معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اور کیا چاہتے ہیں تو میرا اور ان کا رابطہ تقریباً ہو چکا ہے تو انہوں نے وہاں پر اور بھی تکالیف اس میں بتائی تھیں تو انشاءاللہ ہم دونوں وہاں جا کر۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: The Government is seriously considering it.

وزیر قانون: جی ہاں۔

جناب سپیکر: قاضی محمد اسد خان صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے ابھی ایک بات کی ہے کہ وہ فیکٹری والے بڑے طاقتور لوگ ہیں، ہم اس کی وضاحت چاہتے ہیں کہ ہمارے صوبائی حکومت سے ایک انڈسٹری کیسے طاقتور ہو گئی؟

وزیر قانون: میں بقول قاضی صاحب کہہ رہا ہوں، میں خود تو نہیں کہہ رہا، وہ کہہ رہے تھے کہ یہ طاقتور لوگ ہیں، آپ جب جائیں گے تو آپ کو پورا پورا Prepare ہو کر جانا پڑے گا۔

قاضی محمد اسد خان: جی بالکل، مسٹر سپیکر صاحب! یہ حقیقت ہے کہ دیوان سلیمان کا ایک بہت بڑا گروپ ہے اور ان سے، چونکہ ہمارے لوکل ایم پی ایز کی نوکریوں کے سلسلے میں گفتگو چلتی رہتی ہے تو اس میں ہمیں کافی دقت آتی ہے، واقعی، مشتاق غنی صاحب کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں سمجھ گیا، مقصد یہ ہے کہ Settle ہو جائے گا انشاءاللہ، بس ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: سپیکر صاحب! آپ کو بات کرنی پڑی۔

وزیر قانون: میرے خیال میں سپیکر صاحب کو۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Amin, MPA to please move his call Attention Notice No. 165 in the House. Under rules 52-A of the procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Muhammad Amin, MPA, please.

جناب محمد امین: شکریہ، جناب سپیکر، بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ گرلز ڈگری کالج سیدو شریف میں طالبات کی نشستوں کی تعداد انتہائی کم ہے اور ہر سال طالبات داخلوں سے محروم رہ جاتی ہیں، نیز سیدو شریف ڈگری کالج میں خواتین سٹاف کی مستقل آسامیاں مہیا کرنے اور طالبات کی نشستوں میں اضافہ کرنے کیلئے عملی اقدامات اٹھائے جائیں، جناب سپیکر! گرلز ډګری کالج سیدو شریف، په هغے باندې د ټول ملاکنډ ډویژن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما په خیال پرون پرے Question هم راغلې وو او که ته منسټر صاحب لږ واورے، پرون پرے ډیر بحث شوې دے کنه۔

جناب محمد امین: اصل کښې جی نن سبا د میټرک Exams اوشولو او دوه میاشتے پس Result راتلونکے دے او بیا په هغه وخت کښې دا صورتحال وی جی چې ټولے ماشومانے د داخلے نه محرومه پاتے شی، هم دغه رنګے زمونږه دعویٰ دا ده چې مونږه په دې صوبه کښې کم از کم د اسلامی شریعت مطابق د دې نظام چلول غواړو نو دا ډیره د افسوس خبره ده چې په ګرلز ډګری کالج کښې هغوې په

Daily wages باندې د جهانزیب کالج نه پروفیسران راولی او د بهر نه هغوې Outsiders راولی او میل لیکچرز هغوې Girls students ته Teaching کوی۔

جناب سپیکر: بس، منسټر صاحب، مولانا فضل علی صاحب، Minister for Education.

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): گورنمنٹ گرلز سیدو شریف میں طالبات کی مخصوص شدہ نشستوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے، سال اول، سائنس 60۔ آرٹس 120۔ کل تعداد= 180، سال دوم سائنس 60۔ آرٹس 90۔ کل تعداد= 150، یہ تخصیص کالج ہذا کی موجودہ سہولیات کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے اس تخصیص شدہ نشستوں میں اضافہ پرنسپل کی تحریری درخواست پر ڈائریکٹر ہائر ایجوکیشن صوبہ سرحد بیس فیصد کے حساب سے کر سکتا ہے، لیکن فی الحال ضروری سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے اور سٹاف کی کمی کی وجہ سے یہ اضافہ قابل عمل نہیں ہے، پرنسپل کی تحریری درخواست پر ایک سائیکالوجی لیکچرار کی منظوری کیلئے تجویز SNE کی شکل میں محکمہ تعلیم کو موصول ہوئی ہے جو کہ محکمہ مالیات میں ضروری کارروائی کیلئے زیر غور ہے، کالج ہذا میں پوسٹوں کی منظور شدہ کل تعداد چھبیس ہے، جس میں سے بیس اساتذہ موجودہ وقت میں کام کر رہی ہیں، حکومت صوبہ سرحد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! مطلب دا دے چه حکومت د دې په فکر کښې دے چه د دې د Improvement د پاره کوشش کوی کنه۔

وزیر تعلیم: د دې د پاره ئے پوره کوشش شروع کړے دے، زمونږه دا کوشش یوائے د سیدو د پاره نه دے جی د ټول صوبه سرحد د پاره دے۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ۔

جناب محمد امین: جناب سپیکر! زه د دې نه مطمئن په دې وجه باندې نه یم چې د داخلو سیشن شروع کیږی۔

جناب فرید خان: جناب سپیکر صاحب! حکومت خو د هر یو شی په فکر کښې دے، جی زما یو خبره واورئ۔

جناب سپیکر: فرید صاحب، خپل سیټ ته لاړ شئ او بیا د هغے ځائے نه خبرې ده کوئ، پلیز۔

جناب کاشف اعظم: جناب سپیکر! فرید خان جی په غلط ځائے باندې ناست دے۔
Mr. Speaker: Please, please.

جناب محمد امین: جناب سپیکر صاحب! مونږ ته دا یقین دهانی پکار ده چې دا روان سیشن شروع کیږی د طالباتو هغوې به هم دغه رنګے بیا د داخلو نه محرومه پاتے شی۔

جناب سپیکر: هغوې وائی چه په ټوله صوبه کښې کوؤ، تاسو وانه وریدلو، Next. Mr. Ameer Rehman, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 168 in the House. Under rule 52-A, of the procedure and conduct of Business Rules, 1988. Mr. Ameer Rehman, MPA, please, Not present. Next Haji Jamshaid Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 171 in the House under rule 52-A, of the Procedure and conduct of Business Rules, 1988. Mr. Haji Jamshaid Khan, MPA, please.

جناب جمشید خان: شکریہ، جناب سپیکر، بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ "اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت چاہتا ہوں کہ صوبہ سرحد میں تمام پرائیویٹ سکولوں کیلئے الگ الگ نصاب اور الگ الگ یونیفارم مقرر ہے، جس کی وجہ والدین کو سخت مالی مشکلات کے ساتھ ساتھ ذہنی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، لہذا صوبہ سرحد میں تمام پرائیویٹ سکولوں کے یونیفارم اور نصاب میں یکسانیت پیدا کی جائے۔"

جناب سپیکر! هغه پرائیویټ سکولونه چې هغه په کلو کښې قائم دی، هغې کښې د چا شنے جامے دی، د چا زیړے جامے دی او د چا پکښې تورے جامے دی، هم دغه شان په نصاب کښې ئے هم فرق دے، هغه چې د ځلورم پنځم نه بل سکول ته ځئ نو بیا ورسره جامے هم بدلول وی او هم دغه شان ورسره نصاب کښې هم فرق راځی یا که د یو سکول نه بل سکول ته شفټ کیږی نو هم پکښې دغه مسائل پیش کیږی، زما دا درخواست دے چه د ټولو پرائیویټ سکولونو د یو شان یونیفارم او یو شان نصاب وی چه غریبانانو خلقو ته ډیر مالی مشکلات نه وی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

جناب عالمزیب: د دوئ دے خبرې ده سره یو پوائنټ آف آرډر، جی زه دوئ سره اتفاق هم کومه او ورسره ورسره یوه خبره بله هم چه منسټر صاحب هم ناست دے چې په دې پرائیویټ سکولونو-----

جناب سپیکر: ولاړ دے جی۔

جناب عالمزیب: پرائیویټ کوم سکولونه دی نو په هغې کښې په فیسونو باندې کم از کم نظر ساتل پکار وی ولے چه یو ځائے کښې د میاشتے دوه زره روپئ، بل ځائے کښې درے زره روپئ، بل ځائے کښې څلور زره روپئ میاشت ده، ډیر-----

جناب سپیکر: څه فیصله ئے خو کړې ده خو زما په خیال ئے شته دے۔

جناب عالمزیب: په دې باندې د دوئ فوری طور ایکشن واخلی او مونږ له د جواب هم راکړی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب پلیز۔

وزیر تعلیم: مونږ د جمشید خان صاحب شکریه ادا کوؤ، چې ډیر ښه طرف ته ئے زمونږه توجه راوګرزوله، دا مسئله زیر غور ده جی چې مونږه ټول یونیفارم یو شان کړؤ په ټولو سکولونو کښې او دویمه خبره چه کومه عالم زیب خان اوکړه د فیسونو باره کښې نو دے باره کښې یو Private School Regularity Authority قائمه شوې ده، باقاعده په دې ټولو فیسونو، د هغوې په نصاب او په هر څیز باندې به نظر کوی او یو متفقه شئے به مخے ته راځی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر، اسی کے ساتھ میرا بھی ایک Related Question ہے جی۔

جناب محمد ارشد خان: د جمشید خان خبره وه چه نصاب تعلیم د یو شان شی۔

وزیر تعلیم: نصاب به هم وی۔

جناب محمد ارشد خان: نصاب تعلیم د د اول نه تر-----

وزیر تعلیم: نصاب تعلیم باندې خو غور شروع دے خو هغه ډیر لوئے پروسیجر دے ، د هغې او ډیر لوئے نظام دے کنه جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! اسی سلسلے میں-----

وزیر تعلیم: بیا هغه نصاب اسملئ ته هم راوړلے شی۔

جناب جمشید خان: زما دا درخواست دے ، چې څنګه د هغه فوټوانو متعلق دوئ وئیلی وو چې مونږه به په دې غور کوؤ نو هغه غور خو پرے اونه شو، اوس به دوئ مونږه له څه ټائم فریم راکړی چې دے وخته پورے به مونږ دا اوکړؤ؟

جناب سپیکر: د هغه توجه د ورته راا وګرځوله، ان شاء الله غور به پرے او کړی۔

جناب عالمزیب: د فوټوانو متعلق زه یوه خبره کوم منسټر صاحب، پلیز سپیکر صاحب، پوائنټ آف آرډر۔

جناب جمشید خان: زه خبره کوم جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! مجھے تو یہ-----

جناب سپیکر: پلیز آرډر، یو کس، عالم زیب عمر زئی۔

جناب عالم زیب: مونږ توقع څنګه اوساتو چه دے ټول هاؤس قرارداد منظور کړؤ او کیبنټ فیصله ورکړه، د کیبنټ فیصله په اخبار کښې راغله، اوس بیا فارمونه جینکو ته واپس شوی دې چه تاسو تصویرونه خامخا رااولیږئ، مونږه په کوم خبره یقین اوکړؤ؟ د دې اسمبلئ نه قرارداد پاس شوې وو چې د کور، دا اسلحے او د موټرو د دا ټیکس فری شی نو اوسه پورے د هغې څه رزلټ رانغے ، یو شی خبره، په دې ځائے کښې قرارداد پاس شی-----

جناب سپیکر: اوس دا Irrelevant-----

جناب عالم زیب: دا د دې ممبرانو توهین دے (تالیاں) ما ته د د دې خبرې ده منسټر صاحب یقین دهانی را کړی، سپیکر صاحب! مونږ ته د دا یقین دهانی راکړی چه یره دا فیصله کیبنټ هم ورکړه۔

جناب سپیکر: یره-----

جناب عالم زیب: د دې ځائے نه هم اوشوه، اود ریږئ جی او فارمونه اوس بیا واپس شوی دی جینکو ته۔

جناب سپیکر: زه منسټر صاحب ته فلور ورکوم بس، منسټر صاحب۔

وزیر تعلیم: د فوټوانو باره کښې به خو دے جنرل موشن راوړی او بیا به په هغے باندې خبره اوکړؤ، هغه شوې ده (شور) باقی دا دویمه خبره پکښې ده راوسته، په هغې قرارداد هم شوې دے، د کیبنټ فیصله هم شوې ده او نوټیفکیشن هم شوې دے، د هغې نه علاوه جمشید خان صاحب د هغې نه نه دے خبر چه څه شوی دی، نوره خبره شوې ده خو د یونیفارم خبره ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: صحیح ده، Next, Mr. Muzaffar Said, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 172 in the House under Rule 52 (a) of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Muzaffar Said, MPA, please.

جناب مظفر سید: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔

جناب عالم زیب: سپیکر صاحب! دوئ خو خبره ختمه نه کړه، مونږه مطمئن نه شو، په هغې مونږه کال اټنشن جمع کړے وو، نوټس مونږ دلته جمع کړے وو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ته د Call Attention definition او ګوره، دا بله خبره چې کوے نو د هغې متعلق بیا بله لار تا سره په دې رولز کښې شته۔

جناب عالم زیب: دا خبره دے سره تړلے وه نو ما ځکه اوکړله۔

جناب سپیکر: زه د رته وایم په دیکښې د ر سره شته کنه، بالکل۔

جناب عالم زیب: دا خو دے سره تړلے ده نو جی دا مونږ ځکه اوکړله۔

جناب سپیکر: بیا به دغه کیږی، بس مظفر سید، ایم پی اے پلیز، عالم زیب خان عمر زئی صاحب۔

جناب مظفر سید: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! "ریگی ماڈل ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم میں سرکاری ملازمین سے کروڑوں روپے اس شرط پر لئے تھے کہ ملازمین کو قرعہ اندازی کے بغیر دس ہزار روپے

فی کنال کے حساب سے الاٹمنٹ کی جائے گی، لیکن الاٹمنٹ کے وقت سرکاری ملازمین کیلئے قرعہ اندازی کو تجویز کرکے معاہدے کی خلاف ورزی کی گئی اور قرعہ اندازی کے بعد سرکاری ملازمین کو ان کے اپنے پیسوں سے خریدی گئی، زمین تین لاکھ پینتالیس ہزار روپے فی کنال کے حساب سے دوبارہ قیمت لگائی گئی، اس کی تحقیقات کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے اور صحیح حقائق سامنے لائے جائیں، تاکہ ملازمین کی تکالیف کا ازالہ ہوسکے۔"۔جناب سپیکر صاحب! وزیر صاحب خو زما سره سحر Unofficially څه خبرې ده کړے هم دی-----

<u>جناب سپیکر:</u> نو بس چې کړے ئے دی در سره نو په هغې-----

<u>جناب مظفر سید:</u> څه د هغې نه مطمئن نه یم۔

<u>جناب سپیکر:</u> اوس په هاؤس کښې دے پریږدو چې هغه خبرې ده دلته اوکړه۔

<u>جناب مظفر سید:</u> نه کنه جی، زه د هغې نه مطمئن نه یم-----

<u>جناب سپیکر:</u> اوشو، بس اوشو، اوس به هاؤس کښې هغه-----

<u>جناب مظفر سید:</u> هغه حقائق او هغه معاهده د مخے ته راوړے شي او د دې صحیح تحقیقات د اوشی۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس صحیح ده، The Minister concerned, who is the concerned minister? The cabinet is collectively responsible.

<u>Malik Zafar Azam (Minister for law)</u>: I do not know who is the concerned minister, but I will reply.

جناب والا! یہ خالصتاً ملازمین کیلئے ایک-----

<u>جناب سپیکر:</u> Concession تھی۔

<u>وزیر قانون:</u> سوچ بنی تھی کہ ان کیلئے پلاٹ لئے جائیں، ان کیلئے زمین لی جائے تاکہ ان ملازمین کو پھر رہائشی ریلیف دی جاسکے تو اس مد میں ہمارے بینوولنٹ فنڈ جو کہ ان کا مشترکہ فنڈ ہے، 1992 تقریباً دو ہزار جریب زمین خریدی گئی، لیکن ایسا کوئی معاہدہ کسی بھی ملازم کے ساتھ نہیں ہوا تھا کہ آپ کو دس ہزار فی کنال یہ پلاٹ دیا جائے گا، کیونکہ آپ اور ہم سب سمجھتے ہیں کہ جب یہ پلاٹ Develop ہوتے ہیں تو ان پر Extra Roads بنتے ہیں، بجلی سپلائی ہوتی ہے، واٹر سپلائی کی سکیمیں ہوتی ہیں اور گیس پائپ لائنیں

بچھائی جاتی ہیں تو اس کا اندازہ اس وقت صحیح لگایا جا سکتا ہے، جب یہ سارے Plots develop ہو کر اس کا خرچہ زمین کی قیمت اس پر Distribute ہو کر پھر قیمت مقرر کی جا سکتی ہے، یہ Common sense کی بات ہے تو اس بابت میں پھر جب ہم کو یہ پلاٹس ملے تو، ہمیں پلاٹ ملے تقریباً 9631، 9631 پلاٹس ہمیں الاٹ کئے گئے ہیں۔

جناب مظفر سید: په هغې کبنې 38 هزار کل پلاټس يو دی او 9000 نور دی، د دې صحيح Figures تاسو ته چا نه دی درکړی، د دې وجې نه زه دا وايم چه د هغوې به Delegation تاسو سره ملاؤ شی او تاسو به مطمئن کوی، ورنه دا Figures ستا سو۔۔۔۔۔

وزیر قانون: میں مظفر سید سے مؤدبانہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے یہ غلط Figures دیئے ہیں، 9631 پلاٹس الاٹ کئے ہیں اور ملازمین کی ٹوٹل تعداد اس صوبے میں جو بنتی ہے، وہ اس سے زیادہ ہے تو اس کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک شفاف طریقے پر قرعہ اندازی کے ذریعے یہ ہم الاٹ کر رہے ہیں، اس میں اگر کسی کا Grievance ہو تو وہ قرعہ اندازی کا تو آپ کو پتہ ہے جس کا Luck ہو اس کا نکلتا ہے، جس کا نہ ہو تو وہ رہ جاتا ہے تو یہ قرعہ اندازی کے ذریعے ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Transparent ہوئی ہے؟

وزیر قانون: ہاں جی، ان شاءاللہ اس کے وہ جو شکوک و شبہات ہیں تو آپس میں مل کر وہ بھی ہم ان کیلئے Explain کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، Next , Mr. Alam Zaib Khan Umar Zai, MPA, to please move his Call Attention Notice in the House under Rule 52 (A) of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Alam Zaib Khan, MPA, Sahib.

جناب عالم زیب: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ "میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ Pearl Continental Hotel پشاور کی انتظامیہ نے کنٹریکٹ ملازمین جو گزشتہ بارہ سالوں سے خدمات انجام دے رہے ہیں، کو ایک پرائیویٹ مین پاور سپلائی جو کہ ماہام

کے نام سے کام کر رہا ہے، دھوکہ اور جعلسازی سے اس کے حوالے کیے گئے ہیں اور مختلف بہانوں سے کنٹریکٹ ملازمین کو برخاست بھی کر رہے ہیں، لہٰذا اس اہم مسئلے کو حکومت کے نوٹس میں لایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! تاسو چې اوس د بهر نه را ننوتئ نو کتلی به مو وی، بلا بینرے ئے زوړندے کړے وے، چې د دې څائے نه، پی سی نه دا خلق راغلې وو، غریبانان خلق دی، د ټولے صوبے دلته کار کوی، مزدوری کوی او هغوې چې دے نو معمولی بهانه جوړول، څه دغه کول او هغه خلق ئے د دې ځائے نه ویستلے دی، د 2 دسمبر نه د دې اپریل پورے، اوسه پورے دوئ تقریباً 16 کسان ویستلے دی بغیر د څه وجے نه، پرون صرف دوه کسان راتلل، دا نوټس ئے جمع کوؤ، مونږه له ئے شکایت راوړو نو هغه ئے هم په هغه ساعت ویستے دے، نو دے حد ته، منسټر صاحب هم ناست دے چې که په دې باندې انکوائری مقرر وی او که کمیټی مقرر کوی چې دا زیاتے فوری بند شی او د دوئ خلاف چې دا کوم جی ایم چې دے، د دې د پاره ئے اوباسی چې هغه خپل کسان راولی یا نور څه خبره ده خو د دې د انکوائری اوشی فوری طور د د دې دغه اوشی۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب، منسټر فار لیبر، مین پاؤر۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! د دې تائید کښې زه هم یو خبره کوم۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: یو سړے دوئ د نوکرئ نه ویستے وی، بحال کوی ئے نه دوئ، Reinstate کوئ ئے نه، پی سی انتظامیه د عدالتونو فیصلے نه منی او بلا وجه خپل ملازمین بر طرف کوی، د عدالت د Reinstate د فیصلے باوجود متعلقه ملازمین بحال کوی نه نو زه د دې تائید کښې دا خبره کوم چې دا دوئ سره واقعی ظلم کیږی او د دې دغه د اوشی۔

مولانا محمد مجاہد خان: دا توهین عدالت دے۔

وزیر قانون: جناب والا! یہ پی سی کے جو کنٹریکٹ ملازمین تھے، ان کو سب سے پہلے جو دس بندے نکالے گئے تھے، آج سے تقریباً ایک دو مہینے پہلے میں پی سی انتظامیہ کے پاس خود گیا تھا، ان کے Favour میں اور اس کے بعد جس طرح یہ خالد وقار صاحب نے کہا، اس کے بعد ہائی کورٹ کا، ایک عدالت کا فیصلہ بھی آیا

ہوا ہے کہ ان کو Reinstate کرلیں،انہوں نے پھر بھی انکار کیا ہوا ہے، آج بھی یہ پتہ چلا ہے ادھر اس پر، اسی طرح اب تعداد تقریباً سولہ تک پہنچ چکی ہے ان کے ملازمین کی تو لیبر کے ساتھ محبت رکھتے ہوئے میں تو ان کے Favour میں ہوں، باقی ہاؤس جو مناسب سمجھے واقعی ان کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: اس مسئلے کو Seriously consider کیا جائے They should not be suffered.

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر، میری درخواست ہوگی منسٹر صاحب سے کہ یہ ان کو بلائیں، ایڈمنسٹریشن کو، یہ صوبائی حکومت۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سر! میں ایڈمنسٹریشن۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: No cross talking at all.

آپ بیٹھ جائیں، جب وہ اپنا مؤقف بیان کریں تو پھر۔

جناب بشیر احمد بلور: میری یہ عرض ہے کہ آپ بے شک ان کو As a Speaker ہمارے ہاؤس کی یہ خواہش ہے، سب کی کہ آپ ان کو بلائیں، بٹھا کر ان سے بات کریں کہ، کیوں غریب لوگوں کے ساتھ ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے؟ اور ساتھ ہی سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ کیا ہے اور اس کے باوجود وہ نہیں کر رہے ہیں تو چاہیئے کہ وہ خالد وقار صاحب خود ایڈووکیٹ ہیں، یہ Contempt of Court کریں ان پر، پی سی والوں کو یہاں بلائیں، آپ کے صوبے میں آپ کی حکومت ہے اور آپ ان پر پریشر ڈالیں، ان کو کہیں کہ ہمارے علاقے میں ایسی باتیں کریں گے تو ہمارے عوام خواہ مخواہ اس پر مشتعل ہوں گے، غریب لوگوں کے رزق کا مسئلہ ہے، مہربانی کر کے منسٹر صاحب اور آپ ان کو، جو ہمارے عالم زیب صاحب ہیں، ان کو بٹھا کر ان سے بات چیت کریں۔

جناب عالم زیب: که کمیټۍ ته حواله شو نو دا به ښه وی۔

جناب بشیر احمد بلور: نہیں، د کمیټۍ فائده نشته، کمیٹی میں جائے گا تو اس پر ٹائم لگے گا۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! ہمیں اس کے ساتھ اتفاق ہے۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور، زما خیال دے تاسو هغوی ته دغه اوکړئ، یو درخواست به ورته اوکړئ چې نور ملازمین نه اوباسی۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! پوائنټ آف آرډر، زه یو عرض لرم چې دا کال اټنشن نوټسز تاسو اوکړل او زما کال اټنشن نوټس د ډیرو ورځو نه پروت دے او هغه ډیر معمولی غونډې یو معصوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: معصوم دے ؟

جناب بشیر احمد بلور: معصوم غونډې کال اټنشن نوټس دے، چې هغه مونږ Unanimously یو قرارداد۔۔۔۔

جناب سپیکر: معصوم خو به وی Gravity به ئے ډیره سیوا وی، دا د څه متعلق دے ؟

جناب بشیر احمد بلور: هغه داسې ده Unanimously یو قرارداد پاس شوې وو چې زمونږه دے صوبه کښې چه کوم کورونو کښې خلق پخپله اوسیږی، اسلامی نظریاتی کونسل لاندې چه کومه خبره شوې وه، Unanimous قرارداد دې، په هغے باندې عمل نه دے شوې۔۔۔۔

جناب سپیکر: خه، خه، ان شاء الله را به شی۔

جناب بشیر احمد بلور: پکار دے چې شپږ میاشتے تیرے شی، هغه قرارداد چرته Lapse نشی نو زما دا خواست دے چه هغه کال اټینشن نوټس د را شی۔

جناب سپیکر: را به شی، را به شی، خو اوس۔۔۔۔

وزیر قانون: پوائنٹ آف آرڈر سر، اگر مجھے اجازت دی جائے، میرے ضلع میں آج مفروروں کے ساتھ تقریباً چار پولیس والے شہید ہو چکے ہیں اور میری اس ہاؤس اور انتظامیہ سے ریکویسٹ ہے کہ ان کے بال بچوں کو اگر ان کے بال بچے اس لائق ہوں کہ ان کی جگہ بھرتی ہو سکیں تو ان کو بھرتی کیا جائے اور ان کیلئے پورا پورا معاوضہ دیا جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: حکومت تو آپ ہیں۔

وزیر قانون: نہیں جی۔

جناب سپیکر: یہ لوگ سپورٹ کرتے ہیں۔

وزیر قانون: ان کی سر، سپورٹ بھی مانگتا ہوں (تالیاں) اور ان کیلئے دعا کا خواستگار ہوں۔

جناب مشتاق احمد غنی: اگر ہمیں اختیار دیتے ہیں تو ہم تیار ہیں۔

وزیر قانون: ان کیلئے دعا کا خواستگار ہوں کہ متفقہ ان کیلئے دعا مانگی جائے۔

جناب سپیکر: جناب مولانا امان اللہ حقانی صاحب ان کے حق میں دعا فرمائیں، دعا فرمائیں مرحومین کے بارے میں۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 09:30 am tomorrow morning.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 24 اپریل 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)